اِسلامی جمہوریہ پاکستان

کا

دستُور

اِسلامی جمہوریہ پاکستان

کا

دستور

اِسلامی جمہوریہ پاکستان

کا

دَستُور

(ترمیم شدہ لغایت ۳۱ / جولائی ۲۰۰۴ء)

قومی اسمبلی پاکستان

دیباچہ

قومی اسمبلی پاکستان نے ۱۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو دستور کی منظوری دی جس کی توثیق صدر اسمبلی نے ۱۲ اپریل کو کی اور اسمبلی نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور شائع کر دیا۔ دستور میں متعدد ترامیم کی گئی ہیں اور یہ امر لازم اور قرین مصلحت ہو گیا ہے کہ اسمبلی کی جانب سے دستور کا تازہ ترین اور مستند متن شائع کیا جائے۔

اس تیسری اشاعت میں مذکورہ ضرورت کی تکمیل کی غرض سے دستور میں آج تک کی گئی جملہ ترامیم شامل کی گئی ہیں۔

محمود سلیم محمود،
سیکرٹری،
قومی اسمبلی پاکستان

اسلام آباد
۳۱ رجولائی، ۲۰۰۴ء

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور

فہرست

آرٹیکل		صفحہ
	تمہید	۱
	حصہ اول	
	ابتدائیہ	
۱۔	جمہوریہ اور اس کے علاقہ جات۔	۳
۲۔	اسلام مملکتی مذہب ہوگا۔	۳
۲۔الف۔	قرار داد مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہوگی۔	۳
۳۔	استحصال کا خاتمہ۔	۴
۴۔	افراد کا حق کہ ان سے قانون وغیرہ کے مطابق سلوک کیا جائے۔	۴
۵۔	مملکت سے وفاداری اور دستور اور قانون کی اطاعت۔	۴
۶۔	سنگین غداری۔	۴
	حصہ دوم	
	بنیادی حقوق اور حکمت عملی کے اصول	
۷۔	مملکت کی تعریف۔	۵

آرٹیکل		صفحہ

بابا۔بنیادی حقوق

آرٹیکل		صفحہ
۸۔	بنیادی حقوق کے نقیض یا منافی قوانین کالعدم ہوں گے۔	۵
۹۔	فرد کی سلامتی۔	۶
۱۰۔	گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔	۶
۱۱۔	غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت۔	۹
۱۲۔	مؤثر بہ ماضی سزا سے تحفظ۔	۹
۱۳۔	دوہری سزا اور اپنے کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ۔	۱۰
۱۴۔	شرف انسانی قابلِ حرمت ہوگا۔	۱۰
۱۵۔	نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی۔	۱۰
۱۶۔	اجتماع کی آزادی۔	۱۰
۱۷۔	انجمن سازی کی آزادی۔	۱۰
۱۸۔	تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی۔	۱۱
۱۹۔	تقریر وغیرہ کی آزادی۔	۱۲
۲۰۔	مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔	۱۲
۲۱۔	کسی خاص مذہب کی اغراض کے لئے محصول لگانے سے تحفظ۔	۱۲
۲۲۔	مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات۔	۱۲
۲۳۔	جائیداد کے متعلق حکم۔	۱۳
۲۴۔	حقوق جائیداد کا تحفظ۔	۱۳
۲۵۔	شہریوں سے مساوات۔	۱۵
۲۶۔	عام مقامات میں داخلہ سے متعلق عدم امتیاز۔	۱۵

آرٹیکل		صفحہ
۲۷۔	ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ ۔	۱۵
۲۸۔	زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ ۔	۱۶

باب ۲۔ حکمت عملی کے اصول

۲۹۔	حکمت عملی کے اصول۔	۱۶
۳۰۔	حکمت عملی کے اصولوں کی نسبت ذمہ داری ۔	۱۶
۳۱۔	اسلامی طریق زندگی ۔	۱۷
۳۲۔	بلدیاتی اداروں کا فروغ۔	۱۷
۳۳۔	علاقائی اور دیگر مماثل تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی ۔	۱۷
۳۴۔	قومی زندگی میں عورتوں کی مکمل شمولیت ۔	۱۷
۳۵۔	خاندان وغیرہ کا تحفظ ۔	۱۷
۳۶۔	اقلیتوں کا تحفظ ۔	۱۷
۳۷۔	معاشرتی انصاف کا فروغ اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔	۱۷
۳۸۔	عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح و بہبود کا فروغ ۔	۱۸
۳۹۔	مسلح افواج میں عوام کی شرکت ۔	۱۹
۴۰۔	عالم اسلام سے رشتے استوار کرنا اور بین الاقوامی امن کو فروغ دینا ۔	۱۹

آرٹیکل		صفحہ

حصہ سوم

وفاق پاکستان

باب ۱۔صدر

آرٹیکل		صفحہ
۴۱۔	صدر۔	۲۱
۴۲۔	صدر کا حلف۔	۲۲
۴۳۔	صدر کے عہدے کی شرائط۔	۲۲
۴۴۔	صدر کے عہدے کی میعاد۔	۲۳
۴۵۔	صدر کا معافی وغیرہ دینے کا اختیار۔	۲۳
۴۶۔	صدر سے متعلق وزیراعظم کے فرائض۔	۲۳
۴۷۔	صدر کی برطرفی یا مواخذہ۔	۲۳
۴۸۔	صدر مشورے پر عمل کرے گا، وغیرہ۔	۲۵
۴۹۔	چیئرمین یا اسپیکر قائم مقام صدر ہوگا یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔	۲۷

باب ۲۔مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی ہیئت ترکیبی، میعاد اور اجلاس

آرٹیکل		صفحہ
۵۰۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)۔	۲۷
۵۱۔	قومی اسمبلی۔	۲۷
۵۲۔	قومی اسمبلی کی میعاد۔	۳۰
۵۳۔	قومی اسمبلی کا اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔	۳۰
۵۴۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اجلاس طلب کرنا اور برخاست کرنا۔	۳۱
۵۵۔	اسمبلی میں رائے دہندگی اور کورم۔	۳۲
۵۶۔	صدر کا خطاب۔	۳۲
۵۷۔	مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں تقریر کا حق۔	۳۳

آرٹیکل		صفحہ
۵۸۔	قومی اسمبلی کو توڑ دینا۔	۳۳
۵۹۔	سینٹ۔	۳۴
۶۰۔	چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین۔	۳۶
۶۱۔	سینٹ سے متعلق دیگر احکام۔	۳۶
	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان کے بارے میں احکام	
۶۲۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کے لئے اہلیت۔	۳۷
۶۳۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کے لئے نااہلیت۔	۳۸
۶۳۔الف۔	انحراف وغیرہ کی بنیاد پر نااہلیت۔	۴۲
۶۴۔	نشستوں کا خالی کرنا۔	۴۳
۶۵۔	ارکان کا حلف۔	۴۴
۶۶۔	ارکان وغیرہ کے استحقاقات۔	۴۴
	عام طریق کار	
۶۷۔	قواعد وضابطہ کار وغیرہ۔	۴۵
۶۸۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) میں بحث پر پابندی۔	۴۵
۶۹۔	عدالتیں مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔	۴۵
	قانون سازی کا طریقہ کار	
۷۰۔	بل پیش کرنا اور منظور کرنا۔	۴۶
۷۱۔	مصالحت کمیٹی۔	۴۷
۷۲۔	مشترکہ اجلاس میں طریق کار۔	۴۷
۷۳۔	مالی بلوں کی نسبت طریق کار۔	۴۸

آرٹیکل		صفحہ

۷۴۔	مالی اقدامات کے لئے وفاقی حکومت کی مرضی ضروری ہوگی۔	۴۹
۷۵۔	بلوں کے لئے صدر کی منظوری۔	۵۰
۷۶۔	بل اسمبلی کی برخاستگی وغیرہ کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا۔	۵۱
۷۷۔	محصول صرف قانون کے تحت لگایا جائے گا۔	۵۱

مالیاتی طریق کار

۷۸۔	وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔	۵۱
۷۹۔	وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔	۵۱
۸۰۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔	۵۲
۸۱۔	وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔	۵۲
۸۲۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔	۵۳
۸۳۔	منظور شدہ مصارف کی جدول کی توثیق۔	۵۴
۸۴۔	ضمنی اور زائد رقوم۔	۵۴
۸۵۔	حساب پر رائے شماری۔	۵۵
۸۶۔	اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔	۵۵
۸۷۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹریٹ۔	۵۵
۸۸۔	مالیاتی کمیٹی۔	۵۶

آرڈیننس

۸۹۔	صدر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔	۵۶

باب ۳۔ وفاقی حکومت

۹۰۔	وفاق کے عاملانہ اختیار کا استعمال۔	۵۸

آرٹیکل		صفحہ
۹۱۔	کابینہ۔	۵۸
۹۲۔	وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت۔	۶۰
۹۳۔	مشیران۔	۶۰
۹۴۔	وزیراعظم کا عہدے پر برقرار رہنا۔	۶۰
۹۵۔	وزیراعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔	۶۰
۹۶۔	[حذف کردیا گیا]۔	۶۰
۹۷۔	وفاق کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔	۶۱
۹۸۔	ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔	۶۱
۹۹۔	وفاقی حکومت کا انصرام کار۔	۶۱
۱۰۰۔	اٹارنی جنرل برائے پاکستان۔	۶۱

حصہ چہارم

صوبے

باب ۱۔ گورنر

۱۰۱۔	گورنر کا تقرر۔	۶۳
۱۰۲۔	عہدے کا حلف۔	۶۴
۱۰۳۔	گورنر کے عہدے کی شرائط۔	۶۴
۱۰۴۔	قائم مقام گورنر۔	۶۴
۱۰۵۔	گورنر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔	۶۴

باب ۲۔ صوبائی اسمبلیاں

۱۰۶۔	صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل۔	۶۵

آرٹیکل		صفحہ
۱۰۷۔	صوبائی اسمبلی کی میعاد۔	۶۶
۱۰۸۔	اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔	۶۷
۱۰۹۔	صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب اور برخاست کرنا۔	۶۷
۱۱۰۔	گورنر کا صوبائی اسمبلی سے خطاب کرنے کا اختیار۔	۶۷
۱۱۱۔	صوبائی اسمبلی میں تقریر کا حق۔	۶۷
۱۱۲۔	صوبائی اسمبلی توڑ دینا۔	۶۷
۱۱۳۔	صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے لئے اہلیت اور نا اہلیت۔	۶۸
۱۱۴۔	صوبائی اسمبلی میں بحث پر پابندی۔	۶۸
۱۱۵۔	مالی امداد کے لئے صوبائی حکومت کی رضامندی ضروری ہوگی۔	۶۸
۱۱۶۔	بلوں کے لئے گورنر کی منظوری۔	۷۰
۱۱۷۔	بل اجلاس کی برخاستگی وغیرہ کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا۔	۷۱
	مالیاتی طریق کار	
۱۱۸۔	صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔	۷۱
۱۱۹۔	صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔	۷۱
۱۲۰۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔	۷۱
۱۲۱۔	صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔	۷۲
۱۲۲۔	سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔	۷۳
۱۲۳۔	منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق۔	۷۳
۱۲۴۔	ضمنی اور زائد رقم۔	۷۴
۱۲۵۔	حساب پر رائے شماری۔	۷۴

آرٹیکل | صفحہ

۱۲۶۔ اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔ ۷۴
۱۲۷۔ قومی اسمبلی وغیرہ سے متعلق احکام صوبائی اسمبلی وغیرہ پراطلاق پذیر ہوں گے۔ ۷۵

آرڈی نینس

۱۲۸۔ گورنر کا آرڈینینس نافذ کرنے کا اختیار۔ ۷۵

باب ۳۔صوبائی حکومتیں

۱۲۹۔ صوبے کے عاملانہ اختیار کا استعمال۔ ۷۶
۱۳۰۔ کابینہ۔ ۷۶
۱۳۱۔ گورنر سے متعلق وزیراعلیٰ کے فرائض۔ ۷۸
۱۳۲۔ صوبائی وزراء۔ ۷۸
۱۳۳۔ وزیراعلیٰ کا عہدے پر برقرار رہنا۔ ۷۸
۱۳۴۔ [حذف کردیا گیا] ۷۹
۱۳۵۔ [حذف کردیا گیا] ۷۹
۱۳۶۔ وزیراعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔ ۷۹
۱۳۷۔ صوبہ کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔ ۷۹
۱۳۸۔ ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔ ۷۹
۱۳۹۔ صوبائی حکومت کے کاروبار کا انصرام۔ ۷۹
۱۴۰۔ کسی صوبے کے لئے ایڈووکیٹ جنرل۔ ۸۰
۱۴۰۔(الف) مقامی حکومت۔ ۸۰

آرٹیکل		صفحہ

حصہ پنجم

وفاق اور صوبوں کے مابین تعلقات

باب ۱۔ اختیارات قانون سازی کی تقسیم

۱۴۱۔	وفاقی وصوبائی قوانین کی وسعت۔	۸۱
۱۴۲۔	وفاقی اور صوبائی قوانین کے موضوعات۔	۸۱
۱۴۳۔	وفاقی اور صوبائی قوانین کے مابین تناقض۔	۸۱
۱۴۴۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا دو یا زیادہ صوبوں کی رضامندی سے قانون سازی کا اختیار۔	۸۲

باب ۲۔ وفاق اور صوبوں کے مابین انتظامی تعلقات

۱۴۵۔	صدر کا گورنر کو اپنے عامل کے طور پر بعض کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دینے کا اختیار۔	۸۲
۱۴۶۔	وفاق کا بعض صورتوں میں صوبوں کو اختیارات وغیرہ تفویض کرنے کا اختیار۔	۸۳
۱۴۷۔	صوبوں کا وفاق کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا اختیار۔	۸۳
۱۴۸۔	صوبوں اور وفاق کی ذمہ داری۔	۸۳
۱۴۹۔	بعض صورتوں میں صوبوں کے لئے ہدایات۔	۸۴
۱۵۰۔	سرکاری کارروائیوں وغیرہ کا پورے طور پر معتبر اور وقیع ہونا۔	۸۴
۱۵۱۔	بین الصوبائی تجارت۔	۸۴
۱۵۲۔	وفاقی اغراض کے لئے اراضی کا حصول۔	۸۵

باب ۳۔ خاص احکام

۱۵۲۔الف۔	قومی سلامتی کونسل۔	۸۶
۱۵۳۔	مشترکہ مفادات کی کونسل۔	۸۶
۱۵۴۔	کارہائے منصبی اور قواعد ضابطہ کار۔	۸۶
۱۵۵۔	آب رسانیوں میں مداخلت کی شکایات۔	۸۷

آرٹیکل		صفحہ

۱۵۶۔ قومی اقتصادی کونسل۔ ۸۸

۱۵۷۔ بجلی۔ ۸۸

۱۵۸۔ قدرتی گیس کی ضروریات کی تقسیم۔ ۸۹

۱۵۹۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے نشریات۔ ۸۹

حصہ ششم

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب ۱۔ مالیات

وفاق اور صوبوں کے مابین محاصل کی تقسیم

۱۶۰۔ قومی مالیاتی کمیشن۔ ۹۱

۱۶۱۔ قدرتی گیس اور برقابی قوت۔ ۹۳

۱۶۲۔ ایسے محصولات پر جن میں صوبے دلچسپی رکھتے ہوں، اثر انداز ہونے والے بلوں کے لئے صدر کی ماقبل منظوری درکار ہوگی۔ ۹۳

۱۶۳۔ پیشوں وغیرہ کے بارے میں صوبائی محصولات۔ ۹۴

متفرق مالی احکام

۱۶۴۔ مجموعی فنڈ سے عطیات۔ ۹۴

۱۶۵۔ بعض سرکاری املاک کا محصول سے استثنیٰ۔ ۹۴

۱۶۵۔الف۔ بعض کارپوریشنوں وغیرہ کی آمدنی پر محصول عائد کرنے کا مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اختیار۔ ۹۴

باب ۲۔ قرض لینا و محاسبہ

۱۶۶۔ وفاقی حکومت کا قرض لینا۔ ۹۵

آرٹیکل		صفحہ

۱۶۷۔ صوبائی حکومت کا قرض لینا۔ ۹۵

محاسبہ وحسابات

۱۶۸۔ پاکستان کا محاسبِ اعلیٰ۔ ۹۶

۱۶۹۔ محاسبِ اعلیٰ کے کار ہائے منصبی اور اختیارات۔ ۹۷

۱۷۰۔ حسابات کے متعلق ہدایات دینے کے بارے میں محاسبِ اعلیٰ کا اختیار۔ ۹۷

۱۷۱۔ محاسبِ اعلیٰ کی رپورٹیں۔ ۹۷

باب ۳۔ جائیداد، معاہدات، ذمہ داریاں اور مقدمات

۱۷۲۔ لاوارث جائیداد۔ ۹۸

۱۷۳۔ جائیداد حاصل کرنے اور معاہدات وغیرہ کرنے کا اختیار۔ ۹۸

۱۷۴۔ مقدمات و کارروائیاں۔ ۹۹

حصہ ہفتم

نظامِ عدالت

باب ۱۔ عدالتیں

۱۷۵۔ عدالتوں کا قیام اور اختیارِ سماعت۔ ۱۰۱

باب ۲۔ پاکستان کی عدالتِ عظمیٰ

۱۷۶۔ عدالتِ عظمیٰ کی تشکیل۔ ۱۰۱

۱۷۷۔ عدالتِ عظمیٰ کے ججوں کا تقرر۔ ۱۰۱

۱۷۸۔ عہدے کا حلف۔ ۱۰۲

۱۷۹۔ فارغ خدمت ہونے کی عمر۔ ۱۰۲

۱۸۰۔ قائم مقام چیف جسٹس۔ ۱۰۲

آرٹیکل		صفحہ
۱۸۱۔	قائم مقام جج۔	۱۰۳
۱۸۲۔	ججوں کا وقتی طور پر بغرض خاص تقرر۔	۱۰۳
۱۸۳۔	عدالتِ عظمیٰ کا صدر مقام۔	۱۰۴
۱۸۴۔	عدالتِ عظمیٰ کا ابتدائی اختیارِ سماعت۔	۱۰۴
۱۸۵۔	عدالتِ عظمیٰ کا اختیارِ سماعت اپیل۔	۱۰۴
۱۸۶۔	مشاورتی اختیارِ سماعت۔	۱۰۶
۱۸۶۔الف۔	عدالتِ عظمیٰ کا مقدمات منتقل کرنے کا اختیار۔	۱۰۶
۱۸۷۔	عدالتِ عظمیٰ کے حکم ناموں کا اجراء اور تعمیل۔	۱۰۶
۱۸۸۔	عدالتِ عظمیٰ کا فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی کرنا۔	۱۰۷
۱۸۹۔	عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہیں۔	۱۰۷
۱۹۰۔	عدالتِ عظمیٰ کی معاونت میں عمل۔	۱۰۷
۱۹۱۔	قواعد طریق کار۔	۱۰۷
	باب ۴۔ عدالت ہائے عالیہ	
۱۹۲۔	عدالتِ عالیہ کی تشکیل۔	۱۰۷
۱۹۳۔	عدالتِ عالیہ کے ججوں کا تقرر۔	۱۰۸
۱۹۴۔	عہدے کا حلف۔	۱۰۹
۱۹۵۔	فارغ خدمت ہونے کی عمر۔	۱۰۹
۱۹۶۔	قائم مقام چیف جسٹس۔	۱۰۹
۱۹۷۔	زائد جج۔	۱۱۰
۱۹۸۔	عدالتِ عالیہ کا صدر مقام۔	۱۱۰
۱۹۹۔	عدالتِ عالیہ کا اختیارِ سماعت۔	۱۱۱

آرٹیکل		صفحہ
۲۰۰۔	عدالتِ عالیہ کے ججوں کا تبادلہ۔	۱۱۴
۲۰۱۔	عدالتِ عالیہ کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔	۱۱۶
۲۰۲۔	قواعد طریق کار۔	۱۱۶
۲۰۳۔	عدالتِ عالیہ ماتحت عدالتوں کی نگرانی کرے گی۔	۱۱۶

باب ۳ الف
وفاقی شرعی عدالت

آرٹیکل		صفحہ
۲۰۳۔الف۔	اس باب کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔	۱۱۶
۲۰۳۔ب۔	تعریفات۔	۱۱۶
۲۰۳۔ج۔	وفاقی شرعی عدالت۔	۱۱۷
۲۰۳۔ج ج۔	[حذف کردیا گیا]	۱۱۹
۲۰۳۔د	عدالت کے اختیارات، اختیارِ سماعت اور کارہائے منصبی۔	۱۱۹
۲۰۳۔دد	عدالت کا اختیارِ سماعت نگرانی اور دیگر اختیارِ سماعت۔	۱۲۱
۲۰۳۔ہ۔	عدالت کے اختیارات اور ضابطہ کار۔	۱۲۲
۲۰۳۔و۔	عدالت عظمیٰ کو اپیل۔	۱۲۳
۲۰۳۔ز۔	اختیارِ سماعت پر پابندی۔	۱۲۵
۲۰۳۔زز۔	عدالت کا فیصلہ عدالتِ عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔	۱۲۵
۲۰۳۔ح۔	زیرِ سماعت کارروائیاں وغیرہ جاری رہیں گی۔	۱۲۵
۲۰۳۔ط۔	[حذف کردیا گیا]	۱۲۶
۲۰۳۔ی۔	قواعد وضع کرنے کا اختیار۔	۱۲۶

آرٹیکل		صفحہ

باب۴
نظام عدالت کی بابت عام احکام

۲۰۴۔	توہین عدالت۔	۱۲۸
۲۰۵۔	ججوں کا مشاہرہ وغیرہ۔	۱۲۸
۲۰۶۔	استعفیٰ۔	۱۲۸
۲۰۷۔	جج کسی منفعت بخش عہدہ وغیرہ پر فائز نہیں ہوگا۔	۱۲۹
۲۰۸۔	عدالتوں کے عہدیدار اور ملازمین۔	۱۳۰
۲۰۹۔	اعلیٰ عدالتی کونسل۔	۱۳۰
۲۱۰۔	کونسل کا اشخاص وغیرہ کو حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار۔	۱۳۲
۲۱۱۔	امتناع اختیار سماعت۔	۱۳۲
۲۱۲۔	انتظامی عدالتیں اور ٹریبونل۔	۱۳۲
۲۱۲۔الف۔	[حذف کر دیا گیا]۔	۱۳۳
۲۱۲۔ب۔	[حذف کر دیا گیا]۔	۱۳۴

حصہ ہشتم
انتخابات
باب ا۔چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن

۲۱۳۔	چیف الیکشن کمشنر۔	۱۳۵
۲۱۴۔	کمشنر کے عہدے کا حلف۔	۱۳۵
۲۱۵۔	کمشنر کے عہدے کی میعاد۔	۱۳۵
۲۱۶۔	کمشنر کسی منفعت بخش عہدے پر فائز نہیں ہوگا۔	۱۳۶
۲۱۷۔	قائم مقام کمشنر۔	۱۳۶

آرٹیکل		صفحہ

۲۱۸۔ الیکشن کمیشن۔ ۱۳۶

۲۱۹۔ کمشنر کے فرائض۔ ۱۳۷

۲۲۰۔ حکام عاملہ کمیشن وغیرہ کی مدد کریں گے۔ ۱۳۷

۲۲۱۔ افسران اور ملازمین ۔ ۱۳۸

باب ۲۔ انتخابی قوانین اور انتخابات کا انعقاد

۲۲۲۔ انتخابی قوانین ۔ ۱۳۸

۲۲۳۔ دوہری رکنیت کی ممانعت ۔ ۱۳۸

۲۲۴۔ انتخاب اور ضمنی انتخاب کا وقت ۔ ۱۳۹

۲۲۵۔ انتخابی تنازعہ۔ ۱۴۱

۲۲۶۔ انتخاب خفیہ رائے دہی کے طریقہ پر ہوں گے۔ ۱۴۱

حصہ نہم

اسلامی احکام

۲۲۷۔ قرآن پاک اور سنت کے بارے میں احکام ۔ ۱۴۳

۲۲۸۔ اسلامی کونسل کی ہیئت ترکیبی وغیرہ۔ ۱۴۳

۲۲۹۔ اسلامی کونسل سے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) وغیرہ کی مشورہ طلبی ۔ ۱۴۴

۲۳۰۔ اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی ۔ ۱۴۴

۲۳۱۔ قواعد ضابطہ کار۔ ۱۴۶

آرٹیکل		صفحہ

حصہ دہم
ہنگامی احکام

۲۳۲۔	جنگ، داخلی خلفشار وغیرہ کی بنا پر ہنگامی حالت کا اعلان۔	۱۴۷
۲۳۳۔	ہنگامی حالت کی مدت کے دوران بنیادی حقوق وغیرہ کو معطل کرنے کا اختیار۔	۱۵۰
۲۳۴۔	کسی صوبے میں دستوری نظام کے ناکام ہو جانے کی صورت میں اعلان جاری کرنے کا اختیار۔	۱۵۱
۲۳۵۔	مالی ہنگامی حالت کی صورت میں اعلان۔	۱۵۳
۲۳۶۔	اعلان کی تنسیخ وغیرہ۔	۱۵۴
۲۳۷۔	مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) بریت وغیرہ کے قوانین وضع کرسکے گی۔	۱۵۴

حصہ یازدہم
دستور کی ترمیم

۲۳۸۔	دستور کی ترمیم۔	۱۵۵
۲۳۹۔	دستور میں ترمیم کا بل۔	۱۵۵

حصہ دوازدہم
متفرقات
باب ۱۔ ملازمتیں

۲۴۰۔	پاکستان کی ملازمت میں تقرر اور شرائط ملازمت۔	۱۵۷
۲۴۱۔	موجودہ قواعد وغیرہ جاری رہیں گے۔	۱۵۷
۲۴۲۔	پبلک سروس کمیشن۔	۱۵۷

آرٹیکل		صفحہ

باب ۲۔ مسلح افواج

۲۴۳۔	مسلح افواج کی کمان ۔	۱۵۸
۲۴۴۔	مسلح افواج کا حلف ۔	۱۵۸
۲۴۵۔	مسلح افواج کے کارہائے منصبی ۔	۱۵۸

باب ۳۔ قبائلی علاقہ جات

۲۴۶۔	قبائلی علاقہ جات۔	۱۵۹
۲۴۷۔	قبائلی علاقہ جات کا انتظام ۔	۱۶۱

باب ۴۔ عام

۲۴۸۔	صدر، گورنر، وزیر وغیرہ کا تحفظ ۔	۱۶۲
۲۴۹۔	قانونی کارروائی ۔	۱۶۳
۲۵۰۔	صدر، وغیرہ کی تنخواہیں، بھتہ جات، وغیرہ۔	۱۶۳
۲۵۱۔	قومی زبان ۔	۱۶۵
۲۵۲۔	بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے متعلق خاص احکام ۔	۱۶۵
۲۵۳۔	جائیداد وغیرہ پر انتہائی تحدیدات ۔	۱۶۵
۲۵۴۔	وقت مطلوبہ کے اندر نہ ہونے کے باعث کوئی فعل کالعدم نہ ہوگا۔	۱۶۶
۲۵۵۔	عہدے کا حلف ۔	۱۶۶
۲۵۶۔	نجی افواج کی ممانعت ۔	۱۶۶
۲۵۷۔	ریاست جموں وکشمیر سے متعلق حکم ۔	۱۶۶
۲۵۸۔	صوبوں سے باہر کے علاقہ جات کا نظم ونسق ۔	۱۶۶
۲۵۹۔	اعزازات۔	۱۶۷

آرٹیکل		صفحہ

باب ۵۔توضیح

۲۶۰۔ تعریفات۔ ۱۶۷

۲۶۱۔ کسی عہدے پر قائم مقام کوئی شخص اپنے پیش رو کا جانشین وغیرہ نہیں سمجھا جائے گا۔ ۱۷۳

۲۶۲۔ گریگری نظام تقویم استعمال کیا جائے گا۔ ۱۷۳

۲۶۳۔ مذکر و مؤنث اور واحد اور جمع۔ ۱۷۳

۲۶۴۔ تنسیخ قوانین کا اثر۔ ۱۷۳

باب ٦۔عنوان، آغاز نفاذ اور تنسیخ

۲۶۵۔ دستور کا عنوان اور آغاز نفاذ۔ ۱۷۴

۲۶۶۔ تنسیخ۔ ۱۷۵

باب ۷۔عبوری

۲۶۷۔ مشکلات کے ازالہ کے لئے صدر کے اختیارات۔ ۱۷۵

۲۶۸۔ بعض قوانین کے نفاذ کا تسلسل اور بعض قوانین کی تطبیق۔ ۱۷۵

۲۶۹۔ قوانین اور افعال وغیرہ کی توثیق۔ ۱۷۷

۲۷۰۔ بعض قوانین وغیرہ کی عارضی توثیق۔ ۱۷۸

۲۷۰۔الف۔ فرامین صدر، وغیرہ کی توثیق۔ ۱۷۹

۲۷۰۔الف الف۔قوانین کی توثیق اور تصدیق۔ ۱۸۱

۲۷۰۔ب۔ انتخابات دستور کے تحت منعقدشدہ متصور ہوں گے۔ ۱۸۳

۲۷۰۔ج۔ ججوں کے عہدہ کا حلف وغیرہ۔ ۱۸۳

۲۷۱۔ پہلی قومی اسمبلی۔ ۱۸۳

۲۷۲۔ سینٹ کی پہلی تشکیل۔ ۱۸۵

۲۷۳۔ پہلی صوبائی اسمبلی۔ ۱۸۶

آرٹیکل		صفحہ
۲۷۴۔	جائیداد، اثاثہ جات، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کا تصرف۔	۱۸۸
۲۷۵۔	ملازمت پاکستان میں اشخاص کا عہدوں پر برقرار رہنا، وغیرہ۔	۱۸۸
۲۷۶۔	پہلے صدر کا حلف۔	۱۹۰
۲۷۷۔	عبوری مالی احکام۔	۱۹۰
۲۷۸۔	حسابات جن کا یوم آغاز سے پہلے محاسبہ نہ ہوا ہو۔	۱۹۱
۲۷۹۔	محصولات کا تسلسل۔	۱۹۱
۲۸۰۔	ہنگامی حالت کے اعلان کا تسلسل۔	۱۹۱
	ضمیمہ	۱۹۳
	جدول	
جدول اول۔	آرٹیکل ۸(۱) اور (۲) کے نفاذ سے مستثنیٰ قوانین۔	۱۹۵
جدول دوم۔	صدر کا انتخاب۔	۲۰۱
جدول سوم۔	عہدوں کے حلف۔	۲۰۷
جدول چہارم۔	قانون سازی کی فہرستیں۔	۲۲۳
جدول پنجم۔	ججوں کے مشاہرے اور شرائط ملازمت۔	۲۳۳
جدول ششم۔	قوانین جن میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر ردوبدل، تنسیخ یا ترمیم نہیں کی جائے گی۔	۲۳۷
جدول ہفتم۔	قوانین جن کی ترمیم دستور کی ترمیم کے لئے وضع کردہ طریقے پر کی جائے گی۔	۲۳۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور

[۱۲/اپریل ۱۹۷۳ء]

تمہید

چونکہ اللہ تبارک تعالٰی ہی پوری کائنات کا بلاشرکتِ غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا، وہ ایک مقدس امانت ہے؛

چونکہ پاکستان کے جمہور کی منشاء ہے کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے، جس میں مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی؛

جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں پر جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے، پوری طرح عمل کیا جائے گا؛

جس میں مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی حلقہ ہائے عمل میں اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق، جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں؛

جس میں قرار واقعی انتظام کیا جائے گا کہ اقلیتیں آزادی سے اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں؛

جس میں وہ علاقے جو اس وقت پاکستان میں شامل یا ضم ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو بعد ازیں پاکستان میں شامل یا ضم ہوں ایک وفاق بنائیں گے جس میں وحدتیں اپنے اختیارات و اقتدار پر ایسی حدود اور پابندیوں کے ساتھ جو مقرر کر دی جائیں، خود مختار ہوں گی؛

جس میں بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اوران حقوق میں قانون اوراخلاق عامہ کے تابع حیثیت اورمواقع میں مساوات، قانون کی نظر میں برابری، معاشرتی، معاشی اورسیاسی انصاف اورخیال، اظہارخیال،عقیدہ، دین،عبادت اوراجتماع کی آزادی شامل ہوگی؛

جس میں اقلیتوں اورپسماندہ اورپست طبقوں کے جائز مفادات کے تحفظ کا قرارواقعی انتظام کیا جائے گا؛

جس میں عدلیہ کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی؛

جس میں وفاق کے علاقوں کی سالمیّت، اس کی آزادی اورزمین، سمندراورفضاء پر اس کے حقوق مقتدر کے بشمول اس کے جملہ حقوق کی حفاظت کی جائے گی؛

تا کہ اہل پاکستان فلاح و بہبود حاصل کرسکیں اوراقوام عالم کی صف میں اپنا جائز اورممتاز مقام حاصل کرسکیں اوربین الاقوامی امن اور بنی نوع انسان کی ترقی اورخوش حالی میں اپنا پوراحصہ اداکرسکیں:

لہٰذا، اب ہم جمہور پاکستان؛

قادرِ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ اوراس کے بندوں کے سامنے اپنی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ؛

پاکستان کی خاطرعوام کی دی ہوئی قربانیوں کے اعتراف کے ساتھ؛

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے اس اعلان سے وفاداری کے ساتھ کہ پاکستان عدل عمرانی کے اسلامی اصولوں پرمبنی ایک جمہوری مملکت ہوگی؛

اس جمہوریت کے تحفظ کے لئے وقف ہونے کے جذبے کے ساتھ جوظلم وستم کے خلاف عوام کی انتھک جدوجہد کے نتیجے میں حاصل ہوئی ہے؛

اس عزم بالجزم کے ساتھ کہ ایک نئے نظام کے ذریعے مساوات پرمبنی معاشرہ تخلیق کرکے اپنی قومی اورسیاسی وحدت اوریکجہتی کا تحفظ کریں؛

بذریعہ ہذا قومی اسمبلی میں اپنے نمائندوں کے ذریعے یہ دستورمنظورکرکے اسے قانون کا درجہ دیتے ہیں اوراسے اپنا دستورتسلیم کرتے ہیں۔

حِصّہ اوّل

ابتدائیہ

جمہوریہ اور اس کے علاقہ جات۔

[1]۱۔ (۱) مملکتِ پاکستان ایک وفاقی جمہوریہ ہوگی جس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا جسے بعد ازیں پاکستان کہا جائے گا۔

[2][(۲) پاکستان کے علاقے مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوں گے ـــــ

(الف) صوبہ جات بلوچستان، شمال مغربی سرحد، پنجاب اور سندھ؛

(ب) دارالحکومت اسلام آباد کا علاقہ جس کا حوالہ بعد ازیں وفاقی دارالحکومت کے طور پر دیا گیا ہے؛

(ج) وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقے؛ اور

(د) ایسی ریاستیں اور علاقے جو الحاق کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے پاکستان میں شامل ہیں یا ہو جائیں۔

(۳) [3][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون وفاق میں نئی ریاستوں یا علاقوں کو ایسی قیود و شرائط پر داخل کر سکے گی جو وہ مناسب سمجھے]۔

اسلام مملکتی مذہب ہوگا۔

۲۔ اسلام پاکستان کا مملکتی مذہب ہوگا۔

قراردادِ مقاصد مستقل احکام کا حصہ ہوگی۔

[4][۲ الف۔ ضمیمہ میں نقل کردہ قراردادِ مقاصد میں بیان کردہ اصول اور احکام کو بذریعہ ہذا دستور کا مستقل حصہ قرار دیا جاتا ہے اور وہ بحسبہ مؤثر ہوں گے۔]

---

۱ دستور کے احکام، ماسوائے آرٹیکل ۶، ۸ تا ۲۸ (دونوں شامل ہیں) آرٹیکل ۱۰۱ کی شق ۲ اور (۲ الف)، آرٹیکل ۱۹۹، ۲۱۳ تا ۲۱۶ (دونوں شامل ہیں) اور ۲۷۰ الف، ۱۰ مارچ، ۱۹۸۵ سے بذریعہ ایس۔ آر۔ او نمبر ۲۱۲ (۱)/۸۵ بتاریخ ۱۰ مارچ، ۱۹۸۵ جریدہ پاکستان غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۲۷۹ سے مؤثر بہ عمل ہیں اور مذکورہ بالا آرٹیکل، ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ سے بذریعہ ایس۔ آر۔ او نمبر ۱۲۷۳ (۱)/۸۵ بتاریخ ۲۹ دسمبر، ۱۹۸۵ جریدہ پاکستان غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۳۱۸۵، سے مؤثر بہ عمل ہیں۔

۲ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴) کی دفعہ ۲ کی رو سے شقات (۲)، (۳) اور (۴) کی بجائے تبدیل کی گئیں (نفاذپذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴)۔

۳ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۴ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

استحصال کا خاتمہ۔ ۳۔ مملکت استحصال کی تمام اقسام کے خاتمہ اور اس بنیادی اصول کی تدریجی تکمیل کو یقینی بنائے گی کہ ہر کسی سے اس کی اہلیت کے مطابق کام لیا جائے گا اور ہر کسی کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔

افراد کا حق کہ ان سے قانون وغیرہ کے مطابق سلوک کیا جائے۔ ۴۔ (۱) ہر شہری کا خواہ کہیں بھی ہو، اور کسی دوسرے شخص کا جو فی الوقت پاکستان میں ہو، یہ ناقابلِ انتقال حق ہے کہ اسے قانون کا تحفظ حاصل ہو اور اس کے ساتھ قانون کے مطابق سلوک کیا جائے۔

(۲) خصوصاً-----------------

(الف) کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جو کسی شخص کی جان، آزادی جسم، شہرت یا املاک کے لئے مضر ہو، سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے؛

(ب) کسی شخص کے کوئی ایسا کام کرنے میں ممانعت یا مزاحمت نہ ہوگی جو قانوناً ممنوع نہ ہو؛ اور

(ج) کسی شخص کو کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جس کا کرنا اس کے لئے قانوناً ضروری نہ ہو۔

مملکت سے وفاداری اور دستور اور قانون کی اطاعت۔ ۵۔ (۱) مملکت سے وفاداری ہر شہری کا بنیادی فرض ہے۔

(۲) دستور اور قانون کی اطاعت ہر شہری خواہ وہ کہیں بھی ہو اور ہر اس شخص کی جو فی الوقت پاکستان میں ہو [۱][واجب التعمیل] ذمہ داری ہے۔

سنگین غداری۔ ۶۔ (۱) کوئی شخص جو طاقت کے استعمال یا طاقت سے یا دیگر غیر آئینی ذریعے سے دستور کی تنسیخ کرے یا تنسیخ کرنے کی سعی یا سازش کرے، تخریب کرے یا تخریب کرنے کی سعی یا سازش کرے سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔

(۲) کوئی شخص جو شق (۱) میں مذکورہ افعال میں مدد دے گا یا معاونت کرے گا، اسی طرح سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔

(۳) [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون ایسے اشخاص کے لئے سزا مقرر کرے گی جنہیں سنگین غداری کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

---

۱ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''بنیادی'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵)، کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حِصّہ دوئم

بنیادی حقوق اور حکمت عملی کے اصول

مملکت کی تعریف۔

۷۔ اس حصہ میں، تاوقتیکہ سیاق و سباق سے کچھ اور مفہوم نہ نکلتا ہو، ''مملکت'' سے وفاقی حکومت، [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کوئی صوبائی حکومت، کوئی صوبائی اسمبلی اور پاکستان میں ایسی مقامی ہیئت ہائے مجاز مراد ہیں جن کو از روئے قانون کوئی محصول یا چونگی عائد کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

باب۔ ا۔ بنیادی حقوق

بنیادی حقوق کے نقیض یا منافی قوانین کالعدم ہوں گے۔

۸۔ (ا) کوئی قانون، یا رسم یا رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو، تناقض کی اس حد تک کالعدم ہوگا جس حد تک وہ اس باب میں عطا کردہ حقوق کا نقیض ہو۔

(۲) مملکت کوئی ایسا قانون وضع نہیں کرے گی جو بایں طور عطا کردہ حقوق کو سلب یا کم کرے اور ہر وہ قانون جو اس شق کی خلاف ورزی میں وضع کیا جائے اس خلاف ورزی کی حد تک کالعدم ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل کے احکام کا اطلاق حسب ذیل پر نہیں ہوگا--------------

(الف) کسی ایسے قانون پر جس کا تعلق مسلح افواج یا پولیس یا امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ دار دیگر جمعیتوں کے ارکان سے ان کے فرائض کی صحیح طریقے پر انجام دہی یا ان میں نظم و ضبط قائم رکھنے سے ہو؛ یا

[2][(ب) ان میں سے کسی پر-------------

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵)، کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵) کی دفعہ ۲ (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵) کی رو سے اصل پیرا (ب) کی بجائے تبدیل کر دیا گیا جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ کی دفعہ ۳ (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴) کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(اوّل) جدول اوّل میں مصرحہ قوانین جس طرح کہ یوم نفاذ سے عین قبل نافذ العمل تھے یا جس طرح کہ مذکورہ جدول میں مصرحہ قوانین میں سے کسی کے ذریعے ان کی ترمیم کی گئی تھی؛

(دوم) جدول اوّل کے حصہ ۱ میں مصرحہ دیگر قوانین؛]

اور ایسا کوئی قانون یا اس کا کوئی حکم اس بنا پر کالعدم نہیں ہوگا کہ مذکورہ قانون یا حکم اس باب کے کسی حکم کے متناقض یا منافی ہے۔

(۴) شق (۳) کے پیرا (ب) میں مذکورہ کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے اندر متعلقہ مقننہ [۱][جدول اوّل کے حصہ ۲] میں مصرحہ قوانین کو اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق کے مطابق بنائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ مقننہ قرارداد کے ذریعے دو سال کی مذکورہ مدت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی مدت کی توسیع کرسکے گی۔

__تشریح:__۔ اگر کسی قانون کے بارے میں [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] متعلقہ مقننہ ہو تو مذکورہ قرارداد قومی اسمبلی کی قرارداد ہوگی۔

(۵) اس باب کی رو سے عطا کردہ حقوق معطل نہیں کیے جائیں گے بجز جس طرح کہ دستور میں بالصراحت قرار دیا گیا ہے۔

فرد کی سلامتی۔

۹۔ کسی شخص کو، زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔

گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔

۱۰۔ (۱) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو، مذکورہ گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہوسکے، آگاہ کیے بغیر نہ تو نظر بند رکھا جائے گا اور نہ اُسے اپنی پسند کے کسی قانون پیشہ شخص سے مشورہ کرنے اور اس کے ذریعہ صفائی پیش کرنے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(۲) ہر اُس شخص کو جسے گرفتار کیا گیا ہو اور نظر بند رکھا گیا ہو، مذکورہ گرفتاری سے چوبیس گھنٹہ کے اندر کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا لازم ہوگا لیکن مذکورہ مدّت میں وہ وقت شامل نہ ہو

۱۔ دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے ''جدول اول جو ایسا قانون نہ ہو جو معاشی اصلاحات سے متعلق یا ان کے سلسلے میں ہو'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۲۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

گا، جو مقام گرفتاری سے قریب ترین مجسٹریٹ کی عدالت تک لے جانے کے لئے درکار ہو اور ایسے کسی شخص کو کسی مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ نظر بند نہیں رکھا جائے گا۔

(۳) شقات (۱) اور (۲) میں مذکور کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جسے امتناعی نظر بندی سے متعلق کسی قانون کے تحت گرفتار یا نظر بند کیا گیا ہو۔

(۴) امتناعی نظر بندی کے لئے کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا بجز ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے جو کسی ایسے طریقے پر کام کریں جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، تحفظ یا دفاع یا پاکستان کے خارجی امور یا امنِ عامہ یا رسد یا خدمات کے برقرار رکھنے کے لئے مضر ہو اور کوئی ایسا قانون کسی شخص کو [1][تین ماہ] سے زیادہ مدّت تک نظر بند رکھنے کی اجازت نہیں دے گا تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے، اسے اصالتاً سماعت کا موقع مہیا کرنے کے بعد، مذکورہ مدت ختم ہونے سے قبل اس کے معاملہ پر نظر ثانی نہ کر لی ہو اور یہ رپورٹ نہ دے دی ہو کہ اس کی رائے میں مذکورہ نظر بندی کے لئے وجہ کافی موجود ہے اور اگر [1][تین ماہ] کی مذکورہ مدّت کے بعد نظر بندی جاری رہے تو، تاوقتیکہ متعلقہ نظر ثانی بورڈ نے، تین ماہ کی ہر مدت کے خاتمے سے پہلے، اس کے معاملے پر نظر ثانی نہ کر لی ہو اور یہ رپورٹ نہ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی وجہ کافی موجود ہے۔

تشریح اول:۔ اس آرٹیکل میں ''متعلقہ نظر ثانی بورڈ'' سے--------

(اول) کسی وفاقی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں پاکستان کے چیف جسٹس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی بورڈ مراد ہے جو ایک چیئرمین اور دوسرے دو اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو؛ اور

(دوم) کسی صوبائی قانون کے تحت نظر بند کسی شخص کے معاملے میں متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی بورڈ مراد ہے جو ایک چیئرمین اور دوسرے دو اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو۔

---

[1] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی رُو سے ''ایک ماہ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از ۱۳/ فروری ۱۹۷۵ء)۔

تشریح دوم:۔ کسی نظر ثانی بورڈ کی رائے کا اظہار اس کے ارکان کی اکثریت کے خیالات کے مطابق کیا جائے گا۔

(۵) جب کسی شخص کو کسی ایسے حکم کی تعمیل میں نظر بند کیا جائے جو امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیا گیا ہو، تو حکم دینے والا حاکم مجاز مذکورہ نظر بندی سے [1][پندرہ دن کے اندر] مذکورہ شخص کو ان وجوہ سے مطلع کرے گا جن کی بنا پر وہ حکم دیا گیا ہو اور اسے اس حکم کے خلاف عرضداشت پیش کرنے کا اولین مواقع فراہم کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی حکم دینے والا حاکم مجاز ان امور واقعہ کے انشاء سے انکار کر سکے گا، جن کے انشاء کو مذکورہ حاکم مجاز مفادِ عامہ کے خلاف سمجھتا ہو۔

(۶) حکم دینے والا حاکم مجاز اس معاملے سے متعلق تمام دستاویزات متعلقہ نظر ثانی بورڈ کو فراہم کرے گا تاوقتیکہ متعلقہ حکومت کے کسی سیکرٹری کا دستخط شدہ اس مضمون کا تصدیق نامہ پیش نہ کر دیا جائے کہ کسی دستاویزات کا پیش کرنا مفادِ عامہ میں نہیں ہے۔

(۷) امتناعی نظر بندی کے حامل کسی قانون کے تحت دیئے گئے کسی حکم کی تعمیل میں کسی شخص کو اس کی پہلی نظر بندی کے دن سے چوبیس ماہ کی مدت کے اندر، کسی مذکورہ حکم کے تحت امن عامہ کے لئے مضر طریقے پر کوئی فعل کرنے پر نظر بند کئے جانے والے کسی شخص کی صورت میں آٹھ ماہ کی مجموعی مدت سے زیادہ اور کسی دوسری صورت میں بارہ ماہ سے زیادہ کے لئے نظر بند نہیں رکھا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو دشمن کا ملازم ہو یا اس کے لئے کام کرتا ہو یا اس کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر عمل کرتا ہو[2]، یا جو کسی ایسے طریقے سے کام کر رہا ہو یا کام کرنے کا اقدام کر رہا

---

[1] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے "جتنی جلد ہو سکے لیکن مذکورہ نظر بندی سے ایک ہفتہ سے زائد نہیں" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)۔

[2] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

ہو جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سالمیت، تحفظ یا دفاع کے لئے مضر ہو یا جو کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے یا ارتکاب کرنے کا اقدام کرے جو کسی وفاقی قانون میں درج شدہ تعریف کے مطابق کسی قوم دشمن سرگرمی کے مساوی ہو یا جو کسی ایسی جماعت کا رکن ہو جس کے مقاصد میں کوئی مذکورہ قوم دشمن سرگرمی شامل ہو یا جو اس میں ملوث ہو]۔

(۸) متعلقہ نظر ثانی بورڈ کسی نظر بند شخص کی نظر بندی کے مقام کا تعین کرے گا اور اس کے کنبے کے لئے معقول گزارہ الاؤنس مقرر کرے گا۔

(۹) اس آرٹیکل میں مذکورہ کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو۔

غلامی، بیگار وغیرہ کی ممانعت۔

۱۱۔ (۱) غلامی معدوم اور ممنوع ہے اور کوئی قانون کسی بھی صورت میں اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا یا سہولت بہم نہیں پہنچائے گا۔

(۲) بیگار کی تمام صورتوں اور انسانوں کی خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

(۳) چودہ سال سے کم عمر کے کسی بچے کو کسی کارخانے یا کان یا دیگر پُرخطر ملازمت میں نہیں رکھا جائے گا۔

(۴) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر اس لازمی خدمت پر اثر انداز متصور نہیں ہوگا--------

(الف) جو کسی قانون کے خلاف کسی جرم کی بناء پر سزا بھگتنے والے کسی شخص سے لی جائے؛ یا

(ب) جو کسی قانون کی رو سے غرض عامہ کے لئے مطلوب ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی لازمی خدمت ظالمانہ نوعیت کی یا شرف انسانی کے مخالف نہیں ہوگی۔

مؤثر بہ ماضی سزا سے تحفظ۔

۱۲۔ (۱) کوئی قانون کسی شخص کو-------

(الف) کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے لئے جو اس فعل کے سرزد ہونے کے وقت کسی قانون کے تحت قابلِ سزا نہ تھا سزا دینے کی اجازت نہیں دے گا؛ یا

(ب) کسی جرم کے لئے ایسی سزا دینے کی جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت کسی قانون کی رو سے اس کے لئے مقررہ سزا سے زیادہ سخت یا اس سے مختلف ہو، اجازت نہیں دے گا۔

(۲) شق (۱) میں یا آرٹیکل ۲۷۰ میں مذکور کوئی امر کسی ایسے قانون پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جس کی رو سے تیئیس مارچ، سن ایک ہزار نو سو چھپن سے کسی بھی وقت پاکستان میں نافذ العمل کسی دستور کی تنسیخ یا تخریب کی کارروائیوں کو جرم قرار دیا گیا ہو۔

دوہری سزا اور اپنے کو ملزم گردانے کے خلاف تحفظ۔

۱۳۔ کسی شخص ---------

(الف) پر ایک ہی جرم کی بنا پر ایک بار سے زیادہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ سزا دی جائے گی؛ یا

(ب) کو، جب کہ اس پر کسی جرم کا الزام ہو، اس بات پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ اپنے ہی خلاف ایک گواہ بنے۔

شرف انسانی قابل حرمت ہوگا۔

۱۴۔ (۱) شرف انسانی اور قانون کے تابع، گھر کی خلوت قابلِ حرمت ہوگی۔

(۲) کسی شخص کو شہادت حاصل کرنے کی غرض سے اذیت نہیں دی جائے گی۔

نقل و حرکت وغیرہ کی آزادی۔

۱۵۔ ہر شہری کو پاکستان میں رہنے اور مفادِ عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعہ عائد کردہ کسی معقول پابندی کے تابع، پاکستان میں داخل ہونے اور اس کے ہر حصے میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے اور اس کے کسی حصے میں سکونت اختیار کرنے اور آباد ہونے کا حق ہوگا۔

اجتماع کی آزادی۔

۱۶۔ امن عامہ کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو پر امن طور پر اور اسلحہ کے بغیر جمع ہونے کا حق ہوگا۔

انجمن سازی کی آزادی۔

۱۷۔ (۱) [1][پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت، امنِ عامہ یا اخلاق] کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو انجمنیں یا یونینیں بنانے کا حق ہوگا۔

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے "اخلاق یا امن عامہ" کی بجائے تبدیل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱/نومبر ۱۹۷۵ء)۔

[1][(۲) ہر شہری کو، جو ملازمت پاکستان میں نہ ہو، پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت یا [2][امنِ عامہ] کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، کوئی سیاسی جماعت بنانے یا اس کا رکن بننے کا حق ہوگا اور مذکورہ قانون میں قرار دیا جائے گا کہ جبکہ وفاقی حکومت یہ اعلان کردے کہ کوئی سیاسی جماعت ایسے طریقے پر بنائی گئی ہے یا عمل کر رہی ہے جو پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ یا سالمیت [2][امنِ عامہ] کے لئے مضر ہے تو وفاقی حکومت مذکورہ اعلان سے پندرہ دن کے اندر معاملہ عدالت عظمیٰ کے حوالے کر دے گی جس کا مذکورہ حوالے پر فیصلہ قطعی ہوگا [2][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ کوئی سیاسی جماعت فرقہ وارانہ، نسلی، علاقائی منافرت یا دشمنی کی ہمت افزائی نہیں کرے گی یا تشدد گروپ یا سیکشن کے طور پر موسوم یا تشکیل نہیں کی جائے گی۔]

(۳) ہر سیاسی جماعت قانون کے مطابق اپنے مالی ذرائع کے ماخذ کے لئے جواب دہ ہوگی۔]

[2][(۴) ہر ایک سیاسی جماعت، قانون کے تابع، اپنے عہدیداروں اور جماعت کے قائدین کا انتخاب کرنے کے لئے جماعت کے اندر انتخابات منعقد کرے گی۔]

تجارت، کاروبار یا پیشے کی آزادی۔

۱۸۔ ایسی شرائط قابلیت کے تابع، اگر کوئی ہوں، جو قانون کے ذریعے مقرر کی جائیں، ہر شہری کو کوئی جائز پیشہ یا مشغلہ اختیار کرنے اور کوئی جائز تجارت یا کاروبار کرنے کا حق ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا------------

(الف) کسی تجارت یا پیشے کو اُجرت نامہ کے طریقہ کار کے ذریعے منضبط کرنے میں؛ یا

(ب) تجارت، کاروبار یا صنعت میں آزادانہ مقابلہ کے مفاد کے پیش نظر اسے منضبط کرنے میں؛ یا

(ج) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت یا کسی ایسی کارپوریشن کی طرف سے جو مذکورہ حکومت کے زیر نگرانی ہو، دیگر اشخاص کو قطعی یا جزوی طور پر خارج کر کے کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا خدمت کا انتظام کرنے میں۔

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے شق ۲ کی بجائے تبدیل کی گئیں (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل، تبدیل اور اضافہ کئے گئے۔

تقریر وغیرہ کی آزادی۔

۱۹۔ اسلام کی عظمت یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سالمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم[۱] [کے ارتکاب] یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو تقریر اور اظہار خیال کی آزادی کا حق ہوگا، اور پریس کی آزادی ہوگی۔

مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔

۲۰۔ قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع،-----------

(الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا؛ اور

(ب) ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے، برقرار اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

کسی خاص مذہب کی اغراض کے لیے محصول لگانے سے تحفظ۔

۲۱۔ کسی شخص کو کوئی ایسا خاص محصول ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جس کی آمدنی اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ و ترویج پر صرف کی جائے۔

مذہب وغیرہ کے بارے میں تعلیمی اداروں سے متعلق تحفظات۔

۲۲۔ (۱) کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم پانے والے کسی شخص کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے یا کسی مذہبی تقریب میں حصہ لینے یا مذہبی عبادت میں شرکت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اگر ایسی تعلیم، تقریب یا عبادت کا تعلق اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہو۔

(۲) کسی مذہبی ادارے کے سلسلے میں محصول لگانے کی بابت استثناء یا رعایت منظور کرنے میں کسی فرقے کے خلاف کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

(۳) قانون کے تابع----------

(الف) کسی مذہبی فرقے یا گروہ کو کسی تعلیمی ادارے میں جو کلی طور پر اس فرقے یا گروہ کے زیر اہتمام چلایا جاتا ہو، اس فرقے یا گروہ کے طلباء کو مذہبی تعلیم دینے کی ممانعت نہ ہوگی؛ اور

(ب) کسی شہری کو محض نسل، مذہب، ذات یا مقام پیدائش کی بنا پر کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخل ہونے سے محروم نہیں کیا جائے گا جسے سرکاری محاصل سے امداد ملتی ہو۔

---

[۱] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے "ازالہ حیثیت عرفی" کی بجائے تبدیل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء)۔

(۴) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر معاشرتی یا تعلیمی اعتبار سے پسماندہ شہریوں کی ترقی کے لئے کسی سرکاری ہیئت مجاز کی طرف سے اہتمام کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

جائیداد کے متعلق حکم۔

۲۳۔ دستور اور مفاد عامہ کے پیش نظر قانون کے ذریعے عائد کردہ معقول پابندیوں کے تابع، ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور فروخت کرنے کا حق ہوگا۔

حقوق جائیداد کا تحفظ۔

۲۴۔ (۱) کسی شخص کو اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے جبکہ قانون اس کی اجازت دے۔

(۲) کوئی جائیداد زبردستی حاصل نہیں کی جائے گی اور نہ قبضہ میں لی جائے گی بجز کسی سرکاری غرض کے لئے اور بجز ایسے قانون کے اختیار کے ذریعے جس میں اس کے معاوضہ کا حکم دیا گیا ہو اور یا تو معاوضہ کی رقم کا تعین کر دیا گیا ہو یا اس اصول اور طریقے کی صراحت کی گئی ہو جس کے بموجب معاوضہ کا تعین کیا جائے گا اور اسے ادا کیا جائے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر حسب ذیل کے جواز پر اثر انداز نہیں ہوگا------

(الف) کوئی قانون جو جان، مال یا صحت عامہ کو خطرے سے بچانے کے لئے کسی جائیداد کے لازمی حصول یا اسے قبضے میں لینے کی اجازت دیتا ہو؛ یا

(ب) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول کی اجازت دیتا ہو جسے کسی شخص نے کسی ناجائز ذریعے سے یا کسی ایسے طریقے سے جو خلاف قانون ہو حاصل کیا ہو یا جو اس کے قبضہ میں آئی ہو؛ یا

(ج) کوئی قانون جو کسی ایسی جائیداد کے حصول، انتظام یا فروخت سے متعلق ہو جو کسی قانون کے تحت متروکہ جائیداد یا دشمن کی جائیداد ہو یا

متصور ہوتی ہو (جو ایسی جائیداد نہ ہو جس کا متروکہ جائیداد ہونا کسی قانون کے تحت ختم ہو گیا ہو)؛یا

(د) کوئی قانون جو یا تو مفاد عامہ کے پیش نظر یا جائیداد کا انتظام مناسب طور پر کرنے کے لئے یا اس کے ملک کے فائدے کے لئے، مملکت کو محدود مدت کے لئے، کسی جائیداد کا انتظام اپنی تحویل میں لے لینے کی اجازت دیتا ہو؛یا

(ہ) کوئی قانون جو حسبِ ذیل غرض کے لئے کسی قسم کی جائیداد کے حصول کے لئے اجازت دیتا ہو۔۔

(اول) تمام یا شہریوں کے کسی مصرحہ طبقے کو تعلیم اور طبی امداد مہیا کرنے کے لئے؛یا

(دوم) تمام یا شہریوں کے کسی مصرحہ طبقے کو رہائش اور عام سہولتیں اور خدمات مثلاً سڑکیں، آب رسانی، نکاسی آب، گیس اور برقی قوت مہیا کرنے کے لئے؛یا

(سوم) ان لوگوں کو نان نفقہ مہیا کرنے کے لئے جو بیروزگاری، بیماری، کمزوری یا ضعیف العمری کی بناء پر اپنی کفالت خود کرنے کے قابل نہ ہوں؛یا

(و) کوئی موجودہ قانون یا آرٹیکل ۲۵۳ کے بموجب وضع کردہ کوئی قانون۔

(۴) اس آرٹیکل میں محولہ کسی قانون کی رو سے قرار دیئے گئے یا اس کی تعمیل میں متعین کیئے گئے کسی معاوضہ کے کافی ہونے یا نہ ہونے کو کسی عدالت میں زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

شہریوں سے مساوات۔

۲۵۔ (۱) تمام شہری قانون کی نظر میں برابر ہیں اور قانونی تحفظ کے مساوی طور پر حقدار ہیں۔

(۲) محض جنس کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں کیا جائے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر عورتوں اور بچوں کے تحفظ کے لئے مملکت کی طرف سے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مانع نہ ہوگا۔

عام مقامات میں داخلہ سے متعلق عدم امتیاز۔

۲۶۔ (۱) عام تفریح گاہوں یا جمع ہونے کی جگہوں میں جو صرف مذہبی اغراض کے لئے مختص نہ ہوں، آنے جانے کے لئے کسی شہری کے ساتھ محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بناء پر کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔

(۲) شق نمبر (۱) میں مذکورہ کوئی امر عورتوں اور بچوں کے لئے کوئی خاص اہتمام کرنے میں مملکت کے مانع نہیں ہوگا۔

ملازمتوں میں امتیاز کے خلاف تحفظ۔

۲۷۔ (۱) کسی شہری کے ساتھ جو بہ اعتبار دیگر پاکستان کی ملازمت میں تقرر کا اہل ہو، کسی ایسے تقرر کے سلسلے میں محض نسل، مذہب، ذات، جنس، سکونت یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ یوم آغاز سے زیادہ سے زیادہ[1] [چالیس] سال کی مدت تک کسی طبقے یا علاقے کے لوگوں کے لئے آسامیاں محفوظ کی جاسکیں گی تا کہ پاکستان کی ملازمت میں ان کو مناسب نمائندگی حاصل ہوجائے:

مزید شرط یہ ہے کہ مذکورہ ملازمت کے مفاد میں مصرحہ آسامیاں یا ملازمتیں کسی ایک جنس کے افراد کے لئے محفوظ کی جاسکیں گی اگر مذکورہ آسامیاں یا ملازمتوں میں ایسے فرائض اور کارہائے منصبی کی انجام دہی ضروری ہو جو دوسری جنس کے افراد کی جانب سے مناسب طور پر انجام نہ دیئے جاسکتے ہوں۔

(۲) شق (۱) میں مذکور کوئی امر کسی صوبائی حکومت یا کسی صوبے کی کسی مقامی یا دیگر ہیئت مجاز کی طرف سے مذکورہ حکومت یا ہیئت مجاز کے تحت کسی آسامی یا کسی قسم کی ملازمت کے سلسلے

---

[1] دستور (سولھویں ترمیم) ایکٹ، ۱۹۹۹ء (۷ بابت ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے ''بیس'' کی بجائے تبدیل کر دیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور تبدیل شدہ متصور ہوگا، قبل ازیں اسے فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''دس'' کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

میں اس حکومت یا ہیئت مجاز کے تحت تقرر سے قبل، اس صوبے میں زیادہ سے زیادہ تین سال تک، سکونت سے متعلق شرائط عائد کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

زبان، رسم الخط اور ثقافت کا تحفظ۔

۲۸۔ آرٹیکل ۲۵۱ کے تابع، شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی ایک الگ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اسے برقرار رکھنے اور فروغ دینے اور قانون کے تابع، اس غرض کے لئے ادارے قائم کرنے کا حق ہوگا۔

باب ۲۔ حکمتِ عملی کے اصول

حکمتِ عملی کے اصول۔

۲۹۔ (۱) اس باب میں بیان کردہ اصول حکمت عملی کے اصول کہلائیں گے اور مملکت کے ہر شعبے اور ہیئت مجاز کی اور مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کی طرف سے کارہائے منصبی انجام دینے والے ہر شخص کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان اصولوں کے مطابق، جہاں تک کہ وہ اس شعبے یا ہیئت مجاز کے کارہائے منصبی سے تعلق رکھتے ہوں، عمل کرے۔

(۲) جہاں تک حکمتِ عملی کے کسی مخصوص اصول پر عمل کرنے کا انحصار اس غرض کے لئے وسائل کے میسر ہونے پر ہو تو وہ اصول ان وسائل کی دستیابی پر مشروط تصور کیا جائے گا۔

(۳) ہر سال کی نسبت، صدر وفاق کے امور کے متعلق، اور ہر صوبے کا گورنر اپنے صوبے کے امور کے متعلق، حکمتِ عملی کے اصولوں پر عمل کرنے اور ان کی تعمیل کرنے کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کرائے گا، اور قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کے سامنے، جیسی بھی صورت ہو، پیش کرائے گا، اور مذکورہ رپورٹ پر بحث کے لئے قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی کے، جیسی بھی صورت ہو، قواعد ضابطہ کار میں گنجائش رکھی جائے گی۔

حکمتِ عملی کے اصولوں کی نسبت ذمہ داری۔

۳۰۔ (۱) یہ فیصلہ کرنے کی ذمہ داری کہ آیا مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کا، یا مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز کی طرف سے کام کرنے والے کسی شخص کا کوئی فعل حکمت عملی کے اصولوں کے مطابق ہے، مملکت کے متعلقہ شعبے یا ہیئت مجاز کی یا متعلقہ شخص کی ہے۔

(۲) کسی فعل یا کسی قانون کے جواز پر اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ وہ حکمتِ عملی کے

اصولوں کے مطابق نہیں ہے اور نہ اس بنا پر مملکت، مملکت کے کسی شعبے یا ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کوئی قانونی کارروائی قابلِ سماعت ہوگی۔

اسلامی طریق زندگی۔

۳۱۔ (۱) پاکستان کے مسلمانوں کو، انفرادی اور اجتماعی طور پر، اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لئے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔

(۲) پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لئے کوشش کرے گی:۔

(الف) قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لئے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا؛

(ب) اتحاد اور اسلامی اخلاقی معیاروں کی پابندی کو فروغ دینا؛ اور

(ج) زکوٰۃ، [1][عشر،] اوقاف اور مساجد کی باقاعدہ تنظیم کا اہتمام کرنا۔

بلدیاتی اداروں کا فروغ۔

۳۲۔ مملکت متعلقہ علاقوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل بلدیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی کرے گی اور ایسے اداروں میں کسانوں، مزدوروں اور عورتوں کو خصوصی نمائندگی دی جائے گی۔

علاقائی اور دیگر مماثل تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

۳۳۔ مملکت شہریوں کے درمیان علاقائی، نسلی، قبائلی، فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

قومی زندگی میں عورتوں کی مکمل شمولیت۔

۳۴۔ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

خاندان وغیرہ کا تحفظ۔

۳۵۔ مملکت، شادی، خاندان ماں اور بچے کی حفاظت کرے گی۔

اقلیتوں کا تحفظ۔

۳۶۔ مملکت، اقلیتوں کے جائز حقوق اور مفادات کا، جن میں وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں ان کی مناسب نمائندگی شامل ہے، تحفظ کرے گی۔

معاشرتی انصاف کا فروغ اور معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔

۳۷۔ مملکت ـــ

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

(الف) پسماندہ طبقات یا علاقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات، کو خصوصی توجہ کے ساتھ فروغ دے گی؛

(ب) کم سے کم ممکنہ مدت کے اندر ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی؛

(ج) فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام طور پر ممکن الحصول اور اعلیٰ تعلیم کو لیاقت کی بنیاد پر سب کے لئے مساوی طور پر قابلِ دسترس بنائے گی؛

(د) سستے اور سہل الحصول انصاف کو یقینی بنائے گی؛

(ہ) منصفانہ اور نرم شرائط کار، اس امر کی ضمانت دیتے ہوئے کہ بچوں اور عورتوں سے ایسے پیشوں میں کام نہ لیا جائے گا جو ان کی عمر یا جنس کے لئے نامناسب ہوں، مقرر کرنے کے لئے، اور ملازم عورتوں کے لئے زچگی سے متعلق مراعات دینے کے لئے، احکام وضع کرے گی؛

(و) مختلف علاقوں کے افراد کو، تعلیم، تربیت، زرعی اور صنعتی ترقی اور دیگر طریقوں سے اس قابل بنائے گی کہ وہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں میں، جن میں ملازمت پاکستان میں خدمت بھی شامل ہے، پورا پورا حصہ لے سکیں؛

(ز) عصمت فروشی، قمار بازی اور ضرر رساں ادویات کے استعمال، فحش ادب، اور اشتہارات کی طباعت، نشر و اشاعت اور نمائش کی روک تھام کرے گی؛

(ح) نشہ آور مشروبات کے استعمال کی، سوائے اس کے کہ وہ طبی اغراض کے لئے یا غیر مسلموں کی صورت میں مذہبی اغراض کے لئے ہو، روک تھام کرے گی؛ اور

(ط) نظم و نسق حکومت کی مرکزیت دُور کرے گی تاکہ عوام کو سہولت بہم پہنچانے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اس کے کام کے مستعد تصفیہ میں آسانی پیدا ہو۔

عوام کی معاشی اور معاشرتی فلاح و بہبود کا فروغ۔

۳۸۔ مملکت ــ

(الف) عام آدمی کے معیار زندگی کو بلند کر کے، دولت اور وسائل پیداوار و تقسیم کو چند اشخاص کے

ہاتھوں میں اس طرح جمع ہونے سے روک کر کہ اس سے مفاد عامہ کو نقصان پہنچے اور آجر و ماجور اور زمیندار اور مزارع کے درمیان حقوق کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت دے کر بلالحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل، عوام کی فلاح و بہبود کے حصول کی کوشش کرے گی؛

(ب) تمام شہریوں کے لئے، ملک میں دستیاب وسائل کے اندر، معقول آرام و فرصت کے ساتھ کام اور مناسب روزی کی سہولتیں مہیا کرے گی؛

(ج) پاکستان کی ملازمت میں، یا بصورت دیگر ملازم تمام اشخاص کو لازمی معاشرتی بیمہ کے ذریعے یا کسی اور طرح معاشرتی تحفظ مہیا کرے گی؛

(د) ان تمام شہریوں کے لئے جو کمزوری، بیماری یا بیروزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں بلالحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل، بنیادی ضروریات زندگی مثلاً خوراک، لباس، رہائش، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی؛

(ہ) پاکستان کی ملازمت کے مختلف درجات میں اشخاص سمیت، افراد کی آمدنی اور کمائی میں عدم مساوات کو کم کرے گی؛ اور

(و) ربا کو جتنی جلد ممکن ہو ختم کرے گی۔

مسلح افواج میں عوام کی شرکت۔

۳۹۔ مملکت پاکستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کو پاکستان کی مسلح افواج میں شرکت کے قابل بنائے گی۔

عالم اسلام سے رشتے استوار کرنا اور بین الاقوامی امن کو فروغ دینا۔

۴۰۔ مملکت اس بات کی کوشش کرے گی کہ اسلامی اتحاد کی بنیاد پر مسلم ممالک کے مابین برادرانہ تعلقات کو برقرار رکھا جائے اور مستحکم کیا جائے، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے عوام کے مشترک مفادات کی حمایت کی جائے، بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دیا جائے، تمام قوموں کے مابین خیر سگالی اور دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں اور بین الاقوامی تنازعات کو پُرامن طریقوں سے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

حصہ سوم

وفاق پاکستان

باب ۱۔ صدر

۴۱۔ (۱) پاکستان کا ایک صدر ہوگا جو مملکت کا سربراہ ہوگا اور جمہوریہ کے اتحاد کی نمائندگی کرے گا۔ صدر۔

(۲) کوئی شخص اس وقت تک صدر کی حیثیت سے انتخاب کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ کم از کم پینتالیس سال کی عمر کا مسلمان نہ ہو اور قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل نہ ہو۔

[1][(۳) شق (۷) میں مصرحہ میعاد کے خاتمے کے بعد منتخب کیا جانے والا صدر جدول دوم کے احکام کے مطابق ذیل پر مشتمل انتخابی ادارے کے ارکان کی طرف سے منتخب کیا جائے گا-----

(الف) دونوں ایوانوں کے ارکان؛ اور

(ب) صوبائی اسمبلیوں کے ارکان۔]

(۴) صدر کے عہدے کے لئے انتخاب، عہدے پر فائز صدر کی میعاد ختم ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور کم سے کم تیس دن قبل کرایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ، اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے تو یہ اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرلیا جائے گا۔

(۵) صدر کا خالی عہدہ پُر کرنے کے لئے انتخاب، عہدہ خالی ہونے کے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ انتخاب مذکورہ بالا مدت کے اندر اس لئے نہ کرایا جاسکتا ہو کہ قومی اسمبلی توڑ دی گئی ہے تو یہ اسمبلی کے عام انتخابات کے تیس دن کے اندر کرلیا جائے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۶) صدر کے انتخاب کے جواز پر کسی عدالت یا دیگر ہیئت مجاز کی طرف سے یا اس کے سامنے اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[1](۷)] اسلامی جمہوریہ پاکستان کا چیف ایگزیکٹیو..........

(الف) چیف ایگزیکٹیو کا عہدہ اس دن چھوڑے گا جس کا تعین وہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے 12 مئی، 2000 کے فیصلہ کی مطابقت میں کرے؛ اور

(ب) پانچ سال کی مدت کے لئے صدر پاکستان کی حیثیت سے قوم کی خدمت کرنے کا جمہوری اختیار ملنے کے بعد، چیف ایگزیکٹیو کا عہدہ چھوڑنے کے بعد، اس آرٹیکل یا آرٹیکل 43 یا دستور کے کسی دوسرے حکم یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، فی الفور صدر کا عہدہ سنبھال لے گا اور دستور کے تحت پانچ سال کی مدت کے لئے اس عہدہ پر فائز رہے گا، اور آرٹیکل 44 اور دستور کے دیگر احکام حسبہٖ اطلاق پذیر ہوں گے۔]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ آرٹیکل ۶۳ کی شق (۱) کا پیراگراف (د) ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء کو اور اس سے موثر بہ عمل ہو جائے گا۔]

[2](۸)] شق (۷) کے احکام پر اثر انداز ہوئے بغیر، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن یا ارکان، انفرادی یا اجتماعی طور پر، دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء کے آغاز نفاذ کے تیس دن کے اندر، صدر کے عہدے کی مزید توثیق اور منظوری کے لئے انتخابی حلقہ جو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل ہے، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ہر ایک ایوان کے خصوصی اجلاس اور اس مقصد کے لئے طلب کردہ ہر صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے قرارداد پیش کریں گے جو موجودہ ارکان کی اکثریت کے ووٹوں کے ذریعے، تقسیم یا

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۷) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[2] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

کسی ایسے دوسرے طریقے کے ذریعے جو شق (۹) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے وضع کردہ قواعد میں مقرر ہو اور اعتماد کا ووٹ منظور ہونے پر، صدر، دستور میں شامل کسی امر یا عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود دستور کے تحت پانچ سالوں کی مدت کے لئے اپنے عہدے پر منتخب شدہ متصور ہوگا، اور اسے کسی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

(۹) دستور یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود اعتماد کے ووٹ کی کارروائی جس کا حوالہ شق (۸) میں دیا گیا ہے کا انضباط اور انعقاد چیف الیکشن کمشنر ایسے قواعد کے مطابق کرے گا اور وفاقی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قواعد میں دیئے گئے ضابطہ اور طریقہ کار کے مطابق، ووٹوں کی گنتی ہوگی۔

"مگر شرط یہ ہے کہ شقات (۸) اور (۹) صدر کے عہدے کی حالیہ مدت کے لئے ہونے والے اعتماد کے ووٹ کے لئے مؤثر ہوں گی۔]

صدر کا حلف۔

۴۲۔ عہدہ سنبھالنے سے قبل، صدر، پاکستان کے چیف جسٹس کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔

۴۳۔ (۱) صدر پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز نہیں ہوگا اور نہ کوئی دوسری حیثیت اختیار کرے گا جو خدمات کے صلہ میں معاوضہ کے حق کی حامل ہو۔

(۲) صدر، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے انتخاب کے لئے امیدوار نہیں ہوگا؛ اور، اگر [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن صدر کی حیثیت سے منتخب ہو جائے تو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی میں اس کی نشست اس دن خالی ہو جائے گی جس دن وہ اپنا عہدہ سنبھالے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

صدر کے عہدے کی میعاد۔ ۴۴۔ (۱) دستور کے تابع، صدر اس دن سے جس دن وہ اپنا عہدہ سنبھالے گا، پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر اپنی میعاد ختم ہو جانے کے باوجود، اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اس عہدے پر فائز رہے گا۔

(۲) دستور کے تابع، صدر کے عہدے پر فائز کوئی شخص، اس عہدے کے لئے دوبارہ انتخاب کا اہل ہوگا لیکن کوئی شخص دو متواتر میعادوں سے زیادہ اس عہدے پر فائز نہیں ہوگا۔

(۳) صدر قومی اسمبلی کے اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

صدر کا معافی وغیرہ دینے کا اختیار۔ ۴۵۔ صدر کو کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر ہیئت مجاز کی دی ہوئی سزا کو معاف کرنے، ملتوی کرنے اور کچھ عرصے کے لئے روکنے، اور اس میں تخفیف کرنے، اسے معطل یا تبدیل کرنے کا اختیار ہوگا۔

صدر سے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔ [1][۴۶۔ وزیر اعظم کا یہ فرض ہوگا کہ وہ--

(الف) صدر کو وفاق کے امور کے انتظام اور قانون سازی کی تجویزوں سے متعلق کابینہ کے فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) وفاق کے امور کے انتظام اور قانون سازی کی تجویزوں سے متعلق ایسی اطلاع فراہم کرے جو صدر طلب کرے؛ اور

(ج) صدر کے ایماء پر کابینہ کے غور کے لئے کوئی ایسا معاملہ پیش کرے جس سے متعلق وزیر اعظم یا کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو لیکن جس پر کابینہ نے غور نہ کیا ہو۔]

صدر کی برطرفی [2][یا مواخذہ]۔ ۴۷۔ [3][(۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر کو، اس آرٹیکل کے احکام کے مطابق، جسمانی یا

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۴۶" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شامل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل شقات (۱) اور (۲) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

دماغی نا اہلیت کی بنیاد پر اسکے عہدے سے برطرف کیا جا سکے گا یا دستور کی خلاف ورزی یا فاش غلط روی کے کسی الزام میں اس کا مواخذہ کیا جا سکے گا۔

(۲) کسی بھی ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم نصف ارکان قومی اسمبلی کے اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین کو صدر کی برطرفی، یا جیسی بھی صورت ہو، اس کا مواخذہ کرنے کے لئے قرارداد کی تحریک کرنے کے اپنے ارادہ کا تحریری نوٹس دے سکیں گے؛ اور مذکورہ نوٹس میں اس کی نا اہلیت کے کوائف یا اس کے خلاف الزام کی وضاحت ہوگی۔

(۳) اگر شق (۲) کے تحت کوئی نوٹس چیئرمین کو موصول ہو تو وہ اسے فوراً اسپیکر کو ارسال کر دے گا۔

(۴) اسپیکر شق (۲) یا شق (۳) کے تحت نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر نوٹس کی ایک نقل صدر کو بھجوائے گا۔

(۵) اسپیکر نوٹس موصول ہونے کے بعد کم از کم سات دن کے بعد اور چودہ دن سے پہلے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرے گا۔

(۶) مشترکہ اجلاس اس بنیاد یا الزام کی، جس پر نوٹس مبنی ہو، تفتیش کرے گا یا تفتیش کروائے گا۔

(۷) صدر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ تفتیش کے دوران، اگر کوئی ہو، اور مشترکہ اجلاس کے سامنے حاضر ہو اور اس کی نمائندگی کی جائے۔

(۸) اگر تفتیش کے نتیجہ پر غور و خوض کے بعد، اگر کوئی ہو، مشترکہ اجلاس میں[1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں کے ذریعے اس مضمون کی قرارداد منظور کر لی جائے کہ صدر نا اہلیت کی وجہ سے عہدہ سنبھالنے کا اہل نہیں ہے یا دستور کی خلاف ورزی یا صریحاً غلط روی کا مجرم ہے تو صدر قرارداد منظور ہونے پر فوراً عہدہ چھوڑ دے گا۔

صدر مشورے پر عمل کرے گا وغیرہ۔

[2] [۴۸۔ (۱) اپنے کار ہائے منصبی کی انجام دہی میں، صدر کابینہ [3] [یا وزیر اعظم] کے مشورے کے مطابق عمل کرے گا:

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۴۸" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (۱۸ بابت ۱۹۸۵) کی دفعہ ۲ کی رو سے "وزیر اعظم یا متعلقہ وزیر" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[1][مگر شرط یہ ہے کہ صدر کابینہ یا، جیسی بھی صورت ہو، وزیر اعظم سے، یا تو عام طور پر یا بصورت دیگر، مذکورہ مشورے پر دوبارہ غور کرنے کے لئے کہہ سکے گا، اور صدر مذکورہ دوبارہ غور کے بعد دیئے گئے مشورے کے مطابق عمل کرے گا۔]

(۲) شق (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود صدر کسی ایسے معاملے کی نسبت جس کے بارے میں دستور کی رو سے اسے ایسا کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، اپنی صوابدید پر عمل کرے گا [2][اور کسی ایسی چیز کے جواز پر جو صدر نے اپنی صوابدید پر کی ہو کسی وجہ سے خواہ کچھ بھی ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔]

[3]* * * * * * * * *

(۴) اس سوال کی کہ آیا کوئی، اور اگر ایسا ہے تو کیا، مشورہ کابینہ، وزیر اعظم، کسی وزیر یا وزیر مملکت نے صدر کو دیا تھا، کسی عدالت، ٹربیونل یا دیگر ہیئت مجاز میں یا اس کی طرف سے تفتیش نہیں کی جائے گی۔

(۵) جبکہ صدر قومی اسمبلی کو توڑ دے، تو وہ اپنی صوابدید پر،--

(الف) اسمبلی کے لئے عام انتخاب منعقد کرنے کے واسطے، کوئی تاریخ مقرر کرے گا جو توڑے جانے کی تاریخ سے [4][نوے] دن سے زیادہ نہیں ہو گی؛ اور

(ب) نگران کابینہ کا تقرر کرے گا۔

(۶) اگر صدر، کسی بھی وقت، اپنی صوابدید پر، یا وزیر اعظم کے مشورے پر، یہ سمجھے کہ یہ مناسب ہے کہ قومی اہمیت کے کسی معاملے کو ریفرنڈم کے حوالے کیا جائے تو صدر اس معاملے کو ایک ایسے سوال کی شکل میں جس کا جواب یا تو "ہاں" یا "نہیں" میں دیا جا سکتا ہو ریفرنڈم کے حوالے کرنے کا حکم دے گا۔

(۷) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے ریفرنڈم منعقد کرنے اور ریفرنڈم کے نتیجہ کی تدوین اور اشتمال کا طریقہ کار مقرر کیا جا سکے گا۔]

---

[1] بحوالہ عین ماقبل "ابتدائی فقرہ شرطیہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل شق (۳) حذف کی گئی۔

[4] بحوالہ عین ماقبل "ایک سو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

چیئرمین یا اسپیکر قائم مقام صدر ہوگا یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گا۔

۴۹۔ (۱) اگر صدر کا عہدہ صدر کی وفات، استعفیٰ یا برطرفی کی وجہ سے خالی ہو جائے تو چیئرمین یا، اگر وہ صدر کے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو، قومی اسمبلی کا اسپیکر اس وقت تک قائم مقام صدر ہوگا جب تک کہ دفعہ ۴۱ کی شق (۳) کے مطابق کوئی صدر منتخب نہ ہو جائے۔

(۲) جب صدر، پاکستان سے غیر حاضری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو چیئرمین یا، اگر وہ بھی غیر حاضر ہو یا صدر کے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو، قومی اسمبلی کا اسپیکر، صدر کے پاکستان واپس آنے تک یا جیسی بھی صورت ہو، اپنے کارہائے منصبی دوبارہ سنبھال لینے تک صدر کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

باب ۲۔ [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]

[۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی ہیئت ترکیبی، میعاد اور اجلاس

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)۔

[۲][۵۰۔ پاکستان کی ایک مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ہوگی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی جو بالترتیب قومی اسمبلی اور سینٹ کے نام سے موسوم ہوں گے۔]

قومی اسمبلی۔

۵۱۔ [۳][(۱) قومی اسمبلی میں خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں کے بشمول ارکان کی تین سو بیالیس نشستیں ہونگی۔

(1۔الف) شق (1) میں محولہ قومی اسمبلی میں نشستیں، بجز جیسا کہ شق (2۔الف) میں قرار دیا گیا ہے، ہر ایک صوبہ، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ اور وفاقی دارالحکومت کے لئے حسب ذیل مختص کی گئی ہیں :

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔
۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "آرٹیکل ۵۰" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔
۳ فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۱) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''دوسو'' کی بجائے ترمیم کی گئی تھی۔

	عام نشستیں	خواتین	کل
بلوچستان	14	3	17
شمال مغربی سرحدی صوبہ	35	8	43
پنجاب	148	35	183
سندھ	61	14	75
وفاق کے زیرِ انتظام			
قبائلی علاقہ جات	12	-	12
وفاقی دارالحکومت	2	-	2
کل میزان	272	60	332]۔

(۲) کوئی شخص ووٹ دینے کا حق دار ہوگا اگر--

(الف) وہ پاکستان کا شہری ہو؛

(ب) اس کی عمر [۱][اٹھارہ] سال سے کم نہ ہو؛

(ج) اس کا نام انتخابی فہرست میں موجود ہو؛ اور

(د) اسے کسی با اختیار عدالت نے فاتر العقل قرار نہ دیا ہو[۲][۔]

[۳] * * * * * * *

[۴][(۲الف) شق (۱۔الف) میں محولہ نشستوں کی تعداد کے علاوہ، قومی اسمبلی میں، غیر مسلموں کے لئے دس نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔]

(۳) قومی اسمبلی میں نشستیں سرکاری طور پر شائع شدہ گزشتہ آخری مردم شماری کے مطابق آبادی کی بنیاد پر ہر صوبے، وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات اور وفاقی دارالحکومت کے لئے متعین کی جائیں گی۔

---

۱ فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے ''اکیس'' کی بجائے تبدیل کیے گئے جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کیے گئے۔

۳ بحوالہ عین ماقبل فقرہ شرطیہ حذف کر دیا گیا۔

۴ فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۲الف) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ کی رو سے ترمیم کی گئی تھی (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵۔)

[۱] [(۴) قومی اسمبلی کے لئے انتخاب کی غرض سے،-----

(الف) عام نشستوں کے لئے انتخابی حلقے ایک رکنی علاقائی حلقے ہوں گے اور مذکورہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان بلاواسطہ اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ب) ہر ایک صوبہ خواتین کے لئے مخصوص تمام نشستوں کے لئے جو متعلقہ صوبوں کے لئے شق (1۔الف) کے تحت مختص کی گئی ہیں واحد حلقہ انتخاب ہوگا؛

(ج) غیر مسلموں کے لئے مخصوص تمام نشستوں کے لئے حلقہ انتخاب پورا ملک ہوگا؛

(د) خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کے لئے جو کسی صوبے کے لئے شق (1۔الف) کے تحت مختص کی گئی ہیں ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کی امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعے قومی اسمبلی میں متعلقہ صوبہ سے ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے[۲] [:]

[۲] [مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی شق کی غرض کے لئے کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے ناموں کی اشاعت سے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہوجائیں؛]

(ہ) غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں کے لئے ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کی امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعے

---

[۱] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۴) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء کی دفعہ ۳ کی رو سے "دوم" کی بجائے ترمیم کی گئی تھی۔

[۲] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے "وقف ناقص" کی بجائے تبدیل کیا گیا جس میں فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے مزید ترمیم کی گئی۔

قومی اسمبلی میں ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے:

[1] [مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی شق کی غرض کے لئے کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے ناموں کی اشاعت سے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں۔]

[2] * * * * * *

قومی اسمبلی کی میعاد۔ ۵۲۔ قومی اسمبلی، تاوقتیکہ قبل از وقت توڑ نہ دی جائے، اپنے پہلے اجلاس کے دن سے پانچ سال کی میعاد تک برقرار رہے گی اور اپنی میعاد کے اختتام پر ٹوٹ جائے گی۔

قومی اسمبلی کا اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔ ۵۳۔ (۱) کسی عام انتخاب کے بعد قومی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں اور باستثنائے دیگر کام، اپنے ارکان میں سے ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرے گی اور جتنی بار بھی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اسمبلی کسی اور رکن کو اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی اسپیکر منتخب کرے گی۔

(۲) بطور اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر منتخب شدہ رکن، اپنا عہدہ سنبھالنے سے قبل قومی اسمبلی کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

(۳) جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو یا، اسپیکر غیر حاضر ہو یا کسی بنا پر اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہو تو ڈپٹی اسپیکر بطور اسپیکر کام کرے گا۔ اور اگر اس وقت ڈپٹی اسپیکر بھی غیر حاضر ہو یا کسی بنا پر بطور اسپیکر کام کرنے سے قاصر ہو تو ایسا رکن جس کا اسمبلی کے قواعد وضابطہ کار کی رو سے تعین کیا جائے، اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کرے گا۔

---

[1] بحوالہ عین ماقبل اصل فقرہ شرطیہ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
[2] بحوالہ عین ماقبل شقات (۴ الف) تا (۶) حذف کر دی گئیں جن میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(۴) اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر اسمبلی کے اجلاس کی صدارت نہیں کرے گا جبکہ عہدے سے اس کی برطرفی کی قرارداد پر غور کیا جا رہا ہو۔

(۵) اسپیکر، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۶) ڈپٹی اسپیکر، اسپیکر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

(۷) اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے گا اگر--

(الف) وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائے؛

(ب) وہ اسمبلی کا رکن نہ رہے؛ یا

(ج) اسے عہدے سے اسمبلی کی ایک قرارداد کے ذریعے برطرف کر دیا جائے، جس کا کم از کم سات دن کا نوٹس دیا گیا ہو اور جسے اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت کے ووٹوں سے منظور کیا گیا ہو۔

(۸) جب اسمبلی توڑ دی جائے تو اسپیکر اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک کہ اگلی اسمبلی کی طرف سے اس عہدے کو پُر کرنے کے لئے منتخب شدہ شخص اپنا عہدہ نہ سنبھال لے۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا اجلاس طلب کرنا اور برخاست کرنا۔

۵۴۔[1] (۱) صدر، وقتاً فوقتاً کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کا یا [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا مشترکہ اجلاس ایسے وقت اور مقام پر طلب کر سکے گا جسے وہ مناسب خیال کرے اور اسے برخاست بھی کر سکے گا۔

(۲) ہر سال قومی اسمبلی کے کم از کم [3][تین] اجلاس ہوں گے اور اسمبلی کے ایک اجلاس کی آخری نشست اور دوسرے اجلاس کی پہلی نشست کے لئے مقرر کردہ تاریخ کے درمیان ایک سو بیس دن سے زیادہ کا وقفہ نہیں ہوگا:

---

[1] ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء تک دفعہ ۵۴ کا نفاذ اس طرح ہوا تھا گویا کہ اس کی شق (۲) کا فقرہ شرطیہ حذف کر دیا گیا ہو، دیکھئے فرمان (قومی اسمبلی کے اجلاس) ازالہ مشکلات، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۳ء) آرٹیکل ۲۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "دو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

مگر شرط یہ ہے کہ قومی اسمبلی کا ہر سال ایک سو[1] [تیس] ایام کار سے کم کے لئے اجلاس نہیں کرے گی۔

[2][تشریح۔ اس شق میں "ایام کار" میں کوئی دن جب مشترکہ اجلاس ہو اور کوئی مدت، جو دو دن سے زائد نہ ہو، جس کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے، شامل ہے۔]

(۳) قومی اسمبلی کی کل رکنیت کی کم سے کم ایک چوتھائی تعداد کے دستخطوں سے مطالبہ پر قومی اسمبلی کا اسپیکر، قومی اسمبلی کا اجلاس اس مطالبہ کی وصولی سے چودہ دن کے اندر، ایسے وقت اور مقام پر طلب کرے گا جسے وہ مناسب خیال کرے، اور جب اسپیکر نے اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہو تو صرف وہی اسے برخاست کر سکے گا۔

اسمبلی میں رائے دہندگی اور کورم۔

۵۵۔ (۱) دستور کے تابع، قومی اسمبلی کے تمام فیصلے حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کی اکثریت سے کئے جائیں گے، لیکن صدارت کرنے والا شخص ووٹ نہیں دے گا سوائے اس صورت کے کہ ووٹ مساوی ہوں۔

(۲) اگر کسی وقت قومی اسمبلی کے کسی اجلاس کے دوران صدارت کرنے والے شخص کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جائے کہ اسمبلی کی کل رکنیت کے ایک چوتھائی سے کم ارکان حاضر ہیں تو وہ یا تو اسمبلی کو ملتوی کر دے گا یا اجلاس کو اس وقت تک کے لئے معطل کر دے گا جب تک کہ ایسی رکنیت کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان حاضر نہ ہو جائیں۔

صدر کا خطاب۔

۵۶۔ [3][(۱)] صدر، کسی ایک ایوان یا یکجا دونوں سے خطاب کر سکے گا اور اس غرض کے لئے ارکان کی حاضری کا حکم دے سکے گا۔

[3][(۲) صدر کسی بھی ایوان کو، خواہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں اس وقت تک زیر غور کسی بل کی نسبت یا بصورت دیگر، پیغامات بھیج سکے گا، اور کوئی ایوان جسے کوئی پیغام بایں طور بھیجا

---

[1] دستور (ترمیم دہم) ایکٹ، ۱۹۸۷ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۸۷ء) کی رو سے لفظ "ساٹھ" کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۵ مارچ ۱۹۸۷ء) جسے قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا تھا۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء)۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

جائے جملہ مناسب مستعدی کے ساتھ کسی ایسے معاملے پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کے لئے پیغام کے ذریعے حکم دے دیا گیا ہو۔

[1][(۳) قومی اسمبلی کیلئے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر یکجا دونوں ایوانوں سے خطاب کرے گا اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو اسکی طلبی کی وجوہ سے آگاہ کرے گا۔]

(۴) کسی ایوان کے ضابطہ کار اور اس کی کارروائی کے انصرام کو منضبط کرنے کے لئے قواعد میں صدر کے خطاب میں محولہ معاملات پر بحث کرنے کے لئے وقت کا تعین کرنے کے لئے حکم وضع کیا جائے گا۔]

[2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کا حق۔

۵۷۔ وزیر اعظم، کسی وفاقی وزیر، کسی وزیر مملکت اور اٹارنی جنرل کو کسی بھی ایوان یا ان کے کسی مشترکہ اجلاس یا ان کی کسی کمیٹی میں جس کا اسے رکن نامزد کر دیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، لیکن اس آرٹیکل کی بنا پر ووٹ دینے کا حق نہیں ہوگا۔

قومی اسمبلی کو توڑ دینا۔

۵۸۔ [(۱)][3] صدر قومی اسمبلی کو توڑ دے گا اگر وزیر اعظم اسے بایں طور مشورہ دے، اور قومی اسمبلی، تاوقتیکہ اس سے قبل برخاست نہ کر دی گئی ہو، وزیر اعظم کی طرف سے بایں طور مشورہ دیئے جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے خاتمے پر برخاست ہو جائے گی۔

تشریح: اس آرٹیکل میں ''وزیر اعظم'' کے حوالے میں کسی ایسے وزیر اعظم کا، جس کے خلاف قومی اسمبلی میں[4] [عدم اعتماد کے ووٹ کے لئے قرارداد کا نوٹس دے دیا گیا ہو]، لیکن اس پر رائے دہی نہ کی گئی ہو یا جس کے خلاف ایسی

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور حذف کئے گئے۔

[4] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے "عدم اعتماد کے ووٹ کے لئے قرارداد پیش کر دی گئی ہو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

کوئی قرارداد منظور کی جا چکی ہو، یا جو استعفیٰ دینے کے بعد یا قومی اسمبلی کے برخاست ہو جانے کے بعد اس عہدے پر برقرار رہو، [1] * * * * * حوالہ شامل نہیں سمجھا جائے گا۔

[2][(۲) آرٹیکل ۴۸ کی شق (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر بھی اپنی صوابدید پر قومی اسمبلی کو توڑ سکے گا جبکہ، اس کی رائے میں، ۔

(الف) وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور کیے جانے کے بعد، قومی اسمبلی کسی رکن کا دستور کے احکام کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھنے کا امکان نہ ہو، جس طرح کہ اس غرض سے طلب کردہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں معلوم ہو؛ یا

[3][(ب) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں وفاق کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی ہے اور انتخاب کنندگان سے فیصلہ چاہنا ضروری ہے ۔]

[4][(۳) صدر شق (۲) کے پیراگراف (ب) کے تحت قومی اسمبلی کے توڑنے کی صورت میں، توڑے جانے کے پندرہ دن کے اندر، معاملہ کو عدالت عظمیٰ میں پیش کرے گا اور عدالت عظمیٰ تیس دن کے اندر ریفرنس کا فیصلہ کرے گا جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔]

سینٹ۔ **۵۹۔** [5][(۱) سینٹ ایک سو ارکان پر مشتمل ہوگی جن میں سے--

(الف) چودہ ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے؛

(ب) آٹھ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے [6][* * *] ایسے طریقے سے منتخب کئے جائیں گے جو صدر، فرمان کے ذریعے مقرر کرے؛

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شق (۲) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[3] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نئے پیرا (ب) کا اضافہ کیا گیا جسے قبل ازیں دستور (تیرہویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۷ (نمبر ۱ بابت ۱۹۹۷) کی دفعہ ۲ کی رو سے حذف کر دیا گیا تھا۔

[4] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[5] بحوالہ عین ماقبل شق (۱) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[6] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے الفاظ "بلاواسطہ اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے" حذف کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور حذف شدہ متصور ہوں گے جس میں فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۳۲ بابت ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ترمیم کی گئی۔

(ج) دو عام نشستوں پر اور ایک خاتون اور ایک ٹیکنو کریٹ بشمول عالم وفاقی دارالحکومت سے ایسے طریقے سے منتخب کئے جائیں گے جو صدر، فرمان کے ذریعے مقرر کرے؛

(د) چار خواتین ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے؛

(ہ) چار ٹیکنو کریٹ بشمول علماء ہر ایک صوبائی اسمبلی کے ارکان منتخب کریں گے ۔]

(۲) سینٹ میں ہر صوبے کے لئے متعین نشستوں کو پُر کرنے کے لئے انتخاب، واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے متناسب نمائندگی کے نظام کے مطابق کیا جائے گا۔

[۱](۳) سینٹ ٹوٹنے کے تابع نہیں ہوگی لیکن اس کے ارکان کی میعاد، جو بحسب ذیل سبکدوش ہوں گے، چھ سال ہوگی:-

[۲](الف) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ ارکان میں سے، سات پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛ اور سات اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛

(ب) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ب) میں محولہ ارکان میں سے چار پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے اور چار اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛

[۳](ج) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ج) میں محولہ ارکان میں سے،--

(اول) عام نشست پر منتخب ہونے والا ایک پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا اور دوسرا اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا؛

(دوم) ٹیکنو کریٹ کی نشست پر منتخب ہونے والا ایک پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا اور خواتین کے لئے مخصوص نشست پر منتخب ہونے والا ایک اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائے گا؛]

[۳](د) مذکورہ بالا شق کے پیرا (د) میں محولہ ارکان میں سے، دو پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے اور دو اگلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے؛ اور

---

۱ فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۲ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱ کی رو سے پیراگراف (الف)، (ب) اور (ج) کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۳ فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے پیراگراف (ج) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(ہ) مذکورہ بالا شق کے پیرا (ہ) میں محولہ ارکان میں سے، دو پہلے تین سال کے اختتام کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے اور دو اگلے تین سال کے بعد سبکدوش ہو جائیں گے:]

مگر شرط یہ ہے کہ کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے منتخب شدہ[۱][* * * *] کے شخص کے عہدے کی میعاد اس رکن کی غیر منقضی میعاد ہوگی جس کی خالی جگہ اس نے پُر کی ہو۔

[۱]* * * * * * * * *

چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین۔

۶۰۔ (۱) سینٹ کی باضابطہ طور پر تشکیل ہو جانے کے بعد، یہ اپنے پہلے اجلاس میں اور باستثنائے دیگر کارروائی، اپنے ارکان میں سے ایک چیئرمین اور ایک ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب کرے گی اور جتنی بار بھی چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین کا عہدہ خالی ہو جائے، سینٹ ایک اور رکن کو چیئرمین یا جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی چیئرمین کے طور پر منتخب کرے گی۔

(۲) چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کی میعاد اس دن سے [۲][تین] سال ہوگی جس پر اس نے اپنا عہدہ سنبھالا ہو۔

سینٹ سے متعلق دیگر احکام۔

۶۱۔ آرٹیکل ۵۳ کی شقات (۲) تا (۷)، آرٹیکل ۵۴ کی شقات (۲) اور (۳) اور آرٹیکل ۵۵ کے احکام سینٹ پر اسی طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ قومی اسمبلی پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں اور، سینٹ پر اپنے اطلاق میں، اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ ان میں قومی اسمبلی، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے حوالہ جات بالترتیب سینٹ، چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے حوالہ جات ہوں [۳][اور گویا کہ، آرٹیکل ۵۴ کی مذکورہ شق (۲) کے فقرہ شرطیہ میں الفاظ [۴][ایک سو تیس] کی بجائے لفظ نوے تبدیل کر دیا گیا ہو۔]

---

[۱] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے حذف کر دیے گئے۔

[۲] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے لفظ "دو" کی بجائے تبدیل کر دیا گیا۔

[۳] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے اضافہ کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

[۴] دستور (ترمیم دہم) ایکٹ ۱۹۸۷ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۸۷ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل کیے گئے جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل کیے گئے تھے۔

[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ارکان کی بابت احکام

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے اہلیت۔

[2][**۶۲۔** کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا رکن منتخب ہونے یا چنے جانے کا اہل نہیں ہوگا اگر۔

(الف) وہ پاکستان کا شہری نہ ہو؛

[3][(ب) وہ قومی اسمبلی کی صورت میں، پچیس سال سے کم عمر کا ہو اور کسی انتخابی فہرست میں ووٹر کی حیثیت سے---

(اول) پاکستان کے کسی حصہ میں، کسی عام نشست یا غیر مسلموں کے لئے مخصوص کسی نشست پر انتخاب کے لئے درج نہ ہو؛ اور

(دوم) کسی صوبہ میں ایسے علاقہ میں جہاں سے وہ خواتین کے لئے مخصوص نشست پر انتخاب کے لئے رکنیت چاہتا ہو، درج نہ ہو،]

(ج) وہ سینٹ کی صورت میں، تیس سال سے کم عمر کا ہو اور کسی صوبے میں کسی علاقے میں یا، جیسی بھی صورت ہو، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں جہاں سے وہ رکنیت چاہتا ہو بطور ووٹر درج نہ ہو؛

(د) وہ اچھے کردار کا حامل نہ ہو اور عام طور پر احکام اسلام سے انحراف میں مشہور ہو؛

(ہ) وہ اسلامی تعلیمات کا خاطر خواہ علم نہ رکھتا ہو اور اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نیز کبیرہ گناہوں سے مجتنب نہ ہو؛

(و) وہ سمجھدار، پارسا نہ ہو اور فاسق ہو اور ایماندار اور امین نہ ہو؛

(ز) کسی اخلاقی پستی میں ملوث ہونے یا جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں سزا یافتہ ہو؛

(ح) اس نے قیام پاکستان کے بعد ملک کی سالمیت کے خلاف کام کیا ہو یا نظریہ پاکستان کی مخالفت کی ہو:

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (ب) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

مگر شرط یہ ہے کہ پیرا (د) اور (ہ) میں مصرحہ نا اہلیتوں کا کسی ایسے شخص پر اطلاق نہیں ہوگا جو غیر مسلم ہو، لیکن ایسا شخص اچھی شہرت کا حامل ہوگا؛ اور

(ط) وہ ایسی دیگر اہلیتوں کا حامل نہ ہو جو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے مقرر کی گئی ہوں۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے نا اہلیت۔

۶۳۔ (۱) کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے رکن کے طور پر منتخب ہونے یا چنے جانے اور رکن رہنے کے لئے نا اہل ہوگا، اگر--

(الف) وہ فاتر العقل ہو اور کسی مجاز عدالت کی طرف سے ایسا قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) وہ غیر بریٔت یافتہ دیوالیہ ہو؛ یا

(ج) وہ پاکستان کا شہری نہ رہے اور کسی بیرونی ریاست کی شہریت حاصل کرے؛ یا

(د) وہ پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو ماسوائے ایسے عہدے کے جسے قانون کے ذریعے ایسا عہدہ قرار دیا گیا ہو جس پر فائز شخص نا اہل نہیں ہوتا؛ یا

(ہ) اگر وہ کسی ایسی آئینی ہیئت یا کسی ایسی ہیئت کی ملازمت میں ہو جو حکومت کی ملکیت یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو؛ یا

(و) شہریت پاکستان ایکٹ، ۱۹۵۱ء (نمبر ۲ بابت ۱۹۵۱ء) کی دفعہ ۱۴ ب کی وجہ سے پاکستان کا شہری ہوتے ہوئے اسے فی الوقت آزاد جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا نا اہل قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ز) وہ کسی ایسی رائے کی تشہیر کر رہا ہو یا کسی ایسے طریقے پر عمل کر رہا ہو جو نظریہ پاکستان یا پاکستان کے اقتدار اعلیٰ، سالمیت یا سلامتی یا اخلاقیات، یا امن عامہ کے قیام یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانتداری یا آزادی کے لئے مضر ہو، یا جو پاکستان کی مسلح افواج یا عدلیہ کو بدنام کرے یا اس کی تضحیک کا باعث ہو؛ یا

[1][(ح) وہ کسی مجاز سماعت عدالت کی طرف سے فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت بدعنوانی، اخلاقی پستی یا اختیار یا اتھارٹی کے بے جا استعمال کے جرم میں سزایاب ہو چکا ہو؛ یا

(ط) وہ پاکستان کی ملازمت یا وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا کسی مقامی حکومت کی طرف سے قائم کردہ یا اس کے زیرِ اختیار کسی کارپوریشن یا دفتر کی ملازمت سے غلط روی یا اخلاقی پستی کی بناء پر برطرف کر دیا گیا ہو؛ یا

(ی) وہ پاکستان کی ملازمت یا وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا کسی مقامی حکومت کی طرف سے قائم کردہ یا اس کے زیرِ اختیار کسی کارپوریشن یا دفتر کی ملازمت سے غلط روی یا اخلاقی پستی کی بناء پر ہٹا دیا گیا ہو یا جبری طور پر فارغ خدمت کر دیا گیا ہو؛]

(ک) وہ پاکستان کی یا کسی آئینی ہیئت یا کسی ایسی ہیئت کی جو حکومت کی ملکیت یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو، ملازمت میں رہ چکا ہو، تاوقتیکہ اس کی مذکورہ ملازمت ختم ہوئے دو سال کی مدت نہ گزر گئی ہو؛ یا

(ل) اسے فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت کسی بدعنوانی یا غیر قانونی حرکت کا مجرم قرار دیا جائے، تاوقتیکہ اس تاریخ کو جس پر مذکورہ حکم مؤثر ہوا ہو پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو؛ یا

(م) وہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ، ۱۹۶۲ء (نمبر ۳ بابت ۱۹۶۲ء) کی دفعہ ۷ کے تحت سزایاب ہو چکا ہو، تاوقتیکہ مذکورہ سزایابی کو پانچ سال کی مدت نہ گزر گئی ہو؛ یا

(ن) وہ، خواہ بذاتِ خود یا اس کے مفاد میں یا اس کے فائدے کے لئے یا اس کے حساب میں یا کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے رکن کے طور پر کسی شخص یا اشخاص کی جماعت کے ذریعے، کسی معاہدے میں کوئی حصہ یا مفاد رکھتا ہو، جو انجمن امداد باہمی اور

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے پیراگراف (ح)، (ط) اور (ی) کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حکومت کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو، جو حکومت کو مال فراہم کرنے کے لئے، اس کے ساتھ کئے ہوئے کسی معاہدے کی تکمیل یا خدمات کی انجام دہی کے لئے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس پیرے کے تحت نا اہلیت کا اطلاق کسی شخص پر نہیں ہو گا---

(اول) جبکہ معاہدے میں حصہ یا مفاد اس کی وراثت یا جانشینی کے ذریعے یا موصی لہ، وصی یا مہتمم ترکہ کے طور پر منتقل ہوا ہو، جب تک اس کو اس کے اس طور منتقل ہونے کے بعد چھ ماہ کا عرصہ نہ گزر جائے؛

(دوم) جبکہ معاہدہ کمپنیات آرڈی ننس، ۱۹۸۴ء (نمبر ۴۷ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں تعریف کردہ کسی ایسی کمپنی عامہ نے کیا ہو یا اس کی طرف سے کیا گیا ہو جس کا وہ حصہ دار ہو لیکن کمپنی کے تحت کسی منفعت بخش عہدے پر فائز مختار انتظامی نہ ہو؛ یا

(سوم) جبکہ وہ ایک غیر منقسم ہندو خاندان کا فرد ہو اور اس معاہدے میں، جو خاندان کے کسی فرد نے علیحدہ کاروبار کے دوران کیا ہو، کوئی حصہ یا مفاد نہ رکھتا ہو؛ یا

<u>تشریح</u>۔ اس آرٹیکل میں ''مال'' میں زرعی پیداوار یا جنس جو اس نے کاشت یا پیدا کی ہو یا ایسا مال شامل نہیں ہے جسے فراہم کرنا اس پر حکومت کی ہدایت یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت فرض ہو یا وہ اس کے لئے پابند ہو۔

(س) وہ پاکستان کی ملازمت میں حسب ذیل عہدوں کے علاوہ کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو، یعنی:-

(اول) کوئی عہدہ جو ایسا کل وقتی عہدہ نہ ہو جس کا معاوضہ یا تو تنخواہ کے ذریعے یا فیس کے ذریعے ملتا ہو؛

(دوم) نمبردار کا عہدہ خواہ اس نام سے یا کسی دوسرے نام سے موسوم ہو؛

(سوم) قومی رضا کار؛

(چہارم) کوئی عہدہ جس پر فائز شخص، مذکورہ عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے کسی فوج کی تشکیل یا قیام کا حکم وضع کرنے والے کسی قانون کے تحت فوجی تربیت یا فوجی ملازمت کے لئے طلب کئے جانے کا مستوجب ہو؛ یا

[1][(ع) وہ کسی عدالت مجاز کی طرف سے فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت مفرور ہونے کی بناء پر سزایاب ہو چکا ہو اور اسے قید کی سزا دی گئی ہو؛ یا

(ف) اس نے کسی بنک، مالیاتی ادارے، کواپریٹو سوسائٹی یا کواپریٹو ادارے سے اپنے نام سے یا اپنے خاوند یا بیوی یا اپنے زیرِ کفالت کسی شخص کے نام سے دو ملین روپے یا اس سے زیادہ رقم کا قرضہ حاصل کیا ہو جو مقررہ تاریخ سے ایک سال سے زیادہ عرصے کے لئے غیر اداشدہ رہے یا اس نے مذکورہ قرضہ معاف کرالیا ہو؛ یا

(ص) اس نے یا اس کے خاوند یا بیوی نے یا اس کے زیرِ کفالت کسی شخص نے اپنے کاغذاتِ نامزدگی داخل کرتے وقت چھ ماہ سے زیادہ کے لئے سرکاری واجبات اور یوٹیلٹی اخراجات بشمول ٹیلیفون، بجلی، گیس اور پانی کے اخراجات ادا نہ کئے ہوں [؛ یا][2]

[3][(ق) وہ فی الوقت نافذ العمل قانون کے تحت فی الوقت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب کئے جانے یا چنے جانے کا نااہل ہو۔]

[1][(۲) اگر کوئی سوال اٹھے کہ آیا مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی رکن، رکن رہنے کے لئے نااہل ہو گیا ہے، تو اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین اس سوال کو، مذکورہ سوال پیدا ہونے سے تیس دن کے اندر، چیف الیکشن کمشنر کو بھیجے گا۔]

[1][(۳) جبکہ شق (2) کے تحت کوئی سوال چیف الیکشن کمشنر کو بھیجا جائے، تو وہ مذکورہ سوال کو الیکشن

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل اور اضافہ کئے گئے۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے "وقف کامل" کی بجائے تبدیل کیا گیا جس میں مزید فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے مزید ترمیم کی گئی۔

[3] بحوالہ عین ماقبل نیا پیرا (ق) کا اضافہ کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور اضافہ شدہ متصور ہوگا۔

کمیشن کے سامنے رکھے گا جو چیف الیکشن کمشنر کو اس کے وصول ہونے کے زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اس کے بارے میں اپنا فیصلہ دے گا۔]

انحراف وغیرہ کی بنیاد پر نااہلیت۔

[۱] ۶۳۔الف (۱) اگر کسی ایوان میں کسی تنہا سیاسی جماعت پر مشتمل پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن---

(الف) اپنی سیاسی جماعت کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے یا کسی دوسری پارلیمانی پارٹی میں شامل ہو جائے؛ یا

(ب) اس پارلیمانی پارٹی کی طرف سے جس سے اس کا تعلق ہو جاری کردہ حسب ذیل سے متعلق کسی ہدایت کے برعکس ایوان میں ووٹ دے یا ووٹ دینے سے اجتناب کرے---

(اول) وزیرِ اعظم یا وزیرِ اعلیٰ کے انتخاب؛ یا

(دوم) اعتماد یا عدم اعتماد کے ووٹ؛ یا

(سوم) کسی مالی بل؛

تو پارلیمانی پارٹی کا سربراہ تحریری طور پر اعلان کر سکے گا کہ وہ اس سیاسی جماعت سے منحرف ہو گیا ہے، اور پارلیمانی پارٹی کا سربراہ اعلان کی ایک نقل افسر صدارت کنندہ کو بھیج سکے گا اور اسی طرح اس کی ایک نقل متعلقہ رکن کو بھیجے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اعلان کرنے سے پہلے، پارلیمانی پارٹی کا سربراہ مذکورہ رکن کو اس بارے میں اظہارِ وجوہ کا موقع فراہم کرے گا کہ کیوں نہ اس کے خلاف مذکورہ اعلان کر دیا جائے۔

(۲) کسی ایوان کا کوئی رکن کسی پارلیمانی پارٹی کا رکن ہوگا اگر وہ، ایسی سیاسی جماعت کے جو ایوان میں پارلیمانی پارٹی تشکیل کرتی ہو، امیدوار یا نامزد کے طور پر منتخب ہو کر یا، کسی سیاسی جماعت کے امیدوار یا نامزد کی حیثیت کے علاوہ بصورتِ دیگر منتخب ہو کر، مذکورہ انتخاب کے بعد تحریری اعلان کے ذریعے مذکورہ پارلیمانی پارٹی کا رکن بن گیا ہو۔

---

[۱] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۲۴ بابت ۱۹۷۷ء کی دفعہ ۲ کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(۳) شق (1) کے تحت اعلان کی وصولی پر، ایوان کا افسر صدارت کنندہ دو دن کے اندر وہ اعلان چیف الیکشن کمشنر کو بھیج دے گا جو اعلان کو الیکشن کمیشن کے سامنے اس کے بارے میں چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے اس کی وصولی کے تیس دن کے اندر اعلان کی توثیق کرتے ہوئے یا اس کے برعکس اس کے فیصلہ کے لئے رکھے گا۔

(۴) جبکہ الیکشن کمیشن اعلان کی توثیق کر دے، تو شق (1) میں محولہ رکن ایوان کا رکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۵) الیکشن کمیشن کے فیصلہ سے ناراض کوئی فریق، تیس دن کے اندر، عدالتِ عظمٰی میں اپیل داخل کر سکے گا جو اپیل داخل کرنے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اس معاملہ کا فیصلہ کرے گی۔

(۶) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا کسی ایوان کے چیئرمین یا اسپیکر پر اطلاق نہیں ہوگا۔

(۷) اس آرٹیکل کی غرض کے لئے،---

(الف) ''ایوان'' سے وفاق کے تعلق سے قومی اسمبلی یا سینٹ اور صوبہ کے تعلق سے صوبائی اسمبلی مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو؛

(ب) ''افسر صدارت کنندہ'' سے قومی اسمبلی کا اسپیکر، سینٹ کا چیئرمین یا صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے، جیسی بھی صورت ہو۔

نشستوں کا خالی کرنا۔

۶۴۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی رکن اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو سکے گا اور اس کے بعد اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

(۲) کوئی ایوان کسی رکن کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا اگر، ایوان کی اجازت کے بغیر، وہ اس کے اجلاسوں سے مسلسل چالیس روز تک غیر حاضر رہے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

ارکان کا حلف۔

۶۵۔ کسی ایوان کے لئے منتخب شدہ کوئی شخص، اس وقت تک نہ اپنی جگہ سنبھالے گا اور نہ ووٹ دے گا جب تک کہ وہ ایوان کے سامنے جدول سوم میں مندرج عبارت میں حلف نہ اٹھالے۔

ارکان وغیرہ کے استحقاقات۔

۶۶۔ (۱) دستور اور [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے قواعد ضابطہ کار کے تابع، [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کی آزادی ہوگی اور کوئی رکن، [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں کی ہوئی اپنی کسی تقریر یا دیئے ہوئے کسی ووٹ کی نسبت کسی عدالت میں کسی قانونی کارروائی کا مستوجب نہیں ہوگا اور کوئی شخص [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی طرف سے یا اس کے اختیار کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی نسبت بایں طور مستوجب نہیں ہوگا۔

(۲) دیگر لحاظ سے [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیارات، تحفظات اور استحقاقات اور ارکان [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور استحقاقات وہ ہوں گے جو قانون کے ذریعے وقتاً فوقتاً متعین کئے جائیں اور بایں طور متعین ہونے تک وہ ہوں گے جن سے قومی اسمبلی پاکستان اور اس کی کمیٹیاں اور اس کے ارکان یوم آغاز سے عین قبل مستفید ہو رہے تھے۔

(۳) کسی ایوان کی طرف سے ایسے اشخاص کو سزا دینے کے لئے قانون کے ذریعے حکم وضع کیا جا سکے گا جو اس ایوان کی کسی کمیٹی کے سامنے کوئی شہادت دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے سے انکار کر دیں جبکہ انہیں اس کمیٹی کے چیئرمین کی طرف سے باضابطہ طور پر ایسا کرنے کو کہا گیا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی قانون ---

(الف) کسی عدالت کو یہ اختیار دے سکے گا کہ وہ ایسے شخص کو سزا دے جو شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے سے انکار کرے، اور

(ب) ایسے فرمان کے تابع مؤثر ہوگا جو صدر کی طرف سے، خفیہ معاملات کو انشا ہونے سے محفوظ رکھنے کیلئے بنایا گیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۴) اس آرٹیکل کے احکام ان اشخاص پر جو [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں تقریر کرنے یا بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق رکھتے ہیں اس طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ ارکان پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں۔

(۵) اس آرٹیکل میں [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] سے کوئی ایوان یا مشترکہ اجلاس یا اس کی کوئی کمیٹی مراد ہے۔

عام طریق کار

قواعد ضابطہ کار وغیرہ۔

۶۷۔ (۱) دستور کے تابع، کوئی ایوان اپنے ضابطہ کار اور اپنی کارروائی کے انصرام کو منضبط کرنے کے لئے [2] قواعد بنا سکے گا اور اسے اس امر کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا کہ اس کی رکنیت میں کوئی جگہ خالی ہو، اور ایوان کی کوئی کارروائی اس بنا پر ناجائز نہیں ہوگی کہ کچھ اشخاص جو ایسا کرنے کا حق نہیں رکھتے تھے، کارروائی کے دوران بیٹھے، ووٹ دیئے یا کسی اور صورت میں حصہ لیتے رہے۔

(۲) شق (۱) کے تحت قواعد بننے تک، کسی ایوان میں ضابطہ کار اور کارروائی کے انصرام کو صدر کے بنائے ہوئے قواعد ضابطہ کار کے تحت منضبط کیا جائے گا۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں بحث پر پابندی۔

۶۸۔ [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں عدالت عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے کسی جج کے، اپنے فرائض کی انجام دہی میں روّیے کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہوگی۔

عدالتیں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔

۶۹۔ [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں کسی بھی کارروائی کے جواز پر ضابطہ کار کی کسی بے قاعدگی کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] سینٹ میں ضابطہ کار اور انصرام کارروائی کے قواعد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۱۵۴۳ تا ۱۶۲۰۔
قومی اسمبلی میں ضابطہ کار اور انصرام کارروائی کے قواعد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۱۸۹۹ تا ۱۹۵۷۔

(۲) [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی افسر یا رکن جسے دستور کی رو سے یا اس کے تحت [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں ضابطہ کار یا انصرام کارروائی کو منضبط کرنے یا نظم برقرار رکھنے کے اختیارات دیئے گئے ہوں ان اختیارات کے استعمال کی نسبت کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہیں ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل میں [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وہی مفہوم ہوگا جو آرٹیکل ۶۹ میں ہے۔

قانون سازی کا طریقۂ کار

بل پیش کرنا اور منظور کرنا۔

[۲][۷۰۔ (۱) وفاقی قانون سازی کی فہرست یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں کسی امر کے بارے میں کسی بل کی ابتداء کسی بھی ایوان میں ہو سکے گی اور، اگر اسے وہ ایوان منظور کرے جس میں اس کی ابتداء ہوئی تھی، تو اسے دوسرے ایوان میں بھیج دیا جائے گا؛ اور، اگر دوسرا ایوان بھی اسے ترمیم کے بغیر منظور کرلے، تو اسے منظوری کے لئے صدر کو پیش کردیا جائے گا۔

(۲) اگر شق (۱) کے تحت کسی ایوان کو بھیجا ہوا کوئی بل مسترد ہو جائے یا اس کی وصولی کے نوے دن کے اندر منظور نہ ہو یا ترمیم کے ساتھ منظور ہو، تو اس بل پر، اس ایوان کی درخواست پر جس میں وہ پہلے پیش کیا گیا تھا، [۳][اس پر غور اور اس کے حل کے لئے آرٹیکل 71 کے تحت تشکیل کردہ مصالحت کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔]

[۳](۳) جبکہ کوئی بل شق (2) کے تحت مصالحت کمیٹی کے حوالے کیا جائے، تو مصالحت کمیٹی، نوے دن کے اندر ایسا متفقہ بل وضع کرے گی جس کے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں کی طرف سے منظور ہونے کا امکان ہو اور متفقہ بل کو علیحدہ علیحدہ ہر ایوان میں پیش کرے گی، اور اگر دونوں ایوان بل منظور کرلیں تو اسے منظوری کے لئے صدر کو پیش کردیا جائے گا۔]

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۷۰ اور ۷۱ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

(۴) اس آرٹیکل اور دستور کے مابعد احکام میں "وفاقی قانون سازی کی فہرست" اور "مشترکہ قانون سازی کی فہرست" سے جدول چہارم میں بالترتیب وفاقی قانون سازی کی فہرست اور مشترکہ قانون سازی کی فہرست مراد ہے۔]

[۱]
[۷۱۔ (۱) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوان، بِل کے اس ایوان کی طرف سے جس میں وہ پہلے پیش کیا گیا تھا، آرٹیکل 70 کی شق (2) کے تحت مصالحت کمیٹی کی طرف سے غور اور حل کے لئے حوالے کرنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر، ہر ایک آٹھ ارکان کو مصالحت کمیٹی کے ارکان کے طور پر نامزد کریں گے؛ — **مصالحت کمیٹی۔**

(۲) وہ ایوان جس میں بل پہلے پیش کیا گیا تھا مصالحت کمیٹی کے رکن کو کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر نامزد کرے گا اور دوسرا ایوان ایک رکن کو اس کے نائب چیئرمین کے طور پر نامزد کرے گا؛

(۳) مصالحت کمیٹی کے تمام فیصلے کمیٹی میں ہر ایوان کے ارکان کی مجموعی تعداد کی اکثریت کے ذریعے کئے جائیں گے؛

(۴) صدر، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور سینٹ کے چیئرمین کے مشورے سے مصالحت کمیٹی کے انصرام کار کے قواعد وضع کر سکے گا۔]

۷۲۔ (۱) صدر، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور چیئرمین سے مشورے کے بعد، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس اور باہمی رابطوں کی نسبت ضابطۂ کار کے[۲] قواعد بنا سکے گا۔ — **مشترکہ اجلاس میں طریق کار۔**

(۲) مشترکہ اجلاس کی صدارت قومی اسمبلی کا اسپیکر یا، اس کی عدم موجودگی میں، ایسا شخص کرے گا جس کو شق (۱) کے تحت وضع شدہ قواعد کی رو سے متعین کیا جائے۔

(۳) شق (۱) کے تحت وضع شدہ قواعد کو مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور مشترکہ

---

۱ فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نئے آرٹیکل ۷۱ کا اضافہ کیا گیا۔

۲ قواعد (مشترکہ اجلاس) پارلیمنٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۱۶۵ تا ۱۷۲۔

اجلاس میں ان میں اضافہ کیا جا سکے گا، کمی بیشی کی جا سکے گی، ترمیم کی جا سکے گی یا انہیں تبدیل کیا جا سکے گا۔

(۴) دستور کے تابع، کسی مشترکہ اجلاس میں تمام فیصلے حاضر اور رائے دینے والے ارکان کی اکثریت کے ووٹوں سے کئے جائیں گے۔

مالی بلوں کی نسبت طریق کار۔

۷۳۔ [۱] (۱) آرٹیکل ۷۰ میں مذکور کسی امر کے باوجود کسی مالی بل کی ابتدا قومی اسمبلی میں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مالی بل بشمول سالانہ بجٹ کے گوشوارے پر مشتمل مالیاتی بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی نقل سینٹ کو بھیجی جائے گی جو سات دن کے اندر اس کے بارے میں سفارشات قومی اسمبلی کو دے سکے گی۔

(۱۔الف) قومی اسمبلی سینٹ کی سفارشات پر غور کرے گی اور اس کے بعد کہ اسمبلی کی طرف سے بل سینٹ کی سفارشات کو شامل کر کے یا شامل کئے بغیر منظور کر لیا گیا ہو اسے منظوری کے لئے صدر کو پیش کر دیا جائے گا۔]

(۲) اس باب کی اغراض کے لئے، کسی بل یا ترمیم کو مالی بل تصور کیا جائے گا اگر اس میں حسب ذیل امور میں سے تمام یا کسی سے متعلق احکام شامل ہوں، یعنی:۔

(الف) کسی محصول کا عائد کرنا، منسوخ کرنا، اس میں تخفیف کرنا، ردوبدل کرنا یا اسے منضبط کرنا؛

(ب) وفاقی حکومت کی جانب سے رقم کا قرض لینا یا کوئی ضمانت دینا یا اس حکومت کی مالی ذمہ داریوں کی بابت قانون میں ترمیم؛

(ج) وفاقی مجموعی فنڈ کی تحویل، مذکورہ فنڈ میں رقوم کی ادائیگی یا اس میں سے رقوم کا اجراء؛

---

[۱] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۱) کی بجائے تبدیل کی گئی جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(د) وفاقی مجموعی فنڈ پر کوئی وجوب، عائد کرنا یا کسی مذکورہ وجوب کو منسوخ کرنا یا اس میں کوئی ردوبدل کرنا؛ یا

(ہ) وفاق کے حسابات عامہ کی بابت رقوم کی وصولی، مذکورہ رقوم کی تحویل یا ان کا اجراء؛

(و) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کے حسابات کا محاسبہ ؛ اور

(ز) ماقبل پیروں میں مصرحہ امور میں سے کسی سے متعلق کوئی ضمنی امر۔

(۳) کوئی بل محض اس وجہ سے مالی بل متصور نہیں ہوگا کہ اس میں حسب ذیل امور کے بارے میں احکام وضع کئے گئے ہیں--

(الف) کوئی جرمانہ یا دیگر مالی تعزیر کے عائد کرنے یا اس میں ردوبدل کرنے سے متعلق یا کسی لائسنس فیس یا کسی انجام دی گئی خدمت کی فیس یا خرچ کے مطالبے یا ادائیگی سے متعلق؛ یا

(ب) مقامی اغراض کے لئے کسی مقامی ہئیت مجاز یا ادارے کی جانب سے کوئی محصول عائد کرنے، منسوخ کرنے، اس میں تخفیف کرنے، ردوبدل کرنے یا اسے منضبط کرنے سے متعلق۔

(۴) اگر یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل مالی بل ہے یا نہیں تو اس پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۵) صدر کو منظوری کے لئے پیش کئے جانے والے ہر مالی بل پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کی دستخطی ایک سند ہوگی کہ یہ مالی بل ہے اور مذکورہ سند تمام اغراض کے لئے حتمی ہوگی اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

مالی اقدامات کے لئے وفاقی حکومت کی مرضی ضروری ہوگی۔

۷۴۔ کوئی مالی بل یا کوئی بل یا ترمیم جسے اگر قانونی شکل دی جائے اور اس پر عمل درآمد کیا جائے تو وفاقی مجموعی فنڈ میں سے رقم خرچ کرنی پڑے یا وفاق کے حسابات عامہ میں سے رقم نکلوانی پڑے یا پاکستان کے زر مسکوکہ یا کرنسی یا بنک دولت پاکستان کی تشکیل یا کار ہائے منصبی پر اثر انداز ہو، بجز

وفاقی حکومت کی طرف سے یا اس کی مرضی سے[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] میں پیش نہیں کی جائے گی اور نہ اس کی تحریک کی جائے گی۔

بلوں کے لئے صدر کی منظوری۔ [2][۷۵۔ (۱) جب کوئی بل منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے، تو صدر [3][تیس] دن کے اندر،۔

(الف) بل کی منظوری دے دے گا؛ یا

(ب) کسی ایسے بل کی صورت میں جو مالی بل نہ ہو، بل کو اس پیغام کے ساتھ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں واپس کر دے گا کہ بل پر، یا اس کے کسی مصرحہ حکم پر، دوبارہ غور کیا جائے اور یہ کہ پیغام میں مصرحہ کسی ترمیم پر غور کیا جائے۔

[4][(۲) جبکہ صدر نے کوئی بل مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو واپس بھیج دیا ہو، تو اس پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) [5][* * *] دوبارہ غور کرے گی اور اگر اسے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)، [5][آرٹیکل ۷۰ کے مطابق،] ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم دوبارہ منظور کر لے، تو اسے دستور کی اغراض کے لئے دونوں ایوانوں کی طرف سے منظور شدہ تصور کیا جائے گا اور اسے صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔]

(۳) جبکہ صدر نے کسی بل کی منظوری دے دی ہو تو وہ قانون بن جائے گا اور مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا ایکٹ کہلائے گا۔

(۴) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی ایکٹ، اور کسی ایسے ایکٹ کا کوئی حکم، محض اس وجہ سے باطل نہیں ہوگا کہ دستور کے تحت مطلوبہ کوئی سفارش، ماقبل منظوری یا رضامندی نہیں دی گئی تھی، اگر مذکورہ ایکٹ کی دستور کے مطابق منظوری دی گئی ہو۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۷۵ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے ''پنتالیس'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[4] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے شق (۲) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[5] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے حذف اور تبدیل کئے گئے۔

بل اسمبلی کی برخاستگی وغیرہ کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا۔

۷۶۔ (۱) کسی بھی ایوان میں زیرِ غور کوئی بل اس ایوان کی برخاستگی کی بنا پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۲) سینٹ میں زیرِ غور کوئی بل جسے قومی اسمبلی نے منظور نہ کیا ہو، قومی اسمبلی کے ٹوٹنے پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۳) قومی اسمبلی میں زیرِ غور کوئی بل یا کوئی بل جو قومی اسمبلی سے منظور ہو جانے پر سینٹ میں زیرِ غور ہو، قومی اسمبلی کے ٹوٹنے پر ساقط ہو جائے گا۔

محصول صرف قانون کے تحت لگایا جائے گا۔

۷۷۔ بجز [ا][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار کے تحت وفاق کی اغراض کے لئے کوئی محصول نہیں لگایا جائے گا۔

مالیاتی طریق کار

وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔

۷۸۔ (۱) وفاقی حکومت کے وصول شدہ تمام محاصل، اس حکومت کے جاری کردہ جملہ قرضہ جات اور کسی قرض کی واپسی کے سلسلہ میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم، ایک مجموعی فنڈ کا حصہ بنیں گی جس کا نام وفاقی مجموعی فنڈ ہوگا۔

(۲) دیگر تمام رقوم----

(الف) جو وفاقی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول ہوں؛ یا

(ب) جو عدالت عظمیٰ یا وفاق کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا ان کے پاس جمع کرائی جائیں؛

وفاق کے سرکاری حساب میں جمع کی جائیں گی۔

وفاقی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔

۷۹۔ وفاقی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کی بازخواست، وفاقی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، وفاق کے سرکاری حساب میں ان کی

[ا] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

ادائیگی، اور اس میں سے باز خواست، اور مذکورہ بالا امور سے متعلقہ یا ضمنی جملہ امور [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے یا، اس بارے میں اس طرح احکام وضع ہونے تک، صدر کے وضع کردہ کوائف کے بموجب منضبط ہوں گے۔

سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔

۸۰۔ (۱) وفاقی حکومت ہر مالی سال کی بابت، وفاقی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور مصارف کا کیفیت نامہ قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گی، جس کا اس حصہ میں سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں مندرجہ ذیل علیحدہ علیحدہ ظاہر کی جائیں گی---

(الف) ایسی رقوم جو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جنہیں دستور میں وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا بیان کیا گیا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دیگر مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں، جن کی وفاقی مجموعی فنڈ سے ادائیگی کی تجویز کی گئی ہو؛

اور محاصل کے حساب میں سے ہونے والے مصارف اور دیگر مصارف میں تفریق رکھی جائے گی۔

وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔

۸۱۔ مندرجہ بالا مصارف، وفاقی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف ہوں گے:۔

(الف) صدر کو واجب الادا مشاہرہ اور اس کے عہدے سے متعلق دیگر مصارف، اور مشاہرہ جو مندرجہ ذیل کو واجب الادا ہوگا---

(ایک) عدالت عظمیٰ کے جج؛

(دو) چیف الیکشن کمشنر؛

(تین) چیئر مین اور ڈپٹی چیئر مین؛

(چار) قومی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر؛

(پانچ) محاسب اعلیٰ؛

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ب) عدالت عظمیٰ، محاسب اعلیٰ کے محکمے اور چیف الیکشن کمشنر اور انتخابی کمیشن کے دفتر اور سینٹ اور قومی اسمبلی کے دفاتر کے انتظامی مصارف بشمول افسران اور ملازمین کو واجب الادا مشاہرے کے؛

(ج) جملہ واجبات قرضہ جن کی ادائیگی وفاقی حکومت کے ذمے ہو، بشمول سود، مصارف ذخیرہ ادائی، سرمائے کی باز ادائیگی یا بیباقی اور قرضوں کے حصول کے اور وفاقی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر قرض کے معاوضے اور انفکاک کے سلسلے میں کئے جانے والے دیگر مصارف؛

(د) کوئی رقوم جو پاکستان کے خلاف کسی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کی تعمیل کے لئے درکار ہوں؛ اور

(ہ) کوئی دیگر رقوم جن کو دستور یا [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے مذکورہ طور پر واجب الادا قرار دے دیا گیا ہو۔

سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔

۸۲۔ (۱) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے اس حصہ پر جو وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف سے تعلق رکھتا ہو قومی اسمبلی میں بحث ہو سکے گی، لیکن اسے قومی اسمبلی کی رائے شماری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کا وہ حصہ جو دیگر مصارف سے تعلق رکھتا ہو مطالبات زر کی شکل میں قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اسمبلی کو کسی مطالبے کو منظور کرنے یا منظور کرنے سے انکار کرنے یا کسی مطالبے کو اس میں مصرحہ رقم کی تخفیف کے تابع منظور کرنے کا اختیار ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ، یوم آغاز سے دس سال کی مدت کے لئے یا قومی اسمبلی کے دوسرے عام انتخاب کے انعقاد تک، جو بھی بعد میں واقع ہو، کسی مطالبہ کا اس میں مصرحہ رقم میں کسی تخفیف کے بغیر منظور کیا جانا متصور ہوگا، تاوقتیکہ، اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

کے ووٹوں کے ذریعے اسے مسترد نہ کردیا جائے یا اسے اس میں مصرحہ رقم میں کسی تخفیف کے تابع منظور نہ کیا جائے۔

(۳) وفاقی حکومت کی سفارش کے بغیر کوئی مطالبہ زر پیش نہیں کیا جائے گا۔

منظور شدہ مصارف کی جدول کی توثیق۔

۸۳۔ (ا) وزیراعظم اپنے دستخطوں سے ایک جدول کی توثیق کرے گا جس میں حسب ذیل کی تصریح ہوگی---

(الف) ان رقوم کی جو قومی اسمبلی نے آرٹیکل ۸۲ کے تحت منظور کی ہوں یا جس کا منظور کیا جانا متصور ہو؛ اور

(ب) ان مختلف رقوم کی جو وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف کو پورا کرنے کے لئے مطلوب ہوں لیکن کسی رقم کی صورت میں، اس رقم سے متجاوز نہ ہوگی جو قومی اسمبلی میں اس سے قبل پیش کردہ کیفیت نامہ میں دکھائی گئی ہو۔

(۲) بایں طور توثیق شدہ جدول کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن اس پر بحث یا رائے شماری نہیں ہوگی۔

(۳) دستور کے تابع، وفاقی مجموعی فنڈ سے کوئی مصارف باضابطہ منظور شدہ متصور نہ ہوگا، تاوقتیکہ بایں طور توثیق شدہ جدول میں اس کی صراحت نہ کردی گئی ہو اور مذکورہ جدول کو شق (۲) کی رو سے مطلوبہ طور پر قومی اسمبلی کے سامنے پیش نہ کردیا گیا ہو۔

ضمنی اور زائد رقوم۔

۸۴۔ اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ---

(الف) مجاز کردہ رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی، ناکافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو اس سال کے سالانہ میزانیہ کیفیت نامہ میزانیہ میں شامل نہیں ہے؛ یا

(ب) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کر دی گئی ہے جو اس سال کے واسطے اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی؛

تو وفاقی حکومت کو اختیار رہوگا کہ وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے دے، خواہ وہ خرچ دستور کی رو سے مذکورہ فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو، اور قومی اسمبلی کے سامنے ایک ضمنی کیفیت نامہ میزانیہ یا، جیسی بھی صورت ہو، زائد کیفیت نامہ میزانیہ پیش کرائے جس میں مذکورہ خرچ کی رقم درج ہو اور ان کیفیت ناموں پر آرٹیکل ۸۰ تا ۸۳ کے احکام کا اطلاق اسی طرح ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ پر ہوتا ہے۔

حساب پر رائے شماری۔

۸۵۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، قومی اسمبلی کو اختیار رہوگا کہ وہ تخمینی خرچ کی بابت کسی رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۸۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۸۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، کسی مالی سال کے کسی حصے کے لئے، جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، مذکورہ منظوری پیشگی دے دے۔

اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔

۸۶۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، کسی وقت جب کہ قومی اسمبلی ٹوٹی ہوئی ہو، تخمینی خرچ کی بابت رقوم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۸۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۸۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، وفاقی حکومت کسی مالی سال کے کسی حصہ کے لئے جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے سکے گی۔

مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے سیکرٹریٹ۔

۸۷۔ (۱) ہر ایوان کا سیکرٹریٹ الگ ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں مذکورہ کوئی امر دونوں ایوانوں کے لئے مشترک اسامیاں وضع کرنے میں مانع نہ سمجھا جائے گا۔

(۲) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے کسی ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی نیز مقرر کردہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکے گی۔

(۳) تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] شق (۲) کے تحت قانون وضع نہ کرے، اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین، صدر کی منظوری سے قومی اسمبلی یا سینٹ کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور مقرر کردہ اشخاص کی ملازمت کی شرائط کو منضبط کرنے کے لئے[2] قواعد وضع کر سکے گا۔

مالیاتی کمیٹی۔

۸۸۔ (۱) منظور شدہ مد بندی کے دائرے میں قومی اسمبلی اور سینٹ کے خرچ پر قومی اسمبلی یا، جیسی بھی صورت ہو، سینٹ اپنی مالیاتی کمیٹی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے کنٹرول کرے گی۔

(۲) مالیاتی کمیٹی اسپیکر، یا جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین، وزیر مالیات اور ایسے دیگر ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں اس کے لئے قومی اسمبلی یا، جیسی بھی صورت ہو، سینٹ منتخب کرے۔

(۳) مالیاتی کمیٹی اپنے طریقہ کار کے انضباط کے لئے [3] قواعد وضع کر سکے گی۔

آرڈی نینس

صدر کا آرڈی نینس نافذ کرنے کا اختیار۔

۸۹۔ (۱) صدر، سوائے جبکہ قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر اس بارے میں مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی ضروری ہوگئی ہے تو وہ حالات کے تقاضے کے مطابق آرڈی نینس وضع اور نافذ کر سکے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] قواعد (بھرتی) قومی اسمبلی سیکریٹریٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۲۲۷۹-۲۲۸۶۔
قواعد (بھرتی) سینٹ سیکریٹریٹ کے لئے دیکھئے حوالہ ماقبل صفحات ۲۳۰۱-۲۳۰۷۔

[3] قواعد (مالیاتی کمیٹی) قومی اسمبلی ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحات ۲۴۵۱-۲۴۵۴۔
قواعد (مالیاتی کمیٹی) سینٹ، ۱۹۷۳ء کے لئے دیکھئے بحوالہ عین ماقبل صفحات ۲۲۷۹-۲۲۸۴۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت نافذ کردہ کوئی آرڈیننس وہی قوت واثر رکھے گا جو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کا ہوتا ہے اور ویسی ہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں لیکن ایسے ہر آرڈیننس کو---

(الف) پیش کیا جائے گا---

(اول) قومی اسمبلی کے سامنے اگر اس میں [2][آرٹیکل ۷۳ کے شق (۲) میں مصرحہ معاملات میں سے سب یا کسی سے متعلق احکام شامل ہوں]، اور وہ اپنے نفاذ سے چار ماہ کے اختتام پر یا، اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کردے تو اس قرارداد کے پاس ہوجانے پر، منسوخ قرار پائے گا؛ اور

(دوم) دونوں ایوانوں کے سامنے، اگر اس میں [2][ذیلی پیرا (اول) میں محولہ معاملات میں سے کسی سے متعلق احکام شامل نہ ہوں] اور وہ اپنے نفاذ سے چار ماہ کے اختتام پر یا، اگر دونوں میں سے کوئی ایوان اس مدت کے اختتام سے قبل نامنظوری کی قرارداد پاس کردے، تو اس قرارداد کے پاس ہوجانے پر، منسوخ قرار پائے گا؛ اور

(ب) صدر کی جانب سے کسی وقت بھی واپس لیا جاسکے گا۔

(۳) شق (۲) کے احکام کو متاثر کئے بغیر، قومی اسمبلی کے روبرو پیش کئے جانے والے کسی آرڈیننس کو قومی اسمبلی میں پیش کردہ بل تصور کیا جائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم دوم) فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

باب ۳۔ وفاقی حکومت

وفاق کے عاملانہ اختیار کا استعمال۔

[1][۹۰۔ [2][(۱)] وفاق کا عاملانہ اختیار صدر کو حاصل ہوگا اور وہ اسے یا تو براہ راست خود یا اپنے ماتحت افسروں کے ذریعے دستور کے بموجب استعمال کرے گا۔

[2][(۲) شق (۱) میں شامل کسی امر سے---

(الف) کسی موجودہ قانون کی رو سے کسی صوبے کی حکومت یا دیگر ہیئت مجاز کو تفویض کردہ کسی کارہائے منصبی کا صدر کو منتقل کرنا متصور نہیں ہوگا؛ یا

(ب) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو صدر کے علاوہ ہیئت ہائے مجاز کو قانون کے ذریعے کارہائے منصبی تفویض کرنے سے نہیں روکا جائے گا۔]

کابینہ۔

۹۱۔ (۱) صدر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دینے کے لئے وزراء کی ایک کابینہ ہوگی جس کا سربراہ وزیر اعظم ہوگا۔

(۲) صدر اپنی صوابدید کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان میں سے ایک وزیر اعظم مقرر کرے گا جس کے قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کے ارکان کا اعتماد حاصل کرنے کا اس کی رائے میں زیادہ سے زیادہ امکان ہو۔

[3][(۲۔الف) شق (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود، بیس مارچ، انیس سو نوے کے بعد، صدر قومی اسمبلی کے ایسے رکن کو وزیر اعظم بننے کی دعوت دے گا جو قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھتا ہو، جس طرح کہ دستور کے احکام کے مطابق اس غرض سے طلب کردہ اسمبلی کے اجلاس سے معلوم ہوا ہو۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵ اور ۹۶ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا، اضافہ کیا گیا اور شامل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل، دفعہ ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(۳) شق (۲) کے تحت مقرر کردہ [1][یا، جیسی بھی صورت ہو، شق (۲۔الف) کے تحت مدعو شدہ] شخص، عہدہ پر فائز ہونے سے پہلے صدر کے سامنے جدول سوم میں دی گئی عبارت میں حلف اٹھائے گا اور اس سے ساٹھ دن کی مدت کے اندر قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرے گا۔

(۴) کابینہ معہ وزرائے مملکت اجتماعی طور پر قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوگی۔

[2][(۵) وزیر اعظم صدر کی خوشنودی کے دوران عہدے پر فائز رہے گا، لیکن صدر اس شق کے تحت اپنے اختیارات استعمال نہیں کرے گا تاوقتیکہ اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وزیر اعظم کو قومی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں ہے، جس صورت میں وہ قومی اسمبلی کو طلب کرے گا اور وزیر اعظم کو اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا حکم دے گا۔]

(۶) وزیر اعظم، صدر کے نام اپنے دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(۷) کوئی وزیر جو مسلسل چھ ماہ کی مدت تک قومی اسمبلی کا رکن نہ رہے، مذکورہ مدت کے اختتام پر وزیر نہیں رہے گا اور مذکورہ اسمبلی کے توڑے جانے سے قبل اسے دوبارہ وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ اسمبلی کا رکن منتخب نہ ہو جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں شامل کسی امر کا ایسے وزیر پر اطلاق نہیں ہوگا جو سینٹ کا رکن ہو۔

(۸) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وزیر اعظم یا کسی دوسرے وزیر یا وزیر مملکت کو کسی ایسی مدت کے دوران جبکہ قومی اسمبلی توڑی جا چکی ہو اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا نااہل قرار دے دیا جائے اور نہ ہی اس کی رو سے کسی ایسی مدت کے دوران کسی شخص کو بطور وزیر اعظم یا دیگر وزیر یا بطور وزیر مملکت مقرر کرنے کی ممانعت ہوگی۔

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شق (۵) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت۔ ۹۲۔ (۱) آرٹیکل ۹۱ کی شقات (۷) اور (۸) کے تابع، صدر، وزیر اعظم کے مشورے پر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان میں سے وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کا تقرر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ان وفاقی وزراء اور وزرائے مملکت کی تعداد جو سینٹ کے رکن ہوں کسی بھی وقت وفاقی وزراء کی ایک چوتھائی تعداد سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(۲) عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، کوئی وفاقی وزیر یا وزیر مملکت جدول سوم میں دی گئی عبارت میں صدر کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

(۳) کوئی وفاقی وزیر یا وزیر مملکت صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا، یا صدر وزیر اعظم کے مشورے پر اسے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

مشیران۔ ۹۳۔ (۱) صدر، وزیر اعظم کے مشورے پر، ایسی شرائط پر جو وہ متعین کرے، زیادہ سے زیادہ پانچ مشیر مقرر کر سکے گا۔

(۲) آرٹیکل ۵۷ کے احکام کا کسی مشیر پر بھی اطلاق ہوگا۔

وزیر اعظم کا عہدے پر برقرار رہنا۔ ۹۴۔ صدر وزیر اعظم سے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے کہہ سکے گا جب تک کہ اس کا جانشین وزیر اعظم کے عہدے پر فائز نہ ہو جائے۔

وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔ ۹۵۔ (۱) وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی قرارداد جسے قومی اسمبلی کی کل رکنیت کے کم از کم بیس فیصد نے پیش کیا ہو، قومی اسمبلی کی طرف سے منظور کی جا سکے گی۔

(۲) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد پر اس دن سے تین دن کی مدت کے خاتمہ سے پہلے یا سات دن کی مدت کے بعد ووٹ نہیں لئے جائیں گے جس دن مذکورہ قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی گئی ہو۔

(۳) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد کو قومی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائے گا جبکہ قومی اسمبلی سالانہ میزانیہ کے کیفیت نامے میں پیش کردہ رقوم کے مطالبات پر غور کر رہی ہو۔

(۴) اگر شق (۱) میں محولہ قرارداد کو قومی اسمبلی کی مجموعی رکنیت کی اکثریت سے منظور کر لیا جائے، تو وزیر اعظم عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔]

۹۶۔ [وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ] دوبارہ نمبر لگانے کے ذریعے بدلنے کی وجہ سے حذف کیا گیا دیکھئے فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء آرٹیکل ۲ اور جدول۔

وفاق کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

۹۷۔ دستور کے تابع، وفاق کا عاملانہ اختیار ان امور پر حاوی ہوگا جن کے بارے میں [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو قوانین وضع کرنے کا اختیار ہے، جس میں پاکستان میں اور اس سے باہر کے علاقہ جات کے متعلق حقوق، اقتدار اور دائرہ اختیار کو بروئے کار لانا شامل ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ اقتدار، ماسوائے جیسا کہ دستور میں یا [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے وضع کردہ کسی قانون میں بالصراحت موجود ہو، کسی صوبے میں کسی ایسے امر پر حاوی نہیں ہوگا جس کے بارے میں صوبائی اسمبلی کو بھی قوانین وضع کرنے کا اختیار ہو۔

ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔

۹۸۔ وفاقی حکومت کی سفارش پر [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے وفاقی حکومت کے ماتحت عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی تفویض کر سکے گی۔

وفاقی حکومت کا انصرام کار۔

[۲][۹۹۔ (۱) وفاقی حکومت کی کل عاملانہ کارروائیوں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ وہ صدر کے نام سے کی گئی ہیں۔

(۲) صدر قواعد کے ذریعے ان احکام اور دیگر دستاویزات کی توثیق کے طریقے کی صراحت کرے گا جو اس کے نام سے مرتب یا جاری کی گئی ہوں، اور اس طرح توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کے جواز پر کسی عدالت میں اس بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ اس کو صدر نے مرتب یا جاری نہیں کیا تھا۔

(۳) صدر وفاقی حکومت کے کام کی تقسیم اور انجام دہی کے لئے بھی قواعد مرتب کرے گا۔]

اٹارنی جنرل برائے پاکستان۔

۱۰۰۔ (۱) صدر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عظمیٰ کا جج بننے کا اہل ہو، پاکستان کا اٹارنی جنرل مقرر کرے گا۔

(۲) اٹارنی جنرل صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۹۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۳) اٹارنی جنرل کا یہ فرض ہوگا کہ وہ وفاقی حکومت کو ایسے قانونی معاملات پر مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جو وفاقی حکومت کی طرف سے اسے حوالے کئے جائیں یا تفویض کئے جائیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں اسے پاکستان کی تمام عدالتوں اور ٹریبونلوں میں سماعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(۴) اٹارنی جنرل، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو سکے گا۔

حصہ چہارم

صوبے

باب ۱۔ گورنر

گورنر کا تقرر۔

۱۰۱۔ (۱) ہر صوبے کے لئے ایک گورنر ہوگا جسے صدر [۱][وزیراعظم [۲][کے ساتھ مشورے کے بعد] مقرر کرے گا۔

(۲) کسی شخص کو بجز اس کے کہ وہ قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا اہل ہو، اور پینتیس سال سے کم عمر کا نہ ہو، کسی صوبے کا گورنر مقرر نہیں کیا جائے گا۔[۳][:]

[۴] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[۴] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۳) گورنر، صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا [۵][اور ایسے مشاہرے بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جو صدر متعین کرے]۔

(۴) گورنر، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

[۶][(۵) صدر کسی گورنر کے کارہائے منصبی کی [۷][کسی ایسی اتفاقی صورت میں جس کی بابت اس حصہ میں حکم وضع نہ کیا گیا ہو] انجام دہی کے لئے ایسے احکام وضع کر سکے گا جو وہ موزوں سمجھے۔]

۱۔ الفاظ "اپنی صوابدید پر" جو فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے تھے بحسب بالا پڑھے جانے کے لئے دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی رو سے تبدیل کئے گئے۔

۲۔ فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے "کی رائے سے" کی بجائے تبدیل کر دیئے گئے جو قبل ازیں ایکٹ نمبر ۱ بابت ۱۹۷۷ء کی دفعہ ۳ کی رو سے "کے مشورہ کے بعد" کی بجائے تبدیل کئے گئے تھے۔

۳۔ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۶ کی رو سے وقفہ کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

۴۔ فقرہ شرطیہ اور شق (۲الف) ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کر دیئے گئے جس میں قبل ازیں ایکٹ نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۶ کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۵۔ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۶ کی رو سے اضافہ کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

۶۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

۷۔ دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے اضافہ کیے گئے۔

عہدے کا حلف۔ **۱۰۲۔** گورنر، عہدے پر فائز ہونے سے قبل، عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے سامنے، جدول سوم میں درج شدہ عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔ **۱۰۳۔** (۱) گورنر پاکستان کی ملازمت میں کوئی منفعت بخش عہدہ یا کوئی دوسری ایسی حیثیت قبول نہیں کرے گا جو خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں معاوضہ کے حق کی حامل ہو۔

(۲) گورنر، [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے انتخاب کا امیدوار نہیں ہوگا اور، اگر [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کو گورنر مقرر کیا جائے تو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی میں اس کی نشست اس دن خالی ہو جائے گی جس دن وہ اپنے عہدے پر فائز ہوگا۔

قائم مقام گورنر۔ **۱۰۴۔** جب گورنر پاکستان سے غیر حاضر ہو یا کسی وجہ سے اپنے عہدے کے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے قابل نہ ہو، تو کوئی ایسا دوسرا شخص جسے صدر حکم دے قائم مقام گورنر کے طور پر کام کرے گا۔

گورنر مشورے وغیرہ پر عمل کرے گا۔ [2][**۱۰۵۔** (۱) دستور کے تابع، اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں، گورنر کابینہ [3][یا وزیر اعلیٰ] کے مشورے کے مطابق عمل کرے گا:

[3][مگر شرط یہ ہے کہ گورنر کابینہ یا، جیسی بھی صورت ہو، وزیر اعلیٰ کو مذکورہ مشورے پر، عام طور پر یا بصورتِ دیگر، دوبارہ غور کرنے کا حکم دے سکے گا، اور گورنر مذکورہ دوبارہ غور کے بعد دیئے ہوئے مشورے کے مطابق عمل کرے گا۔]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[4]

(۲) اس سوال کی کہ آیا کوئی، اور اگر ایسا ہے تو کیا، مشورہ وزیر اعلیٰ [5][یا کابینہ] نے گورنر کو دیا تھا، کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر ہیئت مجاز میں یا اس کی طرف سے تفتیش نہیں کی جائے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۰۵ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء کی دفعہ ۱۵ کی رو سے تبدیل کئے گئے۔

[4] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے فقرہ شرطیہ حذف کر دیا گیا۔

[5] بحوالہ عین ماقبل "کابینہ یا کسی وزیر" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۳) جبکہ گورنر صوبائی اسمبلی کو توڑ دے، تو وہ، اپنی صوابدید پر، لیکن صدر کی ماقبل منظوری سے، نگران کابینہ مقرر کرے گا۔

(۴) اس آرٹیکل کی رو سے صدر کو عطا شدہ اختیارات اس کی اپنی صوابدید کے مطابق استعمال کئے جائیں گے۔

(۵) آرٹیکل ۴۸ کی شق [1][(۲)] کے احکام کسی گورنر کے سلسلے میں اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ ان میں "صدر" کا حوالہ "گورنر" کا حوالہ ہو۔]

باب ۲۔ صوبائی اسمبلیاں

صوبائی اسمبلیوں کی تشکیل۔

۱۰۶۔ [2][(۱) ہر صوبائی اسمبلی عام نشستوں اور خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں پر مشتمل ہوگی جس طرح کہ ذیل میں صراحت کی گئی ہے۔

	عام نشستیں	خواتین	غیر مسلم	کل
بلوچستان	۵۱	۱۱	۳	۶۵
شمال مغربی سرحدی صوبہ	۹۹	۲۲	۳	۱۲۴
پنجاب	۲۹۷	۶۶	۸	۳۷۱
سندھ	۱۳۰	۲۹	۹	۱۶۸]

(۲) کسی شخص کو ووٹ دینے کا حق ہوگا اگر---

(الف) وہ پاکستان کا شہری ہو؛

(ب) وہ [3][اٹھارہ] سال سے کم عمر کا نہ ہو؛

(ج) اس کا نام صوبے میں کسی علاقے کی انتخابی فہرست میں درج ہو؛ اور

---

1. دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی رو سے "(۳)" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔
2. فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل کئے گئے۔
3. بحوالہ صین ماقبل "اکیس" کی بجائے تبدیل کئے گئے جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "اٹھارہ" کی بجائے ترمیم کی گئی تھی۔

(د) اسے کسی مجاز عدالت کی طرف سے فاتر العقل قرار نہ دیا گیا ہو[1] [۔]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[2]

[3][(۳) کسی صوبائی اسمبلی کے انتخاب کی غرض سے،--

(الف) عام نشستوں کے لئے انتخابی حلقے ایک رکنی علاقائی حلقے ہوں گے اور مذکورہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان بلاواسطہ اور آزادانہ ووٹ کے ذریعے منتخب کئے جائیں گے؛

(ب) شق (۱) کے تحت متعلقہ صوبوں کے لئے تعین کردہ خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص تمام نشستوں کے لئے ہر ایک صوبہ واحد انتخابی حلقہ ہوگا؛

(ج) شق (۱) کے تحت کسی صوبہ کے لئے تعین کردہ خواتین اور غیر مسلموں کے لئے مخصوص نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان قانون کے مطابق سیاسی جماعتوں کے امیدواروں کی فہرست سے متناسب نمائندگی کے نظام کے ذریعہ صوبائی اسمبلی میں ہر ایک سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد کی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے:

[4][مگر شرط یہ ہے کہ اس ذیلی شق کی غرض کے لئے کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کردہ عام نشستوں کی کل تعداد میں وہ کامیاب آزاد امیدوار امیدوار شامل ہوں گے جو سرکاری جریدے میں کامیاب امیدواروں کے نام کی اشاعت کے تین یوم کے اندر باضابطہ طور پر مذکورہ سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں؛]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[5]

صوبائی اسمبلی کی میعاد۔ **۱۰۷۔** کوئی صوبائی اسمبلی، اگر وہ قبل از وقت توڑ نہ دی جائے، اپنے پہلے اجلاس کی تاریخ سے پانچ سال کی میعاد تک برقرار رہے گی اور اپنی میعاد کے اختتام پر ٹوٹ جائے گی۔

---

۱ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کی رو سے وقفہ توضیح کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۲ فقرہ شرطیہ بحوالہ عین ماقبل حذف کیا گیا۔

۳ فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کئے گئے جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۳) کی بجائے ترمیم کی گئی تھی۔

۴ بحوالہ عین ماقبل "اصل فقرہ شرطیہ" کی بجائے تبدیل کیا گیا جس میں فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے مزید ترمیم کی گئی۔

۵ بحوالہ عین ماقبل شقات (۴)، (۵) اور (۶) حذف کر دی گئیں جس میں قبل ازیں بعض منسوخ شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۱۰۸۔ کسی عام انتخاب کے بعد، کوئی صوبائی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس میں، بہ اخراج کسی دیگر کام کے، اپنے ارکان میں سے ایک اسپیکر اور ایک ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرے گی، اور جتنی بار بھی اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، وہ اسمبلی کسی اور رکن کو بطور اسپیکر یا، جیسی بھی صورت ہو، ڈپٹی اسپیکر منتخب کرے گی۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر۔

۱۰۹۔ گورنر وقتاً فوقتاً--- صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب اور برخاست کرنا۔

(الف) صوبائی اسمبلی کا اجلاس ایسے وقت اور مقام پر طلب کر سکے گا جسے وہ مناسب خیال کرے؛ اور

(ب) صوبائی اسمبلی کا اجلاس برخاست کر سکے گا۔

۱۱۰۔ گورنر صوبائی اسمبلی سے خطاب کر سکے گا اور اس مقصد کے لئے ارکان کی حاضری کا حکم دے سکے گا۔ گورنر کا صوبائی اسمبلی سے خطاب کرنے کا اختیار۔

۱۱۱۔ ایڈووکیٹ جنرل کو صوبائی اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی میں، جس کا اسے رکن نامزد کر دیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، لیکن اس آرٹیکل کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔ صوبائی اسمبلی میں تقریر کا حق۔

۱۱۲۔ [1][(۱)] گورنر صوبائی اسمبلی کو توڑ دے گا اگر وزیر اعلیٰ اُسے ایسا مشورہ دے اور صوبائی اسمبلی، بجز اس کے کہ اس سے قبل توڑ دی گئی ہو، وزیر اعلیٰ کی طرف سے ایسا مشورہ دیئے جانے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے خاتمے پر ٹوٹ جائے گی--- صوبائی اسمبلی توڑ دینا۔

تشریح: اس آرٹیکل میں "وزیر اعلیٰ" کے حوالے سے یہ معنی اخذ نہیں کئے جائیں گے کہ اس میں کسی ایسے وزیر اعلیٰ کا حوالہ شامل ہے جس کے خلاف صوبائی اسمبلی میں [2][عدم اعتماد کے ووٹ کی کسی قرارداد کا نوٹس دے دیا گیا ہو] لیکن اس پر رائے دہی نہ کی گئی ہو یا جس کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی کوئی قرارداد منظور ہو گئی ہو یا جو آرٹیکل ۱۳۴ کی شق (۳) کے بموجب عہدے پر برقرار رہو یا کوئی صوبائی وزیر جو آرٹیکل ۱۳۵ کی شق (۱) یا شق (۳) کے تحت وزیر اعلیٰ کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو۔

[2][(۲) گورنر بھی اپنی صوابدید پر، لیکن صدر کی ماقبل منظوری کے تابع، صوبائی اسمبلی کو توڑ سکے گا، جبکہ اس کی رائے میں،---

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور تبدیل کیا گیا۔

[2] بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

(الف) وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور کئے جانے کے بعد، صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کا دستور کے احکام کے مطابق صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھنے کا امکان نہ ہو جس طرح کہ اس غرض سے بلائے گئے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں معلوم ہوا ہو؛ یا

[1][(ب) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں صوبہ کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی ہے اور انتخاب کنندگان سے فیصلہ چاہنا ضروری ہے۔]

[2][(۳) گورنر شق (۲) کے پیراگراف (ب) کے تحت صوبائی اسمبلی کے توڑنے کی صورت میں توڑے جانے کے پندرہ دن کے اندر صدر کی ماقبل منظوری سے معاملے کو عدالت عظمیٰ میں پیش کرے گا اور عدالت عظمیٰ ریفرنس کا فیصلہ تیس دن کے اندر کرے گی جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔]

صوبائی اسمبلی کی رکنیت کیلئے اہلیت و نااہلیت۔

[3][**۱۱۳۔** آرٹیکل ۶۲ اور ۶۳ میں مندرج قومی اسمبلی کی رکنیت کے لئے اہلیت اور نااہلیت کا کسی صوبائی اسمبلی کے لئے بھی اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ اس میں ''قومی اسمبلی'' کا حوالہ ''صوبائی اسمبلی'' کا حوالہ ہو۔]

صوبائی اسمبلی میں بحث پر پابندی۔

۱۱۴۔ کسی صوبائی اسمبلی میں عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کے اپنے فرائض کی انجام دہی میں طرز عمل کے بارے میں کوئی بحث نہیں ہوگی۔

مالی امور کے لئے صوبائی حکومت کی رضامندی ضروری ہوگی۔

۱۱۵۔ (۱) کسی مالی بل، یا کسی بل یا ترمیم کو جو اگر وضع اور نافذ العمل ہو جائے تو صوبائی مجموعی فنڈ سے اخراجات یا صوبے کے سرکاری حسابات میں سے رقم کی باز خواست کا باعث ہو صوبائی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائے گا یا اس کی تحریک نہیں کی جائے گی بجز اس کے کہ صوبائی حکومت اسے پیش کرے یا اس کی تحریک کرے یا اس کی رضامندی سے ایسا کیا جائے۔

(۲) اس آرٹیکل کی اغراض کے لئے کسی بل یا ترمیم کو مالی بل تصور کیا جائے گا اگر اس میں شامل احکام کا تعلق مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا تمام معاملات سے ہو، یعنی:---

---

1. فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء، (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے پیرا (ب) کا اضافہ کیا گیا جسے قبل ازیں دستور (تیرھویں ترمیم) ایکٹ، ۱۹۹۷ء (نمبر ۱ بابت ۱۹۹۷ء) کی دفعہ ۳ سے حذف کر دیا گیا تھا۔
2. فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۱۲ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔
3. دستور (سترھویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

(الف) کسی محصول کا عائد کرنا،منسوخ کرنا، اس میں تخفیف کرنا کمی بیشی کرنا یا اسے منضبط کرنا؛

(ب) صوبائی حکومت کی جانب سے رقم بطور قرض لینا یا کوئی ضمانت دینا یا اس حکومت کی مالی ذمہ داریوں کی بابت قانون میں ترمیم؛

(ج) صوبائی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس میں رقوم کی ادائیگی یا اس میں سے رقوم کا اجرا؛

(د) صوبائی مجموعی فنڈ پر کوئی وجوب عائد کرنا یا کسی ایسے وجوب کو منسوخ کرنا یا اس میں کوئی تبدیلی کرنا؛

(ہ) صوبے کے سرکاری حساب میں رقوم وصول کرنا، ایسی رقوم کی تحویل یا انکا اجراء؛ اور

(و) ماقبل پیروں میں مذکورہ امور میں سے کسی سے متعلق کوئی ضمنی امر۔

(۳) کوئی بل محض اس وجہ سے مالی بل متصور نہیں ہوگا کہ اس میں حسب ذیل امور کے بارے میں احکام وضع کئے گئے ہیں---

(الف) کوئی جرمانہ یا دیگر مالی تعزیر عائد کرنے یا اس میں تبدیلی کرنے سے متعلق یا کسی لائسنس فیس یا کسی انجام دی گئی خدمت کی فیس یا خرچ کے مطالبے یا ادائیگی سے متعلق؛یا

(ب) مقامی اغراض کے لئے کسی مقامی ہیئت مجاز یا ادارے کی جانب سے کوئی محصول عائد کرنے ،منسوخ کرنے یا اس میں تخفیف کرنے، کمی بیشی کرنے یا اسے منضبط کرنے سے متعلق۔

(۴) اگر یہ سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل مالی بل ہے یا نہیں تو اس پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(۵) گورنر کو منظوری کے لئے پیش کئے جانے والے ہر مالی بل پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کی دستخط شدہ ایک سند ہوگی کہ یہ مالی بل ہے اور ایسی سند تمام اغراض کیلئے حتمی ہوگی اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

بلوں کے لئے گورنر کی منظوری۔

[1][۱۱۶۔ (۱) جب صوبائی اسمبلی کسی بل کو منظور کر لے، تو اسے گورنر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۲) جبکہ کوئی بل گورنر کو منظوری کے لئے پیش کیا جائے، تو گورنر [2][تیس] دن کے اندر--

(الف) بل کی منظوری دے دے گا؛ یا

(ب) کسی ایسے بل کی صورت میں جو مالی بل نہ ہو، بل کو اس پیغام کے ساتھ صوبائی اسمبلی کو واپس کر دے گا کہ بل پر، یا اس کے کسی مصرحہ حکم پر، دوبارہ غور کیا جائے اور یہ کہ پیغام میں مصرحہ کسی ترمیم پر غور کیا جائے۔

[3][(۳) جبکہ گورنر نے کوئی بل صوبائی اسمبلی کو واپس بھیج دیا ہو، تو اس پر صوبائی اسمبلی دوبارہ غور کرے گی اور، اگر صوبائی اسمبلی اسے صوبائی اسمبلی کے حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کی اکثریت کے ووٹوں سے، ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم، دوبارہ منظور کرے، تو اسے دوبارہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔]

(۴) جبکہ گورنر نے کسی بل کی منظوری دے دی ہو تو وہ قانون بن جائے گا اور صوبائی اسمبلی کا ایکٹ کہلائے گا۔

(۵) کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ، اور کسی ایسے ایکٹ کا کوئی حکم، محض اس وجہ سے باطل نہیں ہوگا کہ دستور کے تحت مطلوبہ کوئی سفارش، ماقبل منظوری یا رضامندی نہیں دی گئی تھی اگر مذکورہ ایکٹ کی دستور کے مطابق منظوری دی گئی ہو۔]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۱۶ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے "پینتالیس" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل، شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۱۱۷۔ (۱) کسی صوبائی اسمبلی میں زیرِ غور کوئی بل، اسمبلی کی برخاستگی کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

بل اجلاس کی برخاستگی وغیرہ کی بناء پر ساقط نہیں ہوگا۔

(۲) کسی صوبائی اسمبلی میں زیرِ غور کوئی بل، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

مالیاتی طریقِ کار

۱۱۸۔ (۱) صوبائی حکومت کے وصول شدہ تمام محاصل، اس حکومت کے جاری کردہ جملہ قرضہ جات اور کسی قرضہ کی واپسی کے سلسلہ میں اسے وصول ہونے والی تمام رقوم، ایک مجموعی فنڈ کا حصہ بنیں گی جس کا نام صوبائی مجموعی فنڈ ہوگا۔

صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب۔

(۲) دیگر تمام رقوم جو--

(الف) صوبائی حکومت کو یا اس کی طرف سے وصول ہوں؛ یا

(ب) عدالت عالیہ یا صوبے کے اختیار کے تحت قائم شدہ کسی دوسری عدالت کو وصول ہوں یا اس کے پاس جمع کرائی گئی ہو؛

صوبے کے سرکاری حساب میں جمع کی جائیں گی۔

۱۱۹۔ صوبائی مجموعی فنڈ کی تحویل، اس فنڈ میں رقوم کی ادائیگی، اس سے رقوم کی بازخواست، صوبائی حکومت کو یا اسکی طرف سے وصول شدہ دیگر رقوم کی تحویل، صوبے کے سرکاری حساب میں ان کی ادائیگی اور اس سے بازخواست، اور مذکورہ بالا امور سے متعلقہ یا ضمنی جملہ امور، صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے یا اس بارے میں اس طرح احکام وضع ہونے تک گورنر کے بنائے ہوئے قواعد کے بموجب منضبط ہوں گے۔

صوبائی مجموعی فنڈ اور سرکاری حساب کی تحویل وغیرہ۔

۱۲۰۔ (۱) صوبائی حکومت، ہر مالی سال کی بابت، صوبائی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور مصارف کا کیفیت نامہ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گی جس کا اس باب میں سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے۔

سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ مندرجہ ذیل علیحدہ علیحدہ ظاہر کی جائیں گی--

(الف) ایسی رقوم جو ان مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جنہیں دستور میں صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا بیان کیا گیا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دیگر مصارف کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جن کی صوبائی مجموعی فنڈ سے ادائیگی کی تجویز کی گئی ہو؛

اور محاصل کے حساب میں سے ہونے والے مصارف اور دیگر مصارف میں تفریق رکھی جائے گی۔

صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف۔

۱۲۱۔ مندرجہ ذیل مصارف صوبائی مجموعی فنڈ پر واجب الادا مصارف ہوں گے:-

(الف) گورنر کو قابل ادائیگی مشاہرہ اور اس کے عہدے سے متعلق دیگر مصارف اور مشاہرہ جو مندرجہ ذیل کو قابل ادائیگی ہوگا:۔

(اول) عدالت عالیہ کے جج؛ اور

(دوم) صوبائی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر؛

(ب) عدالتِ عالیہ اور صوبائی اسمبلی کے دفاتر کے انتظامی اخراجات بشمول ان مشاہروں کے جو ان کے عہدہ داروں اور ملازمین کو واجب الادا ہوں؛

(ج) جملہ واجبات قرضہ جن کی ادائیگی صوبائی حکومت کے ذمہ ہو، بشمول سود، مصارف ذخیرہ ادائی، سرمایہ کی بازادائیگی یا بیباقی یا قرضوں کے حصول کے اور صوبائی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر قرض کے معاوضے اور انفکاک کے سلسلے میں کئے جانے والے دیگر مصارف؛

(د) کوئی رقوم جو کسی صوبے کے خلاف کسی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کی تعمیل کے لئے درکار ہوں؛ اور

(ہ) کوئی دیگر رقوم جن کو دستور کی رو سے یا صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے اس طرح واجب الادا قرار دیا گیا ہو۔

۱۲۲۔ سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کی بابت طریق کار۔

(۱) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کے اس حصہ پر، جو صوبائی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف سے تعلق رکھتا ہو، صوبائی اسمبلی میں بحث ہو سکے گی لیکن اسے صوبائی اسمبلی کی رائے دہی کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا۔

(۲) سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ کا وہ حصہ جو دیگر مصارف سے تعلق رکھتا ہو، مطالبات زر کی شکل میں صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اس اسمبلی کو کسی مطالبے کو منظور کرنے یا منظور کرنے سے انکار کرنے، یا کسی مطالبے کو اس میں مصرحہ رقم کی تخفیف کے تابع منظور کرنے کا اختیار ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ یوم آغاز سے دس سال کی مدت کے لئے، یا صوبائی اسمبلی کے دوسرے عام انتخابات کے انعقاد تک، جو بھی بعد میں واقع ہو، کسی مطالبہ زر کا منظور کیا جانا متصور ہوگا، تاوقتیکہ اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت کے ووٹوں کے ذریعے اسے مسترد نہ کر دیا جائے یا اسے اس میں مصرحہ رقم کی تخفیف کے تابع منظور نہ کیا جائے۔

(۳) صوبائی حکومت کی سفارش کے بغیر کوئی مطالبہ زر پیش نہیں کیا جائے گا۔

۱۲۳۔ منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق۔

(۱) وزیر اعلیٰ اپنے دستخطوں سے ایک جدول کی توثیق کریگا جس میں حسب ذیل تصریح ہوگی ---

(الف) ان رقوم کی جو آرٹیکل ۱۲۲ کے تحت صوبائی اسمبلی نے منظور کی ہوں یا جن کا منظور کیا جانا متصور ہو؛ اور

(ب) ان مختلف رقوم کی جو صوبائی مجموعی فنڈ سے واجب الادا مصارف کو پورا کرنے کے لئے مطلوب ہوں، لیکن کسی رقم کی صورت میں، اس رقم سے متجاوز نہ ہوگی جو اسمبلی میں اس سے قبل پیش کردہ کیفیت نامہ میں دکھائی گئی ہو۔

(۲) بایں طور توثیق شدہ جدول کو صوبائی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن اس پر بحث یا رائے شماری کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) دستور کے تابع، صوبائی مجموعی فنڈ سے کوئی مصارف باضابطہ منظور شدہ متصور نہ ہوگا تاوقتیکہ بایں طور توثیق شدہ جدول میں اس کی صراحت نہ کر دی گئی ہو اور مذکورہ جدول کو شق (۲) کی رو سے مطلوبہ طور پر صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

ضمنی اور زائد رقم۔ ۱۲۴۔ اگر کسی مالی سال کی بابت یہ معلوم ہو کہ---

(الف) مجاز کردہ رقم جو رواں مالی سال کے دوران کسی خاص خدمت پر صرف کی جانی تھی نا کافی ہے یا کسی ایسی نئی خدمت پر خرچ کی ضرورت پیدا ہوگئی ہے جو اس سال کے سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ میں شامل نہیں ہے؛ یا

(ب) کسی مالی سال کے دوران کسی خدمت پر اس رقم سے زائد رقم صرف کر دی گئی ہے جو اس سال کے واسطے اس خدمت کے لئے منظور کی گئی تھی؛

تو صوبائی حکومت کو اختیار ہوگا کہ صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے دے، خواہ خرچ دستور کی رو سے اس فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو، اور صوبائی اسمبلی کے سامنے ایک ضمنی کیفیت نامہ میزانیہ یا، جیسی بھی صورت ہو، ایک زائد کیفیت نامہ میزانیہ پیش کرائے گی جس میں مذکورہ خرچ کی رقم درج ہو، اور ان کیفیت ناموں پر آرٹیکل ۱۲۰ تا ۱۲۳ کے احکام کا اطلاق اسی طرح ہوگا جیسے ان کا اطلاق سالانہ کیفیت نامہ میزانیہ پر ہوتا ہے۔

حساب رائے شماری۔ ۱۲۵۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، صوبائی اسمبلی کو اختیار ہوگا کہ وہ تخمینی خرچ کی بابت کسی رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۱۲۲ میں مقررہ رائے شماری کے طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت آرٹیکل ۱۲۳ کے احکام کے مطابق خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک کسی مالی سال کے کسی حصہ کے لئے، جو تین ماہ سے زائد نہ ہو، کوئی منظوری پیشگی دے دے۔

اسمبلی ٹوٹ جانے کی صورت میں خرچ کی منظوری دینے کا اختیار۔ ۱۲۶۔ مذکورہ بالا احکام میں مالی امور سے متعلق شامل کسی امر کے باوجود، کسی وقت جبکہ صوبائی اسمبلی ٹوٹی ہوئی ہو، تخمینی خرچ کی بابت رقم کی منظوری کے لئے آرٹیکل ۱۲۲ میں رائے شماری کے مقررہ طریقہ کار کی تکمیل اور خرچ کی بابت دفعہ ۱۲۳ کے احکام کے مطابق منظور شدہ خرچ کی جدول کی توثیق ہونے تک، صوبائی حکومت کسی مالی سال میں کسی مدت کے لئے جو چار ماہ سے زائد نہ ہو، صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے سکے گی۔

قومی اسمبلی وغیرہ سے متعلق احکام صوبائی اسمبلی وغیرہ پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

۱۲۷۔ دستور کے تابع، آرٹیکل ۵۳ کی شق (۲) تا (۸)، آرٹیکل ۵۴ کی شق (۲) اور (۳)، آرٹیکل ۵۵، آرٹیکل ۶۳ تا ۶۷، آرٹیکل ۶۹، آرٹیکل ۷۷، آرٹیکل ۸۷ اور آرٹیکل ۸۸ کے احکام کا کسی صوبائی اسمبلی یا اس کی کسی کمیٹی یا اس کے ارکان یا صوبائی حکومت پر اور اس سے متعلق اطلاق ہوگا، لیکن اس طرح کہ---

(الف) ان احکام میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]، کسی ایوان یا قومی اسمبلی کا کوئی حوالہ صوبائی اسمبلی کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ب) ان احکام میں صدر کا کوئی حوالہ صوبے کے گورنر کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ج) ان احکام میں وفاقی حکومت کا کوئی حوالہ صوبائی حکومت کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(د) ان احکام پر وزیر اعظم کا کوئی حوالہ وزیر اعلیٰ کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛

(ہ) ان احکام میں کسی وفاقی وزیر کا کوئی حوالہ کسی صوبائی وزیر کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا؛ [2]☆

(و) ان احکام میں قومی اسمبلی پاکستان کا کوئی حوالہ یوم آغاز سے عین قبل موجود صوبائی اسمبلی کے حوالہ کے طور پر پڑھا جائے گا[3][؛ اور]

[4][(ز) آرٹیکل ۵۴ کی مذکورہ شق (۲) اس طرح موثر ہوگی گویا کہ، اس کے فقرہ شرطیہ میں، الفاظ ''ایک سو بیس'' کی بجائے لفظ ''ستر'' تبدیل کر دیا گیا ہو۔]

آرڈیننس

گورنر کا آرڈیننس نافذ کرنے کا اختیار۔

۱۲۸۔ (۱) گورنر، سوائے جبکہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو، اگر اس بارے میں مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بناء پر فوری کارروائی ضروری ہوگئی ہے تو وہ حالات کے تقاضے کے مطابق آرڈیننس وضع اور نافذ کر سکے گا۔

---

1. احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔
2. لفظ "اور" دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کر دیا گیا (نافذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔
3. بحوالہ عین ماقبل وقف کالن کی بجائے تبدیل کیا گیا (نافذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔
4. پیرا (ز) کا بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت نافذ کردہ کوئی آرڈیننس وہی قوت اور اثر رکھے گا جو صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کو حاصل ہے اور ویسی ہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں لیکن ایسے ہر آرڈیننس کو---

(الف) صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا اور وہ اپنے نفاذ سے تین ماہ کے اختتام پر، یا اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نامنظوری کی قرارداد پاس کردے، تو اس قرارداد کے پاس ہونے پر، منسوخ ہوجائیگا؛ اور

(ب) گورنر کی جانب سے کسی وقت بھی واپس لیا جاسکے گا۔

(۳) شق (۲) کے احکام پر اثر انداز ہوئے بغیر، صوبائی اسمبلی کے روبرو پیش کئے جانیوالے ہر کسی آرڈیننس کو، صوبائی اسمبلی میں پیش کردہ بل تصور کیا جائے گا۔

باب ۳۔ صوبائی حکومتیں

صوبے کے عاملانہ اختیارات کا استعمال۔

[۱]۱۲۹۔ صوبے کے عاملانہ اختیارات گورنر کو حاصل ہوں گے اور وہ ان اختیارات کو، دستور کے مطابق، یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت افسروں کے ذریعے استعمال کرے گا۔

کابینہ۔

۱۳۰۔ (۱) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد اور مشورہ دینے کے لئے وزراء کی ایک کابینہ ہوگی، جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوگا۔

(۲) گورنر صوبائی اسمبلی کے ارکان میں سے ایک وزیر اعلیٰ مقرر کرے گا جس کے صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل کرنے کا اس کی رائے میں امکان ہو۔

۱۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۲۹، ۱۳۰ اور ۱۳۱ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[1][(۲۔الف) شق (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود، بیس مارچ، انیس سو اٹھاسی کے بعد، گورنر صوبائی اسمبلی کے ایسے رکن کو وزیر اعلیٰ بننے کی دعوت دے گا جو صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد رکھتا ہو، جس طرح کہ دستور کے احکام کے مطابق اس غرض سے طلب کردہ اسمبلی کے اجلاس سے معلوم ہوا ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں شامل کسی امر کا ایسے وزیر اعلیٰ پر اطلاق نہیں ہوگا جو بیس مارچ، انیس سو اٹھاسی کو، دستور کے احکام کے مطابق، عہدے پر فائز ہو۔]

(۳) شق (۲) کے تحت مقرر کردہ [1][یا جیسی بھی صورت ہو، شق (۲الف) کے تحت مدعو کردہ] شخص، عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، گورنر کے سامنے جدول سوم میں دی گئی عبارت میں حلف اٹھائے گا اور اس سے ساٹھ دن کے اندر صوبائی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرے گا۔

(۴) کابینہ اجتماعی طور پر صوبائی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

[2][(۵) وزیر اعلیٰ گورنر کی خوشنودی کے دوران عہدے پر فائز رہے گا، لیکن گورنر اس شق کے تحت اپنے اختیارات استعمال نہیں کرے گا تاوقتیکہ اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ وزیر اعلیٰ کو صوبائی اسمبلی کے ارکان کی اکثریت کا اعتماد حاصل نہیں ہے، جس صورت میں وہ صوبائی اسمبلی کو طلب کرے گا اور وزیر اعلیٰ کو اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا حکم دے گا۔]

(۶) وزیر اعلیٰ، گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(۷) کوئی وزیر جو مسلسل چھ ماہ کی مدت کے لئے صوبائی اسمبلی کا رکن نہ رہے، مذکورہ مدت کے اختتام پر، وزیر نہیں رہے گا، اور مذکورہ اسمبلی کے موقوف ہو جانے سے قبل اسے دوبارہ وزیر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ اس اسمبلی کا رکن منتخب نہ ہو جائے۔

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شق (۵) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

(۸) اس آرٹیکل میں شامل کسی امر کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ، وزیر اعلیٰ یا کسی دوسرے وزیر کو کسی ایسی مدت کے دوران جبکہ صوبائی اسمبلی توڑی جا چکی ہو، اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا حق نہ ہوگا اور نہ اس کی رو سے کسی ایسی مدت کے دوران کسی شخص کو بطور وزیر اعلیٰ یا دوسرا وزیر مقرر کرنے کی ممانعت ہوگی۔

گورنر سے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔

۱۳۱۔ وزیر اعلیٰ کا یہ فرض ہوگا کہ وہ---

(الف) گورنر کو صوبے کے امور کے انتظام اور قانون سازی کی تجویزوں سے متعلق کابینہ کے فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) صوبے کے امور کے انتظام اور قانون سازی کی تجویزوں سے متعلق ایسی اطلاع فراہم کرے جو گورنر طلب کرے؛ اور

(ج) گورنر کے ایماء پر کابینہ کے غور کے لئے کوئی ایسا معاملہ پیش کرے جس سے متعلق وزیر اعلیٰ یا کسی وزیر نے فیصلہ کرلیا ہو لیکن جس پر کابینہ نے غور نہ کیا ہو۔]

صوبائی وزراء۔

[۱]۱۳۲۔ (۱) آرٹیکل ۱۳۰ کی شقات (۷) اور (۸) کے تابع، گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورے پر صوبائی اسمبلی کے ارکان میں سے صوبائی وزراء کا تقرر کرے گا۔

(۲) عہدے پر فائز ہونے سے پہلے، کوئی صوبائی وزیر جدول سوم میں دی گئی عبارت میں گورنر کے سامنے حلف اٹھائے گا۔

(۳) کوئی صوبائی وزیر، گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا یا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورے پر اسے عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

وزیر اعلیٰ کا عہدے پر برقرار رہنا۔

۱۳۳۔ گورنر وزیر اعلیٰ سے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے کہہ سکے گا تاوقتیکہ اس کا جانشین وزیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز نہ ہو جائے۔]

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۳۲ اور ۱۳۳ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۱۳۴۔ [وزیر اعلیٰ کی طرف سے استعفیٰ] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کر دیا گیا۔

۱۳۵۔ [صوبائی وزیر کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے فرائض کی انجام دہی] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کیا گیا۔

[1][۱۳۶۔ (۱) وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کی قرارداد جسے صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کے کم از کم بیس فیصد نے پیش کیا ہو، صوبائی اسمبلی کی طرف سے منظور کی جا سکے گی۔

وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ۔

(۲) شق (۱) میں محولہ کسی قرارداد پر اس دن سے تین دن کی مدت کے خاتمہ سے پہلے یا سات دن کی مدت کے بعد ووٹ نہیں لئے جائیں گے جس دن مذکورہ قرارداد اسمبلی میں پیش کی گئی ہو۔

(۳) اگر شق (۱) میں محولہ قرارداد کو صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے منظور کر لیا جائے، تو وزیر اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں رہے گا۔]

۱۳۷۔ دستور کے تابع، صوبہ کا عاملانہ اختیار ان امور پر وسعت پذیر ہوگا جن کے بارے میں صوبائی اسمبلی کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

صوبے کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے معاملے، میں جس کے بارے میں [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی دونوں کو قوانین بنانے کا اختیار ہو، صوبے کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار سے مشروط اور محدود ہو گا جو دستور یا [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعے وفاقی حکومت یا اس کی ہیئت ہائے مجاز کو بالصراحت تفویض کیا گیا ہو۔

۱۳۸۔ صوبائی حکومت کی سفارش پر، صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعے صوبائی حکومت کے ماتحت عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی تفویض کر سکے گی۔

ماتحت ہیئت ہائے مجاز کو کارہائے منصبی کی تفویض۔

[3][۱۳۹۔ (۱) صوبائی حکومت کی تمام عاملانہ کارروائیوں کے متعلق یہ کہا جائے گا کہ وہ گورنر کے نام سے کی گئی ہیں۔

صوبائی حکومت کے کاروبار کا انصرام۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۳۶ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[3] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۱۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۲) گورنر قواعد کے ذریعے اس طریقے کی صراحت کرے گا جس کے مطابق اس کے نام سے وضع کئے ہوئے احکام اور تکمیل کی ہوئی دیگر دستاویزات کی توثیق کی جائے گی، اور اس طرح توثیق شدہ کسی حکم یا دستاویز کے جواز پر کسی عدالت میں اس بناء پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ اسے گورنر نے وضع یا مکمل نہیں کیا تھا۔

(۳) گورنر صوبائی حکومت کے کاروبار کی تقسیم اور انجام دہی کے لئے بھی قواعد وضع کرے گا۔]

کسی صوبے کیلئے ایڈووکیٹ جنرل۔

۱۴۰۔ (۱) ہر صوبے کا گورنر کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کا جج بننے کا اہل ہو، صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کرے گا۔

(۲) ایڈووکیٹ جنرل کا فرض ہوگا کہ وہ صوبائی حکومت کو ایسے قانونی معاملات پر مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے، جو صوبائی حکومت کی طرف سے اسے بھیجے جائیں یا اسے تفویض کئے جائیں۔

(۳) ایڈووکیٹ جنرل گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(۴) ایڈووکیٹ جنرل گورنر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

مقامی حکومت۔

[1][۱۴۰۔ الف ہر ایک صوبہ، قانون کے ذریعے، مقامی حکومت کا نظام قائم کرے گا اور سیاسی، انتظامی اور مالیاتی ذمہ داری اور اختیار مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندوں کو منتقل کر دے گا۔]

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نیا آرٹیکل ۱۴۰ الف شامل کیا گیا۔

حصہ پنجم

وفاق اور صوبوں کے مابین تعلقات

باب ۱۔ اختیارات قانون سازی کی تقسیم

۱۴۱۔ دستور کے تابع، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] پورے پاکستان یا اس کے کسی حصے کے لئے قوانین (جن میں بیرونِ ملک قابل عمل قوانین شامل ہیں) بنا سکے گی، اور کوئی صوبائی اسمبلی اس صوبے یا اس کے کسی حصے کے لئے قوانین بنا سکے گی۔

وفاقی وصوبائی قوانین کی وسعت۔

۱۴۲۔ دستور کے تابع ـــــــــ

وفاقی اور صوبائی قوانین کے موضوعات۔

(الف) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو وفاقی قانون سازی کی فہرست میں شامل کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا بلا شرکت غیرے اختیار رہوگا۔

(ب) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور کسی صوبائی اسمبلی کو بھی، مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں شامل کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار ہوگا۔

(ج) کسی ایسے امر کے بارے میں جو وفاقی قانون سازی کی فہرست میں یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں شامل نہیں ہے قوانین بنانے کا اختیار صوبائی اسمبلی کو ہوگا اور [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو نہیں ہوگا؛ اور

(د) ان امور کے بارے میں جو دونوں میں سے کسی فہرست میں شامل نہیں ہیں، [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو وفاق کے ایسے علاقوں کیلئے قوانین بنانے کا بلا شرکت غیرے اختیار رہوگا جو کسی صوبے میں شامل نہیں ہیں۔

۱۴۳۔ اگر کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کا کوئی حکم [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو کسی ایسے ایکٹ کے کسی حکم سے متناقض ہو جسے وضع کرنے کی [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] مجاز ہو

وفاقی اور صوبائی قوانین کے مابین تناقض۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں مندرج امور میں سے کسی کے متعلق کسی موجودہ قانون کے کسی حکم سے متناقض ہو، تو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا ایکٹ، خواہ وہ صوبائی اسمبلی کے ایکٹ سے پہلے بنا ہو، یا بعد میں، یا، جیسی بھی صورت ہو، موجودہ قانون پر غالب رہے گا اور صوبائی اسمبلی کا ایکٹ، تناقض کی حد تک، باطل ہوگا۔

[1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا دو یا زیادہ صوبوں کی رضامندی سے قانون سازی کا اختیار۔

۱۴۴۔ (۱) اگر دو یا زیادہ صوبائی اسمبلیاں اس مضمون کی قراردادیں منظور کریں کہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کسی ایسے معاملے کو جدول چہارم کی ہر دو فہرستوں میں درج نہ ہو قانون کے ذریعے منضبط کرے، تو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے لئے جائز ہوگا کہ وہ مذکورہ معاملے کو بحسبہٖ منضبط کرنے کے لئے ایک ایکٹ منظور کرے، لیکن اس طرح منظور کردہ کسی ایکٹ میں ایسے صوبے کی بابت جس پر وہ اطلاق پذیر ہو، اس صوبے کی اسمبلی کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم یا تنسیخ کی جا سکے گی۔

[2][* * * * * * * * * *]

باب ۲۔ وفاق اور صوبوں کے مابین انتظامی تعلقات

صدر کا گورنر کو اپنے عامل کے طور پر بعض کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دینے کا اختیار۔

۱۴۵۔ (۱) صدر کسی صوبے کے گورنر کو حکم دے سکے گا کہ وہ اس کے عامل کی حیثیت سے، یا تو بالعموم یا کسی خاص معاملے میں، وفاق کے ایسے علاقوں کی بابت جو کسی صوبے میں شامل نہیں ہیں ایسے کارہائے منصبی انجام دے جن کی حکم میں صراحت کی گئی ہو۔

(۲) شق (۱) کے تحت گورنر کے کارہائے منصبی کی انجام دہی پر آرٹیکل ۱۰۵ کے احکام کا اطلاق نہیں ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے شق (۲) حذف کر دی گئی۔

وفاق کا بعض صورتوں میں صوبوں کو اختیارات وغیرہ تفویض کرنے کا اختیار۔

۱۴۶۔ (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، وفاقی حکومت، کسی صوبے کی حکومت کی رضامندی سے، کسی ایسے معاملے سے متعلق جو وفاق کے عاملانہ اختیار کے دائرہ میں آتا ہو کارہائے منصبی، یا تو مشروط یا غیر مشروط طور پر اس حکومت کو یا اس کے عہدے داروں کے سپرد کر سکے گی۔

(۲) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی ایکٹ، باوجود اس امر کے کہ اس کا تعلق کسی ایسے معاملہ سے ہو جس کی بابت کسی صوبائی اسمبلی کو قانون سازی کا اختیار نہ ہو، کسی صوبے یا اس کے عہدیداروں اور ہیئت ہائے مجاز کو اختیارات تفویض کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا۔

(۳) جبکہ کسی صوبہ یا اس کے عہدیداروں یا ہیئت ہائے مجاز کو اس آرٹیکل کی رو سے اختیارات اور فرائض تفویض یا عائد کئے گئے ہوں، تو مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مذکورہ فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں صوبے کی جانب سے برداشت کئے جانے والے کسی زائد انتظامی اخراجات کی بابت وفاق کی طرف سے صوبے کو ایسی رقم ادا کی جائے گی جو آپس میں طے ہو جائے یا، طے نہ ہونے کی صورت میں، ایسی رقم جو چیف جسٹس پاکستان کے مقرر کردہ کسی ثالث کی طرف سے متعین کی جائے۔

صوبوں کا وفاق کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا اختیار۔

۱۴۷۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود کسی صوبے کی حکومت، وفاقی حکومت کی رضامندی سے، کسی ایسے معاملے سے متعلق، جو صوبے کے عاملانہ اختیار کے دائرہ میں آتا ہو، کارہائے منصبی، یا تو مشروط یا غیر مشروط طور پر، وفاقی حکومت یا اس کے عہدیداروں کے سپرد کر سکے گی۔

صوبوں اور وفاق کی ذمہ داری۔

۱۴۸۔ (۱) ہر صوبے کا عاملانہ اختیار اس طرح استعمال کیا جائے گا کہ اس سے ان وفاقی قوانین کی تعمیل کی ضمانت ملے جو اس صوبے میں اطلاق پذیر ہوں۔

(۲) اس باب کے کسی دوسرے حکم پر اثر انداز ہوئے بغیر، کسی صوبے میں وفاق کے عاملانہ

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

اختیار کو استعمال کرنے میں اس صوبے کے مفادات کا لحاظ رکھا جائے گا۔

(۳) وفاق کا یہ فرض ہوگا کہ ہر صوبے کو بیرونی جارحیت اور اندرونی خلفشار سے محفوظ رکھے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر صوبے کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق چلائی جائے۔

بعض صورتوں میں صوبوں کے لئے ہدایات۔

۱۴۹۔ (۱) ہر صوبے کا عاملانہ اختیار اس طرح استعمال کیا جائے گا کہ وہ وفاق کے عاملانہ اختیار میں حائل نہ ہو یا اسے نقصان نہ پہنچائے اور وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسی ہدایات دینے پر وسعت پذیر ہوگا جو اس مقصد کے لئے وفاقی حکومت کو ضروری معلوم ہوں۔

(۲) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو، اس صوبے میں کسی ایسے وفاقی قانون پر عمل درآمد کرانے کی ہدایت دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا جس کا تعلق مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں مصرحہ کسی معاملے سے ہو اور جس میں ایسی ہدایات دینے کا اختیار دیا گیا ہو۔

(۳) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسے ذرائع مواصلات کی تعمیر اور نگہداشت کے لئے ہدایات دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا جنہیں ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہو۔

(۴) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو ایسے طریقے کی بابت ہدایت دینے پر بھی وسعت پذیر ہوگا، جس میں اس کے عاملانہ اختیار کو پاکستان یا اس کے کسی حصے کے امن یا سکون یا اقتصادی زندگی کے لئے کسی سنگین خطرے کے انسداد کی غرض سے استعمال کیا جانا ہو۔

سرکاری کارروائیں وغیرہ کا پورے طور پر معتبر اور وقیع ہونا۔

۱۵۰۔ ہر صوبے کی سرکاری کارروائیوں اور ریکارڈوں، اور عدالتی کارروائیوں کو پاکستان بھر میں پوری معتبر اور وقیع سمجھا جائے گا۔

بین الصوبائی تجارت۔

۱۵۱۔ (۱) شق (۲) کے تابع، پاکستان بھر میں تجارت، بیوپار اور رابطہ کی آزادی ہوگی۔

(۲) [ل][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے، ایک صوبہ اور دوسرے صوبے کے درمیان یا پاکستان کے اندر کسی حصے میں، تجارت بیوپار یا رابطہ کی آزادی پر، ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کے لیے درکار ہوں۔

ل احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۳) کسی صوبائی آمبلی یا کسی صوبائی حکومت کو اختیار نہیں ہوگا کہ ــــــــــــ

(الف) کوئی ایسا قانون بنائے یا کوئی ایسی انتظامی کارروائی کرے جس میں اس صوبے میں کسی نوع یا قسم کی اشیاء کے داخلے یا اس صوبے سے ان کی برآمدگی ممانعت یا تحدید کی گئی ہو؛ یا

(ب) کوئی ایسا محصول عائد کرے جو اس صوبہ کی تیارکردہ یا پیدا کردہ اشیاء اور ویسی ہی اشیاء کے جو اس کی اپنی تیار کردہ یا پیدا کردہ نہ ہوں، درمیان اور اول الذکر اشیاء کے حق میں امتیاز پیدا کرے، یا جو اس صوبہ سے باہر تیارکردہ یا پیدا کردہ اشیاء کے معاملہ میں، پاکستان کے کسی ایک علاقے میں تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء اور کسی دوسرے علاقے میں ویسی ہی تیار کردہ یا پیدا کردہ اشیاء کے درمیان امتیاز پیدا کرے۔

(۴) کسی صوبائی آمبلی کا کوئی ایسا ایکٹ جو صحت عامہ، امن عامہ یا اخلاق کے مفاد میں، یا جانوروں یا پودوں کو بیماری سے محفوظ رکھنے یا اس صوبے میں کسی ضروری شے کی شدید قلت کو روکنے یا کم کرنے کی غرض سے کوئی مناسب پابندی لگاتا ہو، ناجائز نہیں ہوگا، اگر وہ صدر کی رضامندی سے بنایا گیا ہو۔

وفاقی اغراض کے لئے اراضی کا حصول۔

۱۵۲۔ اگر، وفاق کسی ایسی اراضی کو جو کسی صوبے میں واقع ہو، کسی ایسے مقصد کے لئے جو کسی ایسے معاملے سے متعلق ہو جس کے بارے میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو قوانین وضع کرنے کا اختیار ہو، حاصل کرنا ضروری خیال کرے تو وہ اس صوبے کو حکم دے سکے گا کہ وہ اس اراضی کو وفاق کی طرف سے اور اس کے خرچ پر حاصل کرے یا، اگر اراضی صوبہ کی ملکیت ہو تو اسے وفاق کے نام ایسی شرائط پر منتقل کر دے، جو طے پا جائیں یا، طے نہ پانے کی صورت میں، چیف جسٹس پاکستان کے مقرر کردہ کسی ثالث کی طرف سے طے کی جائیں۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

باب ۳۔ خاص احکام

۱۵۲۔ الف۔ [دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے حذف کیا گیا۔]

مشترکہ مفادات کی کونسل۔

۱۵۳۔ (۱) مشترکہ مفادات کی ایک کونسل ہوگی، جسے اس باب میں کونسل کہا گیا ہے، جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(۲) کونسل کے ارکان حسب ذیل ہوں گے ــــــــــــ

(الف) صوبوں کے وزراءاعلیٰ؛ اور

(ب) مساوی تعداد میں وفاقی حکومت کے ارکان جنہیں وقتاً فوقتاً وزیر اعظم نامزد کرے گا۔

(۳) وزیر اعظم، اگر کونسل کا رکن ہو، کونسل کا چیئر مین ہوگا لیکن، اگر کسی وقت وہ رکن نہ ہو، تو صدر کسی وفاقی وزیر کو، جو کونسل کا رکن ہو، اس کا چیئر مین نامزد کر سکے گا۔

(۴) کونسل [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے سامنے جواب دہ ہوگی۔

کارہائے منصبی اور قواعد ضابطہ کار۔

۱۵۴۔ (۱) کونسل، وفاقی قانون سازی کی فہرست کے حصہ دوم میں مندرج معاملات سے متعلق اور، مشترکہ قانون سازی کی فہرست کے اندراج ۳۴ (بجلی) کے معاملے کے بارے میں، جس حد تک کہ اس کا تعلق وفاق کے امور سے ہو، حکمت عملیاں وضع اور منضبط کرے گی اور متعلقہ اداروں پر نگرانی اور کنٹرول رکھے گی۔

(۲) کونسل کے فیصلوں کا اظہار اکثریت کی رائے کے مطابق ہوگا۔

(۳) تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اس بارے میں قانون کے ذریعے احکام وضع نہ کرے، کونسل اپنے قواعد ضابطہ کار وضع کر سکے گی۔

(۴) [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اپنی مشترکہ نشست میں قرارداد کے ذریعے، وفاقی حکومت کے توسط سے، کونسل کو عمومی طور پر، یا کسی خاص معاملے میں، ایسی کارروائی کرنے کے لئے جو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] مبنی بر انصاف اور مناسب خیال کرے، وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کر سکے گی اور کونسل ایسی ہدایات کی پابند ہوگی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا حکم ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۵) اگر وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت کونسل کے کسی فیصلے سے غیر مطمئن ہو،تو وہ اس معاملے کو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی مشترکہ نشست میں بھیج سکے گی جس کا فیصلہ اس بارے میں حتمی ہوگا۔

آب رسانیوں میں مداخلت کی شکایات۔

۱۵۵۔ (۱) اگر کسی صوبے، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں یا ان کے باشندوں میں سے کسی کے، کسی قدرتی سرچشمہ آب رسانی سے پانی کے حصول کے مفادات پر مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے مضر اثر پڑا ہو، یا پڑنے کا امکان ہو——

(الف) کوئی عاملانہ کارروائی یا قانون جو زیرِ عمل لائی گئی ہو منظور کیا گیا ہو، یا جس کے زیرِ عمل لائے جانے یا منظور کئے جانے کی تجویز ہو؛ یا

(ب) مذکورہ سرچشمے سے پانی کے استعمال اور تقسیم یا کنٹرول کے سلسلے میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے اپنے اختیارات میں سے کسی کو بروئے کار لانے میں کوتاہی؛

تو وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کونسل سے تحریری طور پر شکایت کر سکے گی۔

(۲) ایسی شکایت موصول ہونے پر، کونسل معاملے پر غور کرنے کے بعد، یا تو اپنا فیصلہ دے گی یا صدر سے درخواست کرے گی کہ وہ ایسے اشخاص پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کرے جو آبپاشی، انجینئری، انتظامیہ، مالیات یا قانون کے خصوصی علم و تجربے کے حامل ہوں جنہیں وہ موزوں خیال کرے، جس کا حوالہ بعد ازیں کمیشن کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۳) تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] اس بارے میں قانون کے ذریعے احکام وضع نہ کرے، کمیشن ہائے تحقیقات پاکستان ایکٹ، ۱۹۵۶ء کے احکام کا جو یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل تھے کونسل یا کمیشن پر اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ کونسل یا کمیشن ایکٹ کے تحت مقرر کردہ کوئی کمیشن ہو جس پر اس کی دفعہ ۵ کے جملہ احکام کا اطلاق ہوتا ہو اور جسے اس کی دفعہ ۱۰ الف میں محولہ اختیار تفویض کیا گیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۴) کمیشن کی رپورٹ اور ضمنی رپورٹ پر، اگر کوئی ہو، غور کرنے کے بعد، کونسل کمیشن کو بھیجے گئے جملہ معاملات پر اپنا فیصلہ قلمبند کرے گی۔

(۵) اس کے خلاف کسی قانون کے باوجود، لیکن آرٹیکل ۱۵۴ کی شق (۵) کے احکام کے تابع، وفاقی حکومت اور متنازعہ معاملے سے متعلق صوبائی حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ کونسل کے فیصلے کو وفاداری کے ساتھ لفظاً ومعناً نافذ کریں۔

(۶) کسی ایسے معاملے کے بارے میں جو کونسل کے سامنے زیر بحث ہو یا رہا ہو معاملہ کے کسی فریق کی تحریک پر یا کسی ایسے معاملے کے بارے میں، جو اس آرٹیکل کے تحت کونسل کے سامنے شکایت کا مناسب موضوع فی الواقع ہو، یا رہا ہو یا ہوسکتا ہو یا ہونا چاہیے، کسی بھی شخص کی تحریک پر، کسی عدالت کے سامنے کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

قومی اقتصادی کونسل۔ ۱۵۶۔ (۱) صدر ایک قومی اقتصادی کونسل تشکیل کرے گا جو وزیراعظم پر، جو اس کا چیئرمین ہوگا، اور ایسے دیگر ارکان پر مشتمل ہوگی جو صدر متعین کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر ہر صوبے سے ایک رکن اس صوبے کی حکومت کی سفارش پر نامزد کرے گا۔

(۲) قومی اقتصادی کونسل ملک کی مجموعی اقتصادی حالت کا جائزہ لے گی اور وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو مشورہ دینے کے لئے، مالیاتی، تجارتی، معاشرتی اور اقتصادی پالیسیوں کے بارے میں منصوبے وضع کرے گی؛ اور ایسے منصوبے وضع کرتے وقت وہ پالیسی کے ان اصولوں سے رہنمائی حاصل کرے گی جو حصہ دوم کے باب ۲ میں درج ہیں۔

بجلی۔ ۱۵۷۔ (۱) وفاقی حکومت کسی صوبے میں بجلی پیدا کرنے کی غرض سے برقابی یا حرارتی برقی تنصیبات یا گرڈ اسٹیشن تعمیر کرسکے گی یا کرا سکے گی اور بین الصوبائی ترسیلی تار بچھا سکے گی یا بچھوا سکے گی۔

(۲) کسی صوبے کی حکومت ـــــ

(الف) جس حد تک اس صوبے کو قومی گرڈ سے بجلی فراہم کی گئی ہو، یہ مطالبہ کر سکے گی کہ صوبے کے اندر ترسیل و تقسیم کے لئے بجلی تھوک مقدار میں فراہم کی جائے؛

(ب) صوبے کے اندر بجلی کے صرف پر محصول عائد کر سکے گی؛

(ج) صوبے کے اندر استعمال کی غرض سے بجلی گھر اور گرڈ اسٹیشن تعمیر کر سکے گی اور ترسیلی تار بچھا سکے گی؛ اور

(د) صوبے کے اندر بجلی کی تقسیم کے لئے نرخنامے کا تعین کر سکے گی۔

قدرتی گیس کی ضروریات کی ترجیح۔

۱۵۸۔ جس صوبے میں قدرتی گیس کا کوئی سرچشمہ واقع ہو، اسے اس سرچشمہ سے ضروریات پوری کرنے کے سلسلے میں، ان پابندیوں اور ذمہ داریوں کے تابع، جو یوم آغاز پر نافذ ہوں، پاکستان کے دیگر حصوں پر ترجیح حاصل ہوگی۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشریات۔

۱۵۹۔ (۱) وفاقی حکومت کسی صوبائی حکومت کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشریات کے بارے میں ایسے کارہائے منصبی سپرد کرنے سے غیر معقول طور پر انکار نہیں کرے گی جو اس حکومت کے لئے اس غرض سے ضروری ہوں کہ وہ ـــــ

(الف) صوبے میں ٹرانسمیٹر تعمیر اور استعمال کر سکے؛ اور

(ب) صوبے میں ٹرانسمیٹروں کی تعمیر اور استعمال اور موصولی آلات کے استعمال کے بارے میں فیسوں کا انضباط عمل میں لا سکے اور انہیں عائد کر سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کسی امر سے یہ تعبیر نہیں لی جائے گی کہ یہ وفاقی حکومت کو پابند کرتی ہے کہ وہ ان ٹرانسمیٹروں کے استعمال پر، جو وفاقی حکومت یا وفاقی حکومت کے مجاز کردہ اشخاص کے تعمیر کردہ یا زیر تحویل ہوں، یا اس طرح مجاز کردہ اشخاص کی طرف سے موصولی آلات کے استعمال پر کوئی اختیار کسی صوبائی حکومت کے سپرد کر دے۔

(۲) کوئی کارہائے منصبی جوبایں طور کسی صوبائی حکومت کے سپرد کئے گئے ہوں ایسی شرائط کے تابع انجام دیئے جائیں گے جو وفاقی حکومت عائد کرے، جس میں، دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، مالیات کے بارے میں شرائط شامل ہیں، لیکن وفاقی حکومت کے لئے کوئی ایسی شرائط عائد کرنا جائز نہ ہوگا جو ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر صوبائی حکومت کی طرف سے یا اس کے حکم سے نشر کردہ مواد کو منضبط کرتی ہوں۔

(۳) ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نشریات کے بارے میں کوئی وفاقی قانون ایسا ہوگا جس سے اس امر کا اہتمام ہو کہ اس آرٹیکل کے مذکورہ بالا احکام کو نافذ کیا جا سکے۔

(۴) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی شرائط جو کسی صوبائی حکومت پر عائد کی گئی ہیں، جائز طور پر عائد کی گئی ہیں یا آیا کارہائے منصبی سپرد کرنے سے وفاقی حکومت کا کوئی انکار غیر معقول ہے، تو اس سوال کا تصفیہ کوئی ثالث کرے گا جسے چیف جسٹس پاکستان مقرر کرے گا۔

(۵) اس آرٹیکل میں کسی امر سے یہ مراد نہیں لی جائے گی کہ اس سے پاکستان یا، اس کے کسی حصے کے امن یا سکون کو درپیش کسی سنگین خطرے کے انسداد کے لئے دستور کے تحت وفاقی حکومت کے اختیارات کی تحدید ہوتی ہے۔

حصہ ششم

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب ۱۔ مالیات

وفاق اور صوبوں کے مابین محاصل کی تقسیم

قومی مالیاتی کمیشن۔

۱۶۰۔ (۱) یوم آغاز سے چھ ماہ کے اندر، اور اس کے بعد ایسے وقفوں سے جو پانچ سال سے متجاوز نہ ہوں، صدر ایک قومی مالیاتی کمیشن کی[1] تشکیل کرے گا جو وفاقی حکومت کے وزیر مالیات، صوبائی حکومتوں کے وزرائے مالیات اور ایسے دیگر اشخاص پر مشتمل ہوگا جنہیں صدر صوبوں کے گورنروں سے مشورے کے بعد مقرر کرے۔

(۲) قومی مالیاتی کمیشن کا فرض ہوگا کہ وہ صدر کو حسب ذیل کے بارے میں سفارشات پیش کرے—

(الف) شق (۳) میں مذکورہ محصولات کی خالص آمدنی کی وفاق اور صوبوں کے مابین تقسیم؛

(ب) وفاقی حکومت کی جانب سے صوبائی حکومتوں کو امدادی رقوم دینا؛

(ج) وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے قرضہ لینے کے ان اختیارات کا استعمال جو از روئے دستور عطا ہوئے ہیں؛ اور

(د) مالیات سے متعلق کوئی اور معاملہ جسے صدر نے کمیشن کو بھیجا ہو۔

(۳) شق (۲) کے پیرا (الف) میں محولہ محصولات حسب ذیل محصولات ہیں جو[2] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار کے تحت وصول کئے جاتے ہیں، یعنی:—

---

[1] قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کے اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۱۹۱-۱۹۲۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(اول)	آمدنی پر محصولات، جس میں محصول کارپوریشن شامل ہے، لیکن وفاقی مجموعی فنڈ میں سے اداشدہ معاوضے پر مشتمل آمدنی پر محصولات شامل نہیں ہیں؛

[1] [(دوم)	درآمد شدہ، برآمد شدہ، پیدا کردہ، مصنوعہ یا صرف شدہ مال کی فروخت اور خرید پر محصول؛]

(سوم)	کپاس پر برآمدی محصولات اور ایسے دوسرے برآمدی محصولات جن کی صراحت صدر کرے؛

(چہارم)	آبکاری کے ایسے محصولات جن کی صراحت صدر کرے؛ اور

(پنجم)	ایسے دوسرے محصولات جن کی صراحت صدر کرے۔

(۴)	قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات موصول ہونے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے صدر، [2] فرمان کے ذریعے، شق (۲) کے پیرا (الف) کے تحت کمیشن کی سفارشات کے مطابق، شق (۳) میں مذکور محاصل کی اصل آمدنی کے اس حصے کی صراحت کرے گا جو ہر صوبے کے لئے مختص کیا جائے گا، اور وہ حصہ متعلقہ صوبے کی حکومت کو ادا کر دیا جائے گا، اور آرٹیکل ۷۸ کے احکام کے باوجود وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنے گا۔

(۵)	قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات، ان پر کی جانے والی کارروائی کے بارے میں ایک وضاحتی یادداشت کے ہمراہ، دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

(۶)	شق (۴) کے تحت کسی فرمان کے صادر کرنے سے پہلے کسی بھی وقت صدر، فرمان کے ذریعے، وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے درمیان محاصل کی تقسیم کے بارے میں قانون میں کوئی ایسی ترمیم یا ردوبدل کر سکے گا جسے وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے، اصل پیرا (دوم) کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[2] مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے فرمان تقسیم محاصل وامدادی رقوم ۱۹۷۵ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۵ء)۔

(۷) صدر، فرمان کے ذریعے، امداد کے ضرورت مند صوبوں کے محاصل کے لئے امدادی رقوم دے سکے گا اور ایسی رقوم امدادی وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا ہوں گی۔

قدرتی گیس اور برقابی قوت۔

۱۶۱۔ (۱) آرٹیکل ۷۸ کے احکام کے باوجود، قدرتی گیس کے سرچشمہ پر عائد کردہ اور وفاقی حکومت کی طرف سے وصول کردہ وفاقی محصول آبکاری کی، اور وفاقی حکومت کی طرف سے وصول کردہ رائلٹی کی اصل آمدنی، وفاقی مجموعی فنڈ کا حصہ نہیں بنے گی اور وہ اس صوبہ کو جس میں قدرتی گیس کا سرچشمہ واقع ہو، ادا کر دی جائے گی۔

(۲) وفاقی حکومت یا کسی ایسے ادارے کی طرف سے جو وفاقی حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کے زیر انتظام ہو کسی برقابی بجلی گھر سے بجلی کی تھوک مقدار میں پیداوار سے کمائے ہوئے اصل منافع جات اس صوبے کو ادا کر دیئے جائیں گے جس میں وہ برقابی بجلی گھر واقع ہو۔

تشریح:۔ اس شق کی اغراض کے لئے ''اصل منافع جات'' کا حساب، کسی برقابی بجلی گھر کی سنگم سلاخوں سے بجلی کی تھوک بہم رسانی سے حاصل ہونے والے محاصل میں سے بجلی گھر چلانے کے ایسے اخراجات منہا کر کے لگایا جائے گا، جن کی شرح کا تعین مشترکہ مفادات کی کونسل کرے گی، جن میں سرمایہ کاری پر محصولات، ڈیوٹی، سود یا حاصل سرمایہ کاری، اور فرسودگی، اور ترک استعمال کا عنصر، اور بالائی اخراجات اور محفوظات کے لئے گنجائش کے طور پر واجب الادا رقوم شامل ہوں گی۔

ایسے محصولات پر جن میں صوبے دلچسپی رکھتے ہوں، اثر انداز ہونے والے بلوں کے لئے صدر کی ماقبل منظوری درکار ہوگی۔

۱۶۲۔ کوئی ایسا بل یا ترمیم جس سے کوئی ایسا محصول یا ڈیوٹی عائد ہوتی ہو، یا تبدیل ہوتی ہو جس کی اصل آمدنی کلی یا جزوی طور پر کسی صوبے کو تفویض کی جاتی ہو یا جس سے ''زرعی آمدنی'' کی اصطلاح کا وہ مفہوم تبدیل ہوتا ہو جو محصول آمدنی سے متعلق وضع کردہ قوانین کی اغراض کے لئے متعین کیا گیا ہے یا جو ان اصولوں کو متاثر کرتی ہو جن پر اس باب کے مذکورہ بالا احکام میں سے کسی کے تحت رقوم صوبوں میں تقسیم کی جاتی ہوں یا کی جا سکتی ہوں، صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ قومی اسمبلی میں پیش کی جائے گی نہ اس کی تحریک کی جائے گی۔

پیشوں وغیرہ کے بارے میں صوبائی محصولات۔

۱۶۳۔ کوئی صوبائی اسمبلی، ایکٹ کے ذریعے، ایسے محصولات جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی طرف سے ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کریں، ان اشخاص پر عائد کر سکے گی جو پیشوں، کاروبار، کسب یا روزگار میں مصروف ہوں، اور اس اسمبلی کے کسی ایکٹ سے، آمدنی پر محصول عائد کرنا متصور نہیں ہوگا۔

متفرق مالی احکام

مجموعی فنڈ سے عطیات۔

۱۶۴۔ وفاق یا کوئی صوبہ، کسی غرض کے لئے عطیات دے سکے گا بلا لحاظ اس کے کہ غرض وہ نہیں ہو جس کی بابت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا، جیسی بھی صورت ہو، کوئی صوبائی اسمبلی قوانین وضع کر سکتی ہے۔

بعض سرکاری املاک کا محصول سے استثنیٰ۔

۱۶۵۔ (۱) وفاقی حکومت پر، اس کی املاک یا آمدنی کی بابت، کسی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت کوئی محصول عائد نہیں کیا جائے گا اور شق (۲) کے تابع، کسی صوبائی حکومت پر، اس کی املاک یا آمدنی کی بابت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ یا کسی دوسرے صوبے کی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت کوئی محصول عائد نہیں کیا جائے گا۔

(۲) اگر کسی صوبے کی حکومت کسی قسم کی تجارت یا کاروبار، اپنے صوبے سے باہر کرتی ہو، یا اس کی طرف سے کیا جاتا ہو، تو اس حکومت پر کسی ایسی املاک کی بابت، جو اس تجارت یا کاروبار میں استعمال کی جاتی ہو، یا اس تجارت یا کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی کی بابت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے تحت، یا جس صوبے میں وہ تجارت یا کاروبار کیا جاتا ہو، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت محصول عائد کیا جا سکے گا۔

(۳) اس آرٹیکل میں کوئی امر، انجام دی گئی خدمات کی بابت فیس عائد کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

بعض کارپوریشنوں وغیرہ کی آمدنی پر محصول عائد کرنے کا [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا اختیار۔

[2][**۱۶۵۔الف۔**(۱) ازالۂ شک کے لئے، بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو کسی وفاقی قانون یا کسی صوبائی قانون یا کسی موجودہ قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم شدہ کسی کارپوریشن، کمپنی یا دیگر ہیئت ادارے یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کے،

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) آرٹیکل ۱۱ور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم) ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

خواہ بلا واسطہ یا بالواسطہ، زیر ملکیت یا زیر نگرانی کسی کارپوریشن، کمپنی، یا دیگر ہیئت یا ادارے کی آمدنی پر، مذکورہ آمدنی کی آخری منزل مقصود سے قطع نظر، محصول عائد کرنے اور وصول کرنے کے لئے قانون وضع کرنے کا اختیار ہے اور ہمیشہ سے اس اختیار کا ہونا متصور ہوگا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے صادر شدہ جملہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال، جو فرمان (ترمیم) دستور، ۱۹۸۵ء کے آغاز نفاذ سے قبل، شق (۱) میں محولہ کسی قانون سے اخذ کردہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے صادر کردہ کسی احکام کی تعمیل میں، صادر کئے گئے ہوں، کی گئی ہوں یا کئے گئے ہوں، کسی عدالت یا ٹریبونل، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر صادر کردہ، کی گئی یا کئے گئے اور ہمیشہ سے جائز طور پر صادر کردہ، کی گئی، یا کئے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی عدالت، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، میں کسی بھی بنا پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) کسی عدالت یا ٹریبونل، بشمول عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ، کا ہر ایک فیصلہ یا حکم، جو شق (۱) یا شق (۲) کے احکام کے خلاف ہو کالعدم اور بغیر کسی بھی اثر کے ہوگا اور ہمیشہ سے کالعدم اور بغیر کسی بھی اثر کے متصور ہوگا۔]

باب ۳۔ قرض لینا و محاسبہ

وفاقی حکومت کا قرض لینا۔

۱۶۶۔ وفاق کا عاملانہ اختیار، وفاقی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر، ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر کی جائیں، قرض لینے پر، اور اس طرح مقرر کردہ حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، ضمانتیں دینے پر، وسعت پذیر ہوگا۔

صوبائی حکومت کا قرض لینا۔

۱۶۷۔ (۱) اس آرٹیکل کے احکام کے تابع، کسی صوبے کا عاملانہ اختیار، صوبائی مجموعی فنڈ کی ضمانت پر، ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں جو صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً مقرر

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

کی جائیں، قرض لینے پر، اور اس طرح مقرر کردہ حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، ضمانتیں دینے پر، وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) وفاقی حکومت، ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جنہیں وہ عائد کرنا مناسب سمجھے، کسی صوبے کو قرض دے سکے گی، یا جہاں تک کہ آرٹیکل ۱۶۶ کے تحت مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ ہو جائے، ان قرضوں کے بارے میں، جو کوئی صوبہ حاصل کرے، ضمانتیں دے سکے گی، اور وہ رقوم جو کسی صوبے کو قرض دینے کے لئے درکار ہوں وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا ہوں گی۔

(۳) کوئی صوبہ، وفاقی حکومت کی رضامندی کے بغیر، کوئی قرضہ حاصل نہیں کر سکے گا اگر اس کے ذمہ اس قرضے کا جو وفاقی حکومت کی طرف سے اس صوبے کو دیا گیا ہو، کوئی حصہ ابھی تک باقی ہو، یا جس کی بابت ضمانت وفاقی حکومت کی طرف سے دی گئی ہو؛ اور اس شق کے تحت رضامندی ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جنہیں عائد کرنا وفاقی حکومت مناسب سمجھے، عطاء کی جا سکے گی۔

محاسبہ وحسابات

پاکستان کا محاسب اعلیٰ۔

۱۶۸۔ (۱) پاکستان کا ایک محاسب اعلیٰ ہوگا جسے صدر مقرر کرے گا۔

(۲) عہدہ سنبھالنے سے قبل، محاسب اعلیٰ پاکستان کے چیف جسٹس کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

(۳) محاسب اعلیٰ کی شرائط ملازمت جس میں اس کے عہدے کی میعاد شامل ہے، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے متعین کی جائیں گی اور، جب تک اس طرح متعین نہ ہوں، صدر کے [2] فرمان کے ذریعے متعین ہوں گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے فرمان (محاسبہ وحسابات) پاکستان، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۱ بابت ۱۹۷۳ء)۔

(۴) کوئی شخص، جو محاسبِ اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو، اپنا عہدہ چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل، ملازمت پاکستان میں مزید تقرر کا اہل نہیں ہوگا۔

(۵) محاسبِ اعلیٰ کو اس کے عہدے سے برطرف نہیں کیا جائے گا ما سوائے ایسے طریقے سے اور ایسی وجوہ پر جو عدالتِ عظمیٰ کے کسی جج کے لئے مقرر ہیں۔

(۶) کسی وقت جبکہ محاسب اعلیٰ کا عہدہ خالی ہو یا محاسبِ اعلیٰ موجود نہ ہو یا کسی وجہ سے اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو کوئی ایسا دوسرا شخص، جسے صدر حکم دے، محاسب اعلیٰ کی حیثیت سے کام کرے گا اور اس عہدے کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

محاسب اعلیٰ کے کارہائے منصبی اور اختیارات۔

۱۶۹۔ محاسبِ اعلیٰ -------

(الف) وفاق اور صوبوں کے حسابات؛ اور

(ب) وفاق یا کسی صوبے کی قائم کردہ کسی ہیئت مجاز یا ادارے کے حسابات،

کے سلسلے میں ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت متعین کئے جائیں اور، جب تک اس طرح متعین نہ ہوں، صدر کے [2]فرمان کے ذریعے متعین ہوں گے۔

حسابات کے متعلق ہدایات دینے کے بارے میں محاسب اعلیٰ کا اختیار۔

۱۷۰۔ وفاق اور صوبوں کے حسابات، ایسی شکل میں اور ایسے اصولوں اور طریقوں کے مطابق رکھے جائیں گے جنہیں محاسبِ اعلیٰ، صدر کی منظوری سے، مقرر کرے۔

محاسب اعلیٰ کی رپورٹیں۔

۱۷۱۔ وفاق کے حسابات سے متعلق محاسبِ اعلیٰ کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جو انہیں قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گا اور کسی صوبے کے حسابات سے متعلق محاسب اعلیٰ کی رپورٹیں اس صوبے کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جو انہیں صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کرائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے فرمان (محاسبہ و حسابات) پاکستان، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

باب ۳۔ جائیداد، معاہدات، ذمہ داریاں اور مقدمات

لاوارث جائیداد۔

۱۷۲۔ (۱) ایسی کوئی جائیداد، جس کا کوئی جائز مالک نہ ہو، اگر کسی صوبے میں واقع ہو تو اس صوبہ کی حکومت کی، اور ہر دوسری صورت میں، وفاقی حکومت کی ملکیت ہوگی۔

(۲) تمام اراضیات، معدنیات، اور دوسری قیمتی اشیاء جو پاکستان کے براعظمی کنار آب کے اندر، یا پاکستان کے علاقائی سمندر کی حد کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، وفاقی حکومت کی ملکیت ہوں گی۔

جائیداد حاصل کرنے اور معاہدات وغیرہ کرنے کا اختیار۔

۱۷۳۔ (۱) وفاق اور کسی صوبے کا عاملانہ اختیار، متعلقہ مقننہ کے کسی ایکٹ کے تابع، وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی صوبائی حکومت کی ملکیت میں کسی جائیداد کے عطا کرنے، فروخت کرنے، بذریعہ دستاویز منتقل کرنے یا رہن رکھنے اور اس کی طرف سے جائیداد کے خریدنے یا حاصل کرنے، اور معاہدات کرنے پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) وفاق یا کسی صوبہ کی اغراض کیلئے حاصل کردہ تمام جائیداد، وفاقی حکومت یا جیسی بھی صورت ہو، اس صوبائی حکومت کی ملکیت ہوگی۔

(۳) وفاق یا کسی صوبہ کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے، کئے گئے تمام معاہدات میں یہ اظہار کیا جائے گا کہ وہ صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبہ کے گورنر کے نام سے کئے گئے ہیں، اور مذکورہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کئے گئے تمام معاہدات اور تکمیل کی گئی تمام دستاویزات جائیداد پر صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص دستخط کریں گے اور ایسے طریقے پر کئے جائیں گے جن کی وہ ہدایت کرے یا اجازت دے۔

(۴) وفاق یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی صوبے کے عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کئے گئے کسی معاہدہ یا تکمیل کردہ کسی دستاویز جائیداد کے بارے میں نہ صدر اور نہ کسی صوبے کا

گورنر ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا اور نہ کوئی ایسا شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے کوئی ایسا معاہدہ کرے یا کسی دستاویز جائیداد کی تکمیل کرے اس سلسلہ میں ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگا۔

(۵) وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی طرف سے اراضی کے انتقال کو قانون کے ذریعے منضبط کیا جائے گا۔

۱۷۴۔ وفاق کی جانب سے، اور اس کے خلاف، پاکستان کے نام سے مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور کسی صوبے کی جانب سے، اور اس کے خلاف، اس صوبہ کے نام سے مقدمہ دائر کیا جا سکے گا۔

مقدمات و کارروائیاں۔

حِصّہ ہفتم

نظام عدالت

باب ۱۔ عدالتیں

عدالتوں کا قیام اور اختیار سماعت۔

۱۷۵۔ (۱) پاکستان کی ایک عدالتِ عظمیٰ، اور ہر صوبے کے لئے ایک عدالت عالیہ اور ایسی دوسری عدالتیں ہونگی جو قانون کے ذریعے قائم کی جائیں گی۔

(۲) کسی عدالت کو کوئی اختیار سماعت حاصل نہیں ہوگا، ماسوائے اس کے جو دستور کی رو سے، یا کسی قانون کی رو سے، یا اس کے تحت، اسے تفویض کیا گیا ہے یا کیا جائے۔

(۳) عدلیہ کو یوم آغاز سے [۱][چودہ] سال کے اندر انتظامیہ سے بتدریج علیحدہ کیا جائے گا۔

باب ۲۔ پاکستان کی عدالت عظمیٰ

عدالت عظمیٰ کی تشکیل۔

۱۷۶۔ عدالتِ عظمیٰ ایک چیف جسٹس پر جسے چیف جسٹس پاکستان کہا جائے گا، اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد [۲][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے متعین کی جائے یا، اس طرح تعین ہونے تک، جو صدر مقرر کرے۔

عدالت عظمیٰ کے ججوں کا تقرر۔

۱۷۷۔ (۱) چیف جسٹس پاکستان کا تقرر صدر کرے گا، اور دوسرے ججوں میں سے ہر ایک کا تقرر صدر چیف جسٹس سے مشورے کے بعد کرے گا۔

(۲) کوئی شخص عدالتِ عظمیٰ کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا، تا وقتیکہ وہ پاکستان کا شہری نہ ہو اور--

(الف) کم از کم پانچ سال تک، یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پانچ سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ کا (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ شامل ہے جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی) جج نہ رہا ہو؛ یا

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پانچ" کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[۲] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ب) کم ازکم پندرہ سال تک، یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر پندرہ سال سے کم نہ ہو کسی عدالت عالیہ کا (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ شامل ہے جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی) ایڈووکیٹ نہ رہا ہو۔

عہدے کا حلف۔ ۱۷۸۔ عہدہ سنبھالنے سے قبل، چیف جسٹس پاکستان، صدر کے سامنے، اور عدالت عظمیٰ کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے سامنے، اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

فارغ الخدمت ہونے کی عمر۔ [1][۱۷۹۔ عدالت عظمیٰ کا کوئی جج ۶۵ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدہ پر فائز رہے گا بجز اسکے کہ وہ قبل ازیں مستعفی نہ ہو جائے یا آئین کے مطابق عہدہ سے برطرف نہ کردیا جائے۔]

[2][* * * * * * * * *]

قائم مقام چیف جسٹس۔ ۱۸۰۔ کسی وقت بھی جب------

(الف) چیف جسٹس پاکستان کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) چیف جسٹس پاکستان موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر [3][عدالت عظمیٰ کے دوسرے ججوں میں سے مقدم ترین جج] کو قائم مقام چیف جسٹس پاکستان کی حیثیت سے مقرر کرے گا۔

۱۔ دستور (سترھویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔ جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۲۔ شقات (۲)، (۳)، (۴)، (۵) اور (۶)، احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کردی گئیں۔ جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۳۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

قائم مقام جج۔

۱۸۱۔ (۱) کسی وقت بھی جب---

(الف) عدالت عظمیٰ کے کسی جج کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) عدالت عظمیٰ کا کوئی جج موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے کار ہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر، آرٹیکل ۱۷۷ کی شق (۱) میں مقررہ طریقے سے، کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو جو عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کیے جانے کا اہل ہو، عارضی طور پر عدالت عظمیٰ کے جج کی حیثیت سے کام کرنے پر مامور کر سکے گا۔

[1][تشریح:- اس شق میں "کسی عدالت عالیہ کے جج" میں ایسا شخص شامل ہے جو کسی عدالت عالیہ کے جج کے طور پر فارغ خدمت ہو چکا ہو۔]

(۲) اس آرٹیکل کے تحت تقرر اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک کہ صدر اس کو منسوخ نہ کر دے۔

ججوں کا وقتی طور پر بغرض خاص تقرر۔

۱۸۲۔ اگر کسی وقت عدالت عظمیٰ کے ججوں کا کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اس عدالت کا کوئی اجلاس منعقد کرنا یا جاری رکھنا ممکن نہ رہے، یا کسی دوسری وجہ سے یہ ضروری ہو کہ عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تعداد میں عارضی طور پر اضافہ کیا جائے تو چیف جسٹس پاکستان تحریری طور پر،---

(الف) صدر کی منظوری سے، کسی ایسے شخص کو جو اس عدالت کے جج کے عہدے پر فائز رہا ہو اور اس کے مذکورہ عہدہ چھوڑنے کے بعد سے تین سال کا عرصہ نہ گزرا ہو، درخواست کر سکے گا؛ یا

(ب) صدر کی منظوری سے اور کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی رضامندی سے، اس عدالت کے کسی ایسے جج کو جو عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کیے جانے کا اہل ہو، حکم دے سکے گا،

---

[1] فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۲ بجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

کہ وہ عدالت عظمیٰ کے اجلاسوں میں، اتنی مدت کے لئے جو ضروری ہو، بحیثیت جج بغرض خاص شرکت کرے اور اس طرح شریک اجلاس ہونے کے دوران ، اس جج بغرض خاص کو وہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہوتا ہے۔

عدالت عظمیٰ کا صدر مقام۔

۱۸۳۔ (۱) شق (۳) کے تابع ،عدالت عظمیٰ کا مستقل صدر مقام اسلام آباد میں ہوگا۔

(۲) عدالت عظمیٰ کا اجلاس وقتاً فوقتاً ایسے دوسرے مقامات پر ہو سکے گا جو چیف جسٹس پاکستان، صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(۳) جب تک اسلام آباد میں عدالت عظمیٰ کے قیام کا انتظام نہ ہو جائے ، اس عدالت کا صدر مقام ایسے مقام پر ہوگا جو صدر[۱] مقرر کرے۔

عدالت عظمیٰ کا ابتدائی اختیار سماعت۔

۱۸۴۔ (۱) عدالت عظمیٰ کو بہ اخراج ہر دیگر عدالت کے، کسی دو یا دو سے زیادہ حکومتوں کے درمیان کسی تنازعہ کے سلسلہ میں ابتدائی اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

تشریح:۔اس شق میں ''حکومتوں'' سے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں مراد ہیں۔

(۲) شق (۱) کی رو سے تفویض کردہ اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت عظمیٰ صرف استقراری فیصلے صادر کرے گی۔

(۳) آرٹیکل ۱۹۹ کے احکام پر اثر انداز ہوئے بغیر ،عدالت عظمیٰ کو، اگر وہ یہ سمجھے کہ حصہ دوم کے باب ا کے ذریعے تفویض شدہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے سلسلے میں عوامی اہمیت کا کوئی سوال درپیش ہے، مذکورہ آرٹیکل میں بیان کردہ نوعیت کا کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار رہوگا۔

عدالت عظمیٰ کا اختیار سماعت اپیل۔

۱۸۵۔ (۱) اس آرٹیکل کے تابع ،عدالت عظمیٰ کو کسی عدالت عالیہ کے صادر کردہ فیصلوں ، ڈگریوں ، حتمی احکام یا سزاؤں کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرنے اور ان پر فیصلہ صادر کرنے کا اختیار رہوگا۔

---

[۱] عدالت عظمیٰ کے صدر مقام کے طور پر راولپنڈی کے تقرر کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ حصہ سوم صفحہ ۱۳۸۷۔

(۲) کسی عدالت عالیہ کے صادر کردہ کسی فیصلے، ڈگری، حتمی حکم یا سزا کے خلاف اپیل عدالت عظمیٰ میں دائر کی جاسکے گی ۔۔۔

(الف) اگر عدالت عالیہ نے اپیل پر کسی ملزم کے بری ہونے کے حکم کو بدل دیا ہو اور اسے سزائے موت یا حبس دوام بہ عبور دریائے شور یا عمر قید کی سزا دے دی ہو، یا نگرانی کی درخواست پر کسی سزا کو بڑھا کر مذکورہ بالا کسی سزا سے بدل دیا ہو؛ یا

(ب) اگر عدالت عالیہ نے کسی ایسی عدالت سے جو اس کے ماتحت ہو، کسی مقدمہ کو اپنے روبرو سماعت کے لئے منتقل کر لیا ہو اور ایسی سماعت مقدمہ میں ملزم کو مجرم قرار دے دیا ہو اور مذکورہ بالا کوئی سزا دے دی ہو؛ یا

(ج) اگر عدالت عالیہ نے کسی شخص پر عدالت عالیہ کی توہین کی بناء پر کوئی سزا عائد کی ہو؛ یا

(د) اگر نفس الامر نزاع کی رقم یا مالیت ابتدائی عدالت میں پچاس ہزار روپے سے کم نہ تھی، اور اپیل نزاع میں بھی پچاس ہزار روپے سے، یا ایسی دوسری رقم سے، جس کی صراحت اس سلسلہ میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے کی جائے، کم نہ ہو اور جس فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی کے خلاف اپیل کی گئی ہو اس میں عین ماتحت عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی کو بدل دیا گیا ہو یا منسوخ کر دیا گیا ہو؛ یا

(ہ) اگر فیصلہ، ڈگری یا حکم حتمی میں بلاواسطہ طور پر اتنی ہی رقم یا مالیت کی جائیداد سے متعلق کوئی دعویٰ یا امر تنقیح طلب شامل ہو اور اس فیصلے، ڈگری یا حکم حتمی میں، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، عین ماتحت عدالت کا فیصلہ، ڈگری یا حکم حتمی بدل دیا گیا ہو یا منسوخ کر دیا گیا ہو؛ یا

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(و) اگر عدالت عالیہ اس امر کی تصدیق کر دے کہ مقدمے میں دستور کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ درپیش ہے۔

(۳) کسی ایسے مقدمے میں جس پر شق (۲) کا اطلاق نہ ہوتا ہو کسی عدالت عالیہ کے کسی فیصلے، ڈگری، حکم یا سزا کے خلاف عدالت عظمیٰ میں کوئی اپیل صرف اسی وقت دائر کی جائے گی جب عدالت عظمیٰ اپیل دائر کرنے کی اجازت عطا کر دے۔

مشاورتی اختیار سماعت۔

۱۸۶۔ (۱) اگر، کسی وقت، صدر مناسب خیال کرے کہ کسی قانونی مسئلہ کے بارے میں جس کو وہ عوامی اہمیت کا حامل خیال کرتا ہو عدالت عظمیٰ کی رائے حاصل کی جائے، تو وہ اس مسئلے کو عدالت عظمیٰ کے غور کے لئے بھیج سکے گا۔

(۲) عدالت عظمیٰ بایں طور محولہ مسئلہ پر غور کرے گی اور صدر کو اس مسئلے کے بارے میں اپنی رائے سے مطلع کرے گی۔

عدالت عظمیٰ کا مقدمات منتقل کرنے کا اختیار۔

[1][۱۸۶ الف۔ عدالت عظمیٰ، اگر وہ انصاف کے مفاد میں ایسا کرنا قرین مصلحت خیال کرے، کسی مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو کسی عدالت عالیہ کے سامنے زیر سماعت ہو کسی دیگر عدالت عالیہ کو منتقل کر سکے گی۔]

عدالت عظمیٰ کے حکم ناموں کا اجراء اور تعمیل۔

۱۸۷۔ (۱) [2][آرٹیکل ۱۷۵ کی شق (۲) کے تابع] عدالت عظمیٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ ایسی ہدایات، احکام یا ڈگریاں جاری کرے جو کسی ایسے مقدمہ یا معاملہ میں جو اس کے سامنے زیر سماعت ہو، مکمل انصاف کرنے کے لئے ضروری ہوں، ان میں کوئی ایسا حکم بھی شامل ہے جو کسی شخص کے حاضر کئے جانے، یا کسی دستاویز کو برآمد کرنے یا پیش کرنے کے لئے صادر کیا جائے۔

(۲) ایسی کوئی ہدایت، حکم یا ڈگری، پاکستان بھر میں قابل نفاذ ہوگی اور، جب اس کی تعمیل کسی صوبہ میں، یا کسی ایسے قطعہ یا علاقہ میں کی جانی ہو جو کسی صوبہ کا حصہ نہ ہو لیکن اس صوبے کی عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہو، تو اس کی اسی طرح سے تعمیل کی جائے گی

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے نیا آرٹیکل ۱۸۶۔الف شامل کیا گیا۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

گویا کہ اسے اس صوبہ کی عدالت عالیہ نے جاری کیا ہو۔

(۳) اگر یہ سوال پیدا ہو جائے کہ عدالت عظمیٰ کی ہدایت، حکم یا ڈگری کو کونسی عدالت عالیہ نافذ کرے گی تو اس سوال کے بارے میں عدالت عظمیٰ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کا فیصلوں یا احکام پر نظر ثانی کرنا۔

۱۸۸۔ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے اور عدالت عظمیٰ کے وضع کردہ کسی قواعد کے احکام کے تابع، عدالت عظمیٰ کو اپنے صادر کردہ کسی فیصلے یا دیئے ہوئے کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کے فیصلے دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہیں۔

۱۸۹۔ عدالت عظمیٰ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک کہ اس میں کسی امر قانونی کا تصفیہ کیا گیا ہو، یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو، یا اس کی وضاحت کرتا ہو، پاکستان میں تمام دوسری عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

عدالت عظمیٰ کی معاونت میں عمل۔

۱۹۰۔ پورے پاکستان کے تمام حکام عاملہ وعدلیہ، عدالتِ عظمیٰ کی معاونت کریں گے۔

قواعد طریق کار۔

۱۹۱۔ دستور اور قانون کے تابع، عدالت عظمیٰ، عدالت کے معمول اور طریق کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

باب ۴ عدالت ہائے عالیہ

عدالت عالیہ کی تشکیل۔

۱۹۲۔ (۱) کوئی عدالت عالیہ ایک چیف جسٹس اور اتنے دیگر ججوں پر مشتمل ہوگی جن کی تعداد قانون کے ذریعے متعین کی جائے گی، یا اس طرح متعین ہونے تک، جو صدر مقرر کرے۔

[2][(۲) عدالت عالیہ سندھ و بلوچستان، بلوچستان اور سندھ کے صوبوں کے لئے مشترکہ عدالت عالیہ کے طور پر کام کرنا بند کر دے گی۔

(۳) صدر[3] فرمان کے ذریعے، بلوچستان اور سندھ کے صوبوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک عدالت عالیہ قائم کرے گا اور فرمان میں دو عدالت ہائے عالیہ کے صدر مقامات، مشترکہ

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے اصل شقات (۲) تا (۴) کی بجائے تبدیل کی گئیں۔ (نفاذ پذیر از یکم دسمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[3] بلوچستان اور سندھ کے لئے عدالت ہائے عالیہ کے قیام کی نسبت مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے فرمان صدر نمبر ۶ بجریہ ۱۹۷۶ء مورخہ ۲۹ نومبر، ۱۹۷۶ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحات ۵۹۵۔۵۹۹۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے تبادلے، دوعدالت ہائے عالیہ کے قیام سے عین قبل مشترکہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت مقدمات کے انتقال کے لئے اور، عام طور پر، مشترکہ عدالت عالیہ کے کام بند کرنے اور دوعدالت ہائے عالیہ کے قیام کے مستلزمہ یا ذیلی امور کے لئے ایسے احکام وضع کر سکے گا جو وہ موزوں سمجھے۔]

(۴) کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو [۱] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے، پاکستان کے کسی ایسے علاقے پر وسعت دی جا سکے گی جو کسی صوبے کا حصہ نہ ہو۔

عدالت عالیہ کے ججوں کا تقرر۔

۱۹۳۔ (۱) کسی عدالتِ عالیہ کے کسی جج کا تقرر صدر کی طرف سے حسب ذیل سے مشورے کے بعد کیا جائے گا--

(الف) چیف جسٹس پاکستان سے؛

(ب) متعلقہ گورنر سے؛ اور

(ج) اس عدالت عالیہ کے چیف جسٹس سے، بجز جب کہ وہ تقرر چیف جسٹس کا ہو۔

(۲) کوئی شخص کسی عدالتِ عالیہ کا جج مقرر نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ وہ پاکستان کا شہری نہ ہو، کم از کم [۲] [پینتالیس سال] کی عمر کا نہ ہو اور---

(الف) کم از کم دس سال تک یا مختلف اوقات میں اتنی مدت تک جو مجموعی طور پر دس سال سے کم نہ ہو، کسی عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ نہ رہا ہو (جس میں کوئی ایسی عدالت عالیہ جو یوم آغاز سے قبل کسی وقت بھی پاکستان میں موجود تھی، شامل ہے)؛ یا

(ب) وہ کسی ایسی سول ملازمت کا، جو اس پیرے کی اغراض کے لئے قانون کی رو سے متعین کی گئی ہو، رکن نہ ہو، اور کم از کم دس سال کی مدت تک رکن نہ رہا ہو، اور کم از

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے "چالیس سال" کی بجائے تبدیل کئے گئے جس میں فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے مزید ترمیم کی گئی۔

کم تین سال کی مدت تک پاکستان میں ضلع جج کی حیثیت سے خدمات انجام نہ دے چکا ہو، یا اس کے کارہائے منصبی انجام نہ دے چکا ہو؛ یا

(ج) کم از کم دس سال کی مدت تک پاکستان میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز نہ رہ چکا ہو۔

[1][تشریح:- وہ مدت شمار کرنے میں جس کے دوران کوئی شخص عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو یا عدالتی عہدے پر فائز رہا ہو، وہ مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران وہ ایڈووکیٹ ہو جانے کے بعد عدالتی عہدے پر فائز رہا ہو یا، جیسی بھی صورت ہو، وہ مدت جس کے دوران وہ عدالتی عہدے پر فائز رہنے کے بعد ایڈووکیٹ رہا ہو۔]

(۳) اس آرٹیکل میں "ضلع جج" سے ابتدائی اختیار سماعت کی حامل اعلیٰ دیوانی عدالت کا جج مراد ہے۔

عہدے کا حلف۔

۱۹۴۔ اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس گورنر کے سامنے، اور عدالت کا کوئی دوسرا جج چیف جسٹس کے سامنے، اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

فارغ الخدمت ہونے کی عمر۔

[2][۱۹۵۔ کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج ۶۲ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا، تاوقتیکہ وہ قبل ازیں مستعفی نہ ہو جائے یا آئین کے مطابق عہدہ سے برطرف نہ کر دیا جائے۔]

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆[3]

قائم مقام چیف جسٹس۔

۱۹۶۔ کسی وقت بھی جبکہ۔

---

1. تشریح کا اضافہ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۴/مئی، ۱۹۷۴ء)۔
2. دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔
3. شقات (۲)، (۳)، (۴)، (۵) اور (۶) (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کر دی گئیں۔ جن میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

(الف) کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس موجود نہ ہو، یا کسی دیگر بنا پر اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو،

تو صدر چیف جسٹس کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے [1][اس عدالت عالیہ کے دیگر ججوں میں سے کسی کو مقرر کرے گا یا عدالت عظمیٰ کے ججوں میں سے کسی سے درخواست کر سکے گا]

زائد جج۔ ۱۹۷۔ کسی وقت جبکہ -------

(الف) کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج موجود نہ ہو یا کسی دیگر بناء پر اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو؛ یا

(ج) کسی وجہ سے کسی عدالت عالیہ کے ججوں کی تعداد بڑھانا ضروری ہو،

تو صدر آرٹیکل ۱۹۳ کی شق (۱) میں مقررہ طریقے سے کسی ایسے شخص کو جو عدالت عالیہ کا جج مقرر کئے جانے کا اہل ہو، اس عدالت کے زائد جج کے طور پر اتنی مدت کے لئے مقرر کر سکے گا، جو صدر متعین کرے، جو ایسی مدت سے، اگر کوئی ہو، جو قانون کی رو سے مقرر کی جائے، تجاوز نہ کرے۔

عدالتِ عالیہ کا صدر مقام۔ ۱۹۸۔ [2][(۱)] یوم آغاز سے عین قبل موجود، ہر عدالت عالیہ کا صدر مقام اس مقام پر رہے گا، جہاں اس کا مذکورہ مقام اس دن سے قبل موجود تھا۔

[2][(۲) ہر ایک عدالت عالیہ اور جج صاحبان اور اس کی ڈویژنل عدالتیں اس کے صدر مقام پر اور اس کی بینچوں کے مقامات پر اجلاس کریں گی اور، اپنے علاقائی اختیار سماعت کے اندر کسی مقام پر، ایسے ججوں پر مشتمل سرکٹ عدالتیں منعقد کر سکیں گی جس طرح کہ چیف جسٹس نامزد کرے۔

(۳) عدالتِ عالیہ لاہور کی ایک ایک بینچ بہاولپور، ملتان اور راولپنڈی میں ہو گی؛ عدالتِ عالیہ سندھ کی ایک بینچ سکھر میں ہو گی؛ عدالت عالیہ پشاور کی ایک ایک بینچ ایبٹ آباد اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ہو گی اور عدالت عالیہ بلوچستان کی ایک بینچ سبی میں ہو گی۔

---

1. فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کئے گئے۔
2. فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

(۴) عدالت ہائے عالیہ میں سے ہر ایک ایسے دیگر مقامات پر بنچیں قائم کر سکے گی جس طرح کہ گورنر کابینہ کی رائے سے اور عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے متعین کرے۔

(۵) شق (۳) میں محولہ، یا شق (۴) کے تحت قائم کردہ کوئی بنچ، عدالت عالیہ کے ایسے ججوں پر مشتمل ہوگی جس طرح کہ چیف جسٹس کی طرف سے وقتاً فوقتاً کم از کم ایک سال کی مدت کے لئے نامزد کئے جائیں۔

(۶) گورنر عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے ساتھ مشورے سے حسبِ ذیل معاملات کا انتظام کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گا، یعنی:ــــ

(الف) ایسا علاقہ تفویض کرنا جس کے تعلق سے ہر ایک بنچ عدالت عالیہ کو حاصل اختیار سماعت استعمال کرے گی؛ اور

(ب) تمام اتفاقی، ضمنی اور مستلزمہ امور کے لئے]۔

عدالت عالیہ کا اختیارِ سماعت۔

۱۹۹۔ (۱) اگر کسی عدالت عالیہ کو اطمینان ہو کہ قانون میں کسی اور مناسب چارہ جوئی کا انتظام نہیں ہے تو وہ، دستور کے تابع،ــــ

(الف) کسی فریق دادخواہ کی درخواست پر، بذریعہ حکم،ــــ

(اول) اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں وفاق، کسی صوبے یا کسی مقامی ہیئت مجاز کے امور کے سلسلے میں فرائض انجام دینے والے کسی شخص کو ہدایت دے سکے گی کہ وہ کوئی ایسا کام کرنے سے اجتناب کرے، جس کے کرنے کی اجازت اسے قانون نہیں دیتا، یا وہ کوئی ایسا کام کرے جو قانون کی رُو سے اس پر واجب ہے؛ یا

(دوم) یہ اعلان کر سکے گی کہ عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں وفاق، کسی صوبے یا کسی مقامی ہیئت مجاز کے امور کے سلسلہ میں فرائض انجام دینے والے کسی شخص کی طرف سے کیا ہوا کوئی فعل یا کی ہوئی کوئی کارروائی قانونی اختیار کے بغیر کی گئی ہے اور کوئی قانونی اثر نہیں رکھتی ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کی درخواست پر، بذریعہ حکم،۔۔۔۔

(اول) ہدایت دے سکے گی کہ اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں زیر حراست کسی شخص کو اس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ عدالت ذاتی طور پر اطمینان کر سکے کہ اسے قانونی اختیار کے بغیر یا کسی غیر قانونی طریقے سے زیر حراست نہیں رکھا جا رہا ہے؛ یا

(دوم) کسی شخص کو، جو اس عدالت کے علاقائی اختیار سماعت میں کسی سرکاری عہدے پر فائز ہو، یا جس کا فائز ہونا مترشح ہوتا ہو، حکم دے سکے گی کہ وہ ظاہر کرے کہ وہ کسی قانونی اختیار کے تحت اس عہدے پر فائز ہونے کا دعویدار ہے؛ یا

(ج) کسی فریق دادخواہ کی درخواست پر، اس عدالت کے اختیار سماعت کے اندر کسی علاقے میں، یا اس علاقے کے بارے میں، کسی اختیار کو استعمال کرنیوالے کسی شخص یا ہیئت مجاز، بشمول کسی حکومت کو ایسی ہدایات دیتے ہوئے حکم صادر کر سکے گی جو حصہ دوم کے باب ا میں تفویض کردہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لئے موزوں ہوں۔

(۲) دستور کے تابع، حصہ دوم کے باب ا میں تفویض کردہ بنیادی حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لئے کسی عدالت عالیہ سے رجوع کرنے کا حق محدود نہیں کیا جائے گا۔

[1][(۳) شق (ا) کے تحت اس درخواست پر حکم صادر نہیں کیا جائے گا جو کسی ایسے شخص کی طرف سے یا اس کے بارے میں جو مسلح افواج پاکستان کا رکن ہو، یا جو فی الوقت مذکورہ افواج میں سے کسی سے متعلق کسی قانون کے تابع ہو، اس کی شرائط ملازمت کی نسبت، اس کی ملازمت سے پیدا ہونے والے کسی معاملے کی نسبت، یا مسلح افواج پاکستان کے ایک رکن کے طور پر یا مذکورہ قانون کے تابع کسی شخص کے طور پر اس کے بارے میں کی گئی کسی کارروائی کی نسبت پیش کی گئی ہو۔]

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی (نفاذ پذیر از ۴/ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[1] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۴) جبکہ ——

(الف) کوئی درخواست کسی عدالت عالیہ کوشق (۱) کے پیرا (الف) یا پیرا (ج) کے تحت کوئی حکم صادر کرنے کے لئے پیش کی جائے؛ اور

(ب) کسی حکم عارضی کا اجراء کسی سرکاری کام کے انجام دینے میں مداخلت یا مضرت کے طور پر اثر انداز ہوتا ہو، یا بصورتِ دیگر مفادِ عامہ [2][یا سرکاری املاک] کیلئے نقصان دہ ہو یا سرکاری محاصل کی وصولی یا تشخیص میں مزاحم ہونے پر منتج ہوتا ہو،

تو عدالت حکم عارضی جاری نہیں کرے گی، تاوقتیکہ مقررہ افسر قانون کو درخواست کا نوٹس نہ دیا جا چکا ہو اور اس کو یا اس سلسلے میں اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی دوسرے شخص کو سماعت کا موقع فراہم نہ کر دیا گیا ہو اور عدالت، ایسی وجوہ کی بناپر جو تحریراً ریکارڈ کی جائیں، مطمئن نہ ہو کہ حکم عارضی ——

(اول) مذکورہ بالا طور پر اثر انداز نہیں ہوگا؛ یا

(دوم) کسی ایسے حکم یا کارروائی کو معطل کرنے کا اثر رکھے گا جو از روئے ریکارڈ اختیار کے بغیر ہے۔

[3][(۴الف) کسی عدالت عالیہ کی طرف سے اُسے پیش کردہ کسی ایسی درخواست پر، جو کسی ایسی درخواست پر، جو کسی ہیئتِ مجاز یا شخص کی طرف سے جاری کردہ کسی حکم، کی گئی کسی کارروائی یا کیئے گئے کسی فعل کے جواز یا قانونی اثر پر اعتراض کرنے کے لئے ہو، جو جدول اول کے حصہ ا میں مصرحہ کسی قانون کے تحت جاری کیا گیا ہو، کی گئی ہو یا کیا گیا ہو یا جس کا جاری ہونا، کیا جانا یا کرنا مترشح ہوتا ہو یا جو [4][سرکاری املاک یا] سرکاری محاصل کی تشخیص یا تحصیل سے متعلق یا اس کے سلسلے میں ہو، صادر کردہ کوئی حکم عارضی اس دن کے بعد جس کو وہ صادر کیا جائے، [5][چھ ماہ] کی مدت گزر جانے پر موثر نہیں رہے گا، [6][مگر شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے معاملہ کا قطعی فیصلہ اس تاریخ سے جس پر حکم عارضی صادر کیا جائے چھ ماہ کے اندر کر دیا جائے گا۔]

---

[1] شقات (۳ الف)، (۳ ب) اور (۳ ج) فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے حذف کر دی گئیں جن میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کئے گئے۔

[3] شق (۴ الف) دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے شامل کی گئی (نفاذ پذیر از ۲۱/نومبر ۱۹۷۵ء)۔

[4] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "ساٹھ ایام" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[5] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل کئے گئے۔

[1] ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۵) اس آرٹیکل میں، بجز اس کے کہ سیاق و سباق سے کچھ اور ظاہر ہو،——

''شخص'' میں کوئی ہیئت سیاسی یا ہیئت اجتماعی، وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی یا اس کے تحت کوئی ہیئت مجاز اور کوئی عدالت یا ٹربیونل شامل ہے، ماسوائے عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ یا کسی ایسی عدالت یا ٹربیونل کے جو پاکستان کی مسلح افواج سے متعلق کسی قانون کے تحت قائم کیا گیا ہو؛ اور

''مقررہ افسر قانون'' سے——

(الف) کسی ایسی درخواست کے سلسلے میں جو وفاقی حکومت پر، یا وفاقی حکومت کی یا اس کے تحت کسی ہیئت مجاز پر اثر انداز ہوتی ہو، اٹارنی جنرل مراد ہے؛ اور

(ب) کسی دوسری صورت میں، اس صوبہ کا ایڈووکیٹ جنرل مراد ہے جس میں درخواست دی گئی ہو۔

عدالت عالیہ کے ججوں کا تبادلہ۔

۲۰۰۔ (۱) صدر کسی عدالت کے کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت میں کر سکے گا، لیکن کسی جج کا اس طرح تبادلہ نہیں کیا جائے گا بجز اس کی رضامندی سے اور صدر کی طرف سے چیف جسٹس پاکستان اور دونوں عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں کے مشورے سے [2][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ رضامندی یا عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں سے مشورہ ضروری نہیں ہوگا اگر ایسا تبادلہ ایسی مدت کے لئے ہو جو ایک وقت میں [4][دو سال] سے زیادہ نہ ہو۔

تشریح:- اس آرٹیکل میں ''جج'' میں کوئی چیف جسٹس شامل نہیں ہے [5][لیکن کوئی ایسا جج شامل ہے جو فی الوقت کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے کام کر رہا

---

۱ بحوالہ عین ماقبل شق (۴ب) حذف کر دی گئی۔

۲ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے وقفِ کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

۳ فقرہ شرطیہ کا بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

۴ فرمان صدر نمبر ۱۴ بجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "ایک سال" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

۵ دستور (ترمیم سوم) فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

ہو ماسوائے عدالت عظمٰی کے کسی جج کے جو آرٹیکل ۱۹۶ کے پیرا (ب) کے تحت کی
گئی درخواست کی تعمیل میں مذکورہ حیثیت سے کام کر رہا ہو۔]

[1][(۲) جبکہ کسی جج کا بایں طور تبادلہ کر دیا جائے یا اس کا جج کے عہدے کے علاوہ کسی عہدے پر عدالت عالیہ کے صدر مقام کے علاوہ کسی مقام پر تقرر کیا جائے، تو وہ، اس مدت کے دوران جس کے لئے وہ اس عدالت عالیہ کے جج کے طور پر خدمت انجام دے جہاں اس کا تبادلہ کیا گیا ہو یا مذکورہ دیگر عہدے پر فائز ہو، اپنے مشاہرے کے علاوہ ایسے بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جس طرح کہ صدر، فرمان کے ذریعے، متعین کرے۔]

[2][(۳) اگر کسی وقت کسی وجہ سے عارضی طور پر کسی عدالتِ عالیہ کے ججوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ضروری ہو تو مذکورہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس کسی دوسری عدالت عالیہ کے کسی جج کو اتنی مدت کے لئے جو ضروری ہو، قبل الذکر عدالتِ عالیہ کے اجلاس میں شریک ہونے کا حکم دے سکے گا اور جب وہ اس عدالتِ عالیہ کے اجلاس میں بایں طور شریک ہو گا تو اس جج کو مذکورہ عدالتِ عالیہ کے کسی جج جیسا ہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی جج کو بایں طور حکم نہیں دیا جائے گا بجز اس کی رضامندی سے اور صدر کی منظوری سے اور چیف جسٹس پاکستان اور اسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے کے بعد جس کا وہ جج ہو۔]

[3][**تشریح**: اس آرٹیکل میں "عدالت عالیہ" میں کسی عدالتِ عالیہ کی کوئی بینچ شامل ہے۔]

[4][(۴) کسی عدالتِ عالیہ کا کوئی جج جو شق (۱) کے تحت کسی دوسری عدالت عالیہ میں تبادلہ قبول نہ کرے، اپنے عہدے سے فارغ خدمت متصور ہوگا اور، مذکورہ فارغ الخدمتی پر ایسی پنشن

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شق (۲) کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شق (۳) کا اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[3] تشریح کا اضافہ فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے کیا گیا۔

[4] فرمان دستور (ترمیم سوم)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے نئی شق (۴) کا اضافہ کیا گیا۔

وصول کرنے کا مستحق ہوگا جو بحیثیت جج اس کی ملازمت کی مدت اور پاکستان کی ملازمت میں مجموعی ملازمت کی، اگر کوئی ہو، بنیاد پر شمار کی گئی ہو۔]

عدالت عالیہ کا فیصلہ ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

۲۰۱۔ آرٹیکل ۱۸۹ کے تابع، کسی عدالت عالیہ کا کوئی فیصلہ، جس حد تک کہ اس میں کسی امر قانونی کا تصفیہ کیا گیا ہو یا وہ کسی اصول قانون پر مبنی ہو یا اس کی وضاحت کرتا ہو، ان تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا جو اس کے ماتحت ہوں۔

قواعد طریق کار۔

۲۰۲۔ دستور اور قانون کے تابع، کوئی عدالتِ عالیہ اپنے، یا اپنی کسی ماتحت عدالت کے، معمول اور طریق کار کو منضبط کرنے کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

عدالت عالیہ ماتحت عدالتوں کی نگرانی کرے گی۔

۲۰۳۔ ہر عدالت عالیہ اپنی تمام ماتحت عدالتوں کی نگرانی اور نگہداشت کرے گی۔

[1][باب ۳- الف- وفاقی شرعی عدالت

اس باب کے احکام دستور کے دیگر احکام پر غالب ہوں گے۔

۲۰۳ الف۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود اس باب کے احکام مؤثر ہوں گے۔

تعریفات۔

۲۰۳ ب۔ اس باب میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق و سباق کے منافی نہ ہو،ـــــــ

[2][(الف) ''چیف جسٹس'' سے عدالت کا چیف جسٹس مراد ہے؛]

(ب) ''عدالت'' سے آرٹیکل ۲۰۳ ج کے بموجب تشکیل کردہ وفاقی شرعی عدالت مراد ہے؛

[3][(ب ب) ''جج'' سے اس عدالت کا جج مراد ہے؛]

(ج) ''قانون'' میں کوئی رسم یا رواج شامل ہے جو قانون کا اثر رکھتا ہو مگر اس میں دستور، مسلم شخصی قانون، کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا، اس بات کے آغاز نفاذ سے [4][دس] سال کی مدت گزرنے تک، کوئی مالی قانون محصولات یا فیسوں، کے عائد کرنے اور جمع کرنے یا بنکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ سے متعلق کوئی قانون شامل

۱۔ فرمان دستور (ترمیمی) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے موجودہ باب ۳ الف کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذپذیر از ۲۶/ مئی، ۱۹۸۰ء)۔

۲۔ فرمان دستور (ترمیم دوم) فرمان، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل کئے گئے۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے۔

۴۔ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پانچ" کی بجائے تبدیل کئے گئے جس میں قبل ازیں بعض وضع شدہ قوانین کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔

نہیں ہے؛ اور

[1] * * * * * * * * * *

۲۰۳ ج۔(۱) اس باب کی اغراض کے لئے ایک عدالت کی تشکیل کی جائے گی جو وفاقی شرعی عدالت کے نام سے موسوم ہوگی۔ وفاقی شرعی عدالت۔

[2][(۲) عدالت [3][چیف جسٹس] سمیت، زیادہ سے زیادہ آٹھ مسلم [4][ججوں] پر مشتمل ہوگی، جن کا تقرر صدر کرے گا۔]

[5][(۳) چیف جسٹس ایسا شخص ہوگا جو عدالت عظمیٰ کا جج ہو، یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو یا جو کسی عدالت عالیہ کا مستقل جج رہ چکا ہو۔

(۳ الف) ججوں میں سے، زیادہ سے زیادہ چار ایسے اشخاص ہوں گے جن میں سے ہر ایک کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو، یا بننے کا اہل ہو اور زیادہ سے زیادہ تین علماء ہوں گے جو اسلامی قانون کا وافر علم رکھتے ہوں۔]

(۴) [3][چیف جسٹس] اور کوئی [6][جج] زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے عہدے پر فائز رہے گا، مگر اسے ایسی مزید مدت یا مدتوں کے لئے مقرر کیا جا سکے گا جو صدر متعین کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ ایک [6][جج] کے طور پر کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا تقرر [7][دو سال] سے زائد مدت کے لئے نہیں کیا جائے گا ماسوائے اس کے کہ اس کی رضامندی سے اور [8][، ماسوائے جبکہ جج خود چیف جسٹس ہو،] اس عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس

---

۱ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے پیراگراف (د) حذف کر دیا گیا۔

۲ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۲) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۳ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۴ بحوالہ عین ماقبل "ارکان" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۵ فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

۶ فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "رکن" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۷ فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "ایک سال" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۸ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کئے گئے۔

سے صدر کے مشورہ کے بعد کیا جائے۔

[1]"[(۴ الف) [2][چیف جسٹس]، اگر وہ عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو، اور کوئی [2][جج] جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے، اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔]

[3][(۴ب) صدر، کسی بھی وقت، تحریری حکم کے ذریعے،---------

(الف) کسی جج کے تقرر کی شرائط تبدیل کر سکے گا؛

(ب) کسی جج کو کوئی دیگر عہدہ تفویض کر سکے گا؛ اور

(ج) کسی جج کو ایسے دیگر کارہائے منصبی انجام دینے کا حکم دے سکے گا جو وہ موزوں تصور کرے،

اور ایسے دیگر احکام صادر کر سکے گا جو وہ مناسب سمجھے۔

تشریح:- اس شق اور شق (۴ج) میں، ''جج'' میں چیف جسٹس شامل ہے۔

(۴ج) جبکہ وہ ایسے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو جن کے انجام دینے کا اسے شق (۴ب) کے تحت حکم دیا گیا ہو، یا مذکورہ شق کے تحت اسے تفویض کردہ کسی دیگر عہدے پر فائز ہو تو کوئی جج اسی مشاہرے، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جو اس عدالت کے چیف جسٹس یا، جیسی بھی صورت ہو، جج کے لئے قابل ادخال ہیں]۔

(۵) کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج جو ایک [2][جج] کے طور پر تقرر منظور نہ کرے، اس کا اپنے عہدے سے فارغ خدمت ہونا تصور کیا جائے گا اور، مذکورہ فارغ الخدمتی پر، وہ بحیثیت جج اپنی مدت ملازمت اور ملازمت پاکستان میں کل مدت ملازمت کی، اگر کوئی ہوں، بنیاد پر شمار کردہ پنشن حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔

(۶) عدالت کا صدر مقام اسلام آباد میں ہوگا، لیکن عدالت وقتاً فوقتاً پاکستان میں ایسے دیگر

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" اور "رکن" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[3] نئی شق (۴ب) فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کی گئی۔

مقامات پر اجلاس کر سکے گی جو [1][چیف جسٹس]، صدر کی منظوری سے، مقرر کرے۔

(۷) عہدہ سنبھالنے سے قبل [1][چیف جسٹس] اور کوئی [2][جج] صدر یا اس کی طرف سے نامزد کردہ کسی شخص کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج کی گئی ہے۔

(۸) کسی بھی وقت جب [1][چیف جسٹس] یا کوئی [2][جج] غیر حاضر ہو یا اپنے عہدے کے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو تو صدر [1][چیف جسٹس] یا، جیسی بھی صورت ہو، [2][جج] کے طور پر کام کرنے کے لئے اس غرض کے لئے اہل کسی دوسرے شخص کا تقرر کرے گا۔

(۹) کوئی [1][چیف جسٹس] جو عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو اسی [3][مشاہرے]، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی عدالت عظمیٰ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے اور کوئی [2][جج] جو کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو اسی [3][مشاہرے]، بھتوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کے لئے اجازت ہے [3][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ جبکہ کوئی جج ملازمت پاکستان میں کسی دوسرے عہدہ کے لئے پہلے ہی پنشن حاصل کر رہا ہو تو مذکورہ پنشن کی رقم اس شق کے تحت حسب قاعدہ پنشن سے منہا کر لی جائے۔]

۲۰۳ ج ج۔ [علماء اور علماء ارکان کا پینل] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۱ (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے حذف کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۱ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

۲۰۳ د۔ (۱) عدالت، [4][یا تو خود اپنی تحریک پر یا] پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کوئی

عدالت کے اختیارات، اختیار سماعت اور کارہائے منصبی۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے "چیئرمین" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل "رکن" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

[4] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۴ کی رو سے شامل کئے گئے۔

قانون یا قانون کا کوئی حکم ان اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں جس طرح کہ قرآن پاک اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے جن کا حوالہ بعد ازیں اسلامی احکام کے طور پر دیا گیا ہے۔

[1][(ا الف) جبکہ عدالت شق (ا) کے تحت کسی قانون یا قانون کے کسی حکم کا جائزہ لینا شروع کرے اور اسے ایسا قانون یا قانون کا حکم اسلامی احکام کے منافی معلوم ہو، تو عدالت ایسے قانون کی صورت میں جو وفاقی فہرست قانون سازی یا مشترکہ فہرست قانون سازی میں شامل معاملے سے متعلق ہو وفاقی حکومت کو یا کسی ایسے معاملے سے متعلق جو ان فہرستوں میں سے کسی ایک میں بھی شامل نہ ہو، صوبائی حکومت کو، ایک نوٹس دینے کا حکم دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت کی جائے گی جو اسے بایں طور منافی معلوم ہوں اور مذکورہ حکومت کو، اپنا نقطۂ نظر عدالت کے سامنے پیش کرنے کے لئے مناسب موقع دے گی۔]

(۲) اگر عدالت فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں بحسب ذیل بیان کرے گی:—

(الف) اس کے مذکورہ رائے قائم کرنیکی وجوہ؛ اور

(ب) وہ حد جس تک وہ قانون یا حکم بایں طور منافی ہے؛

اور اس تاریخ کی صراحت کریگی جس پر وہ فیصلہ موثر ہوگا[2][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ، اس میعاد کے گزرنے سے پہلے جس کے اندر عدالت عظمیٰ میں اس کیخلاف اپیل داخل ہوسکتی ہو یا، جبکہ اپیل بایں طور پر داخل کر دی گئی ہو تو اس اپیل کے فیصلہ سے پہلے مؤثر نہیں ہوگا۔]

---

۱ فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ بجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شامل کی گئی۔

۲ فرمان دستور (ترمیمی)، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱ بجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے وقف کامل کی بجائے تبدیل اور اضافہ کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور تبدیل شدہ اور اضافہ شدہ متصور ہوگا۔

(۳) اگر عدالت کی طرف سے کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی قرار دے دیا جائے تو، ــــــــ

(الف) وفاقی فہرست قانون سازی یا مشترکہ فہرست قانون سازی میں شامل کسی امر کے سلسلے میں کسی قانون کی صورت میں صدر، یا کسی ایسے امر کے سلسلے میں جو ان فہرستوں میں سے کسی میں بھی شامل نہ ہو کسی قانون کی صورت میں گورنر، اس قانون میں ترمیم کرنے کے لئے اقدام کرے گا تا کہ مذکورہ قانون یا حکم کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے؛ اور

(ب) مذکورہ قانون یا حکم، اس حد تک جس حد تک اسے بایں طور منافی قرار دے دیا جائے، اس تاریخ سے جب عدالت کا فیصلہ اثر پذیر ہو، مؤثر نہیں رہے گا۔
[۱]

* * * * * * * * * * *

عدالت کا اختیار سماعت نگرانی اور دیگر اختیار سماعت۔

[۲][۲۰۳دد۔(۱) عدالت حدود کے نفاذ سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی فوجداری عدالت کی طرف سے فیصلہ شدہ کسی مقدمے کا ریکارڈ اس غرض سے طلب کر سکے گی اور اس کا جائزہ لے سکے گی کہ مذکورہ عدالت کے قلمبند کردہ یا صادر کردہ کسی نتیجہ، تفتیش، حکم سزا یا حکم کی صحت، قانونی جواز یا معقولیت کے بارے میں، اور اس کی کسی قانونی کارروائی کی باضابطگی کے بارے میں اپنا اطمینان کر سکے اور مذکورہ ریکارڈ طلب کرتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ جب تک اس ریکارڈ کا جائزہ نہ لے لیا جائے، کسی حکم سزا کی تعمیل روک دی جائے اور، اگر ملزم زیر حراست ہو تو، اس کو ضمانت پر یا اس کے اپنے مچلکہ پر رہا کر دیا جائے۔

(۲) کسی ایسے مقدمے میں جس کا ریکارڈ عدالت نے طلب کیا ہو، عدالت ایسا حکم صادر کر سکے گی جو وہ مناسب خیال کرے اور سزا میں اضافہ کر سکے گی:

---

[۱] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے شق (۴) حذف کر دی گئی۔

[۲] فرمان دستور (ترمیم دوم)، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ا مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے آرٹیکل ۲۰۳دد کی بجائے تبدیل کر دیا گیا جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء کے آرٹیکل ۴ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں کسی امر سے عدالت کو کسی تجویز بریت کو تجویز سزایابی میں بدلنے کا مجاز کرنا متصور نہیں ہوگا اور اس آرٹیکل کے تحت کوئی حکم ملزم کی مضرت میں صادر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے خود اپنی صفائی میں سماعت کا موقع فراہم نہ کر دیا جائے۔

(۳) عدالت کو ایسا دیگر اختیار سماعت حاصل ہوگا جو اسے کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت تفویض کر دیا جائے۔]

عدالت کا اختیار اور ضابطہ کار۔

۲۰۳ہ۔ (۱) اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کی اغراض کیلئے، عدالت کو حسب ذیل امور کی نسبت مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۹۰۸ء) کے تحت کسی مقدمہ کی سماعت کرنے والی کسی عدالت دیوانی کے اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری نافذ کرنا اور اس کا حلفاً بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور پیش سازی کا حکم دینا؛

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا؛ اور

(د) گواہوں یا دستاویزات کے اظہار کے لئے کمیشن کا اجراء کرنا۔

(۲) عدالت کو ہر لحاظ سے ایسی کارروائی کا اہتمام کرنے اور اپنے طریقۂ کار کو منضبط کرنے کا اختیار ہوگا جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے۔

(۳) عدالت کو خود اپنی توہین کی سزا دینے کے لئے عدالتِ عالیہ کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(۴) آرٹیکل ۲۰۳د کی شق (۱) کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کے کسی فریق کی نمائندگی کوئی ایسا قانون پیشہ شخص جو مسلمان ہو اور کم از کم پانچ سال کی مدت کے لئے کسی عدالتِ عالیہ کے ایڈووکیٹ کے طور پر یا عدالت عظمیٰ کے ایڈووکیٹ کے طور پر درج فہرست رہ چکا ہو یا کوئی ایسا ماہر قانون کر سکے گا جسے اس غرض کے لئے عدالت کی طرف

سے مرتب شدہ ماہرین قانون کی فہرست میں سے اس فریق نے منتخب کیا ہو۔

(۵) شق (۴) میں محولہ ماہرین قانون کی فہرست میں اپنا نام درج کرائے جانے کا اہل ہونے کے لئے کوئی شخص ایسا عالم ہوگا جسے عدالت کی رائے میں، شریعت پر عبور حاصل ہو۔

(۶) عدالت کے سامنے کسی فریق کی نمائندگی کرنے والا کوئی قانون پیشہ شخص یا ماہر قانون اس فریق کی وکالت نہیں کرے گا بلکہ کارروائی سے متعلق اسلامی احکام کو جس حد تک اس کو ان کا علم ہو، بیان کرے گا، ان کی تشریح اور توضیح کرے گا، اور مذکورہ اسلامی احکام کی مذکورہ توضیح پر مبنی تحریری بیان عدالت کو پیش کرے گا۔

(۷) عدالتِ پاکستان یا بیرون ملک سے کسی شخص کو جسے عدالت اسلامی قانون کا ماہر خیال کرتی ہو اپنے سامنے پیش ہونے اور ایسی اعانت کرنے کے لئے مدعو کر سکے گی جو اس سے طلب کی جائے۔

(۸) [1][آرٹیکل ۲۰۳ د] کے تحت عدالت کو پیش کی جانے والی کسی عرضی یا درخواست کی نسبت کوئی رسوم عدالت واجب الادا نہیں ہوں گی۔

[2][(۹) عدالت کو اپنے دیئے ہوئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکم پر نظر ثانی کا اختیار رہوگا۔]

عدالت عظمیٰ کو اپیل۔

۲۰۳ و (۱) آرٹیکل ۲۰۳ د کے تحت عدالت کے سامنے کسی کارروائی کا کوئی فریق جو مذکورہ کارروائی میں عدالت کے قطعی فیصلہ سے ناراض ہو، مذکورہ فیصلہ سے ساٹھ یوم کے اندر، عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا[3][:]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلے سے چھ ماہ کے اندر داخل کی جا سکے گی۔]

(۲) آرٹیکل ۲۰۳ د کی شقات (۲) اور (۳) اور آرٹیکل ۲۰۳ ہ کی شقات (۴) تا (۸) کے

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ بحریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے "اس آرٹیکل" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۵ بحریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے نئی شق (۹) کا اضافہ کیا گیا۔

۳ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۹ بحریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

احکام کا عدالت عظمیٰ پر اور اس کے سلسلے میں اس طرح اطلاق ہوگا گویا کہ ان احکام میں عدالت کا حوالہ عدالتِ عظمیٰ کا حوالہ ہو ـــــــ

[1][(۲الف) وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے، حکم قطعی یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں قابلِ سماعت ہوگی ـــــــ

(الف) اگر وفاقی شرعی عدالت نے اپیل پر کسی ملزم شخص کا کوئی حکم بریت منسوخ کر دیا ہو اور اسے سزائے موت یا عمر قید یا چودہ سال سے زائد مدت کے لئے سزائے قید دی ہو؛ یا نظر ثانی پر، مذکورہ بالا طور پر کسی سزا میں اضافہ کر دیا ہو؛ یا

(ب) اگر وفاقی شرعی عدالت نے کسی شخص کو توہین عدالت پر کوئی سزا دی ہو۔

(۲۔ب) کسی ایسے مقدمہ میں جس پر ماقبل شقات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، وفاقی شرعی عدالت کی کسی تجویز، فیصلے، حکم یا سزا کے خلاف کوئی اپیل عدالت عظمیٰ میں صرف اس وقت قابلِ سماعت ہوگی جب عدالت عظمیٰ اپیل کی اجازت عطا کرے۔]

[2][(۳) اس آرٹیکل کی رو سے تفویض کردہ اختیار سماعت کے استعمال کی غرض کے لئے، عدالت عظمیٰ میں ایک بینچ تشکیل دی جائے گی جو شریعت مرافعہ بینچ کے نام سے موسوم ہوگی اور حسب ذیل پر مشتمل ہوگی ـــــــ

(الف) عدالت عظمیٰ کے تین مسلمان جج؛ اور

(ب) وفاقی شرعی عدالت کے ججوں میں سے یا علماء کی ایسی فہرست میں سے جسے صدر چیف جسٹس کے مشورے سے مرتب کرے گا زیادہ سے زیادہ دو علماء جنہیں صدر بینچ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے بطور ارکان بغرض خاص مقرر کرے گا۔

(۴) شق (۳) پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کوئی شخص ایسی مدت کے لئے عہدے پر فائز

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ بابت ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے نئی شق (۲ الف) شامل کی گئی۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ بابت ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

رہے گا جس طرح کہ صدر متعین کرے۔

(۵) شقات (۱) اور (۲) میں "عدالت عظمیٰ" کے حوالے سے شریعت مرافعہ بینچ کے حوالہ کا مفہوم لیا جائے گا۔

(۶) شریعت مرافعہ بینچ کے اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے، شق (۳) کے پیرا (ب) کے تحت مقرر شدہ کسی شخص کو وہی اختیار اور اختیار سماعت حاصل ہوگا، اور انہی مراعات کا مستحق ہو گا جو عدالت عظمیٰ کے کسی جج کو حاصل ہیں اور اسے ایسے بھتے ادا کئے جائیں گے جس طرح کہ صدر متعین کرے۔]

اختیار سماعت پر پابندی۔

۲۰۳ ز۔ بجز جیسا کہ دفعہ ۲۰۳۔و۔ میں مقرر کیا گیا ہے، کوئی عدالت یا ٹریبونل، بشمول عدالت عظمیٰ اور کوئی عدالت عالیہ، کسی ایسے معاملہ کی نسبت کسی کارروائی پر غور نہیں کرے گی یا کسی اختیار یا اختیار سماعت کا استعمال نہیں کرے گی جو عدالت کے اختیار یا اختیار سماعت میں ہو۔

عدالت کا فیصلہ عدالت عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔

[1][۲۰۳ زز۔ آرٹیکل ۲۰۳۔د اور ۲۰۳۔و کے تابع، اس باب کے تحت اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں عدالت کا کوئی فیصلہ کسی عدالت عالیہ پر اور کسی عدالت عالیہ کی ماتحت تمام عدالتوں کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔]

زیر سماعت کارروائیاں وغیرہ جاری رہیں گی۔

۲۰۳ ح۔(۱) شق (۲) کے تابع، اس باب میں کسی امر سے کسی ایسی کارروائی کو جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت یا ٹریبونل میں زیر سماعت ہو، یا اس کی ابتداء مذکورہ آغاز نفاذ کے بعد ہوئی ہو، صرف اس وجہ سے ملتوی یا موقوف کر دینا مطلوب متصور نہیں ہوگا کہ عدالت کو اس امر کا فیصلہ کرنے کی درخواست دی گئی ہے کہ آیا مذکورہ کارروائی میں امر تنقیح طلب کے فیصلے سے متعلق کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؛ اور ایسی تمام کارروائیاں جاری رہیں گی اور ان میں امر تنقیح طلب کا فیصلہ فی الوقت نافذ العمل قانون کی مطابقت میں کیا جائے گا۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ بابت ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۷ کی رو سے نیا آرٹیکل ۲۰۳ زز شامل کیا گیا۔

(۲) دستور کے آرٹیکل ۲۰۳ب کی شق (ا) کے تحت ایسی تمام کارروائیاں جو اس باب کے آغاز نفاذ سے فوراً قبل کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت تھیں اس عدالت کو منتقل ہو جائیں گی اور یہ عدالت اس مرحلے سے کارروائی کرے گی جس سے وہ بایں طور منتقل کی گئی ہوں۔

(۳) اس باب کے تحت اپنا اختیار سماعت استعمال کرتے وقت نہ اس عدالت کو اور نہ ہی عدالت عظمیٰ کو کسی دوسری عدالت یا ٹریبونل میں زیر سماعت کسی کارروائی کے سلسلے میں حکم امتناعی عطا کرنے یا کوئی عبوری حکم جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

۲۰۳ط۔ انتظامی اقدامات وغیرہ۔فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۸ کی رو سے حذف کر دی گئی۔

قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

۲۰۳ی۔ (ا) عدالت، سرکاری جریدہ میں اعلان کے ذریعہ، اس باب کی اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔

(۲) بالخصوص، اور قبل الذکر اختیار کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، مذکورہ قواعد میں مندرجہ ذیل جملہ معاملات یا ان میں سے کسی کی بابت حکم وضع کیا جا سکے گا، یعنی:۔۔۔

(الف) ماہرین قانون، ماہرین اور گواہوں کو جنہیں عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا ہو، ایسے اخراجات اٹھانے کیلئے، اگر کوئی ہوں، اعزازیہ کی ادائیگی کے پیمانے، جو انہیں عدالت کے سامنے کارروائی کی اغراض کے لئے پیش ہونے میں برداشت کرنے پڑے ہوں؛ [۱]*

(ب) عدالت کے سامنے پیش ہونے والے ماہر قانون، ماہر یا گواہ سے لئے جانے والے حلف کی شکل [۲][؛]

[۳][(ج) عدالت کے اختیارات اور کارہائے منصبی جو چیف جسٹس کی تشکیل کردہ ایک یا زیادہ ججوں پر مشتمل بنچوں کی طرف سے استعمال کئے جا رہے ہوں یا انجام دیئے جا

---

۱ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۶ کی رو سے لفظ "اور" حذف کر دیا گیا۔

۲ بحوالہ عین ماقبل وقف کامل کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۳ پیراگراف (ج)، (د) اور (ہ) فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۰) کے آرٹیکل ۶ کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

رہے ہوں؛

(د) عدالت کا فیصلہ جو اس کے ججوں یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی بینچ میں شامل ججوں کی اکثریت کی رائے کی صورت میں سنایا جا رہا ہو؛ اور

(ہ) ان مقدمات کا فیصلہ جن میں کسی بینچ میں شامل ججوں کی آراء مساوی ہوں۔]

(۳) جب تک شق (۱) کے تحت قواعد وضع نہ کر لئے جائیں، اعلیٰ عدالتوں کی شرعی بنچوں کے قواعد، ۱۹۷۹ء، ضروری ترمیمات کے ساتھ اور جس حد تک وہ اس باب کے احکام سے متناقض نہ ہوں، بدستور نافذ العمل رہیں گے۔

باب ۴۔ نظامِ عدالت کی بابت عام احکام

توہین عدالت۔ [1][۲۰۴۔ (۱) اس آرٹیکل میں ''عدالت'' سے عدالت عظمیٰ یا کوئی عدالت عالیہ مراد ہے۔

(۲) کسی عدالت کو کسی ایسے شخص کو سزا دینے کا اختیار رہو گا جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) عدالت کی قانونی کارروائی کی کسی طرح مذمت کرے، اس میں مداخلت یا مزاحمت کرے یا عدالت کے کسی حکم کی نافرمانی کرے؛

(ب) عدالت کو بدنام کرے، یا بصورت دیگر کوئی ایسا فعل کرے جو اس عدالت یا عدالت کے جج کے بارے میں نفرت، تضحیک یا توہین کا باعث ہو؛

(ج) کوئی ایسا فعل کرے جس سے عدالت کے سامنے زیر سماعت کسی معاملے کا فیصلہ کرنے پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو؛ یا

(د) کوئی ایسا دوسرا فعل کرے جو ازروئے قانون توہین عدالت کا موجب ہو۔

(۳) اس آرٹیکل کی رو سے کسی عدالت کو عطا کردہ اختیار قانون کے ذریعے اور قانون کے تابع، عدالت کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے منضبط کیا جا سکے گا۔]

ججوں کا مشاہرہ وغیرہ۔ ۲۰۵۔ عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کا مشاہرہ اور دوسری شرائط ملازمت وہ ہوں گی جو جدول پنجم میں مذکور ہیں۔

استعفیٰ۔ ۲۰۶۔[2][(۱)] عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

[3][(۲) کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج جو عدالتِ عظمیٰ کے جج کی حیثیت سے تقرر قبول نہ کرے اپنے عہدے سے فارغ خدمت متصور ہو گا اور، ایسی فارغ الخدمتی پر پنشن وصول کرنے کا

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے آرٹیکل ۲۰۴ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے آرٹیکل ۲۰۶ پر اس آرٹیکل کی شق (۱) کے طور پر دوبارہ نمبر لگایا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[3] نئی شق (۲) کا بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

حقدار ہوگا جس کا شمار جج کے طور پر اس کے عرصہ ملازمت اور ملازمت پاکستان میں کل ملازمت کی، اگر کوئی ہو، بنیاد پر کیا گیا ہو۔]

جج کسی منفعت بخش عہدہ وغیرہ پر فائز نہیں ہوگا۔

۲۰۷۔ (۱) عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج -----

(الف) ملازمت پاکستان میں کوئی دیگر منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا اگر اس کی وجہ سے اس کے مشاہرہ میں اضافہ ہو جائے؛ یا

(ب) کسی دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمات انجام دینے کے عوض تنخواہ وصول کرنے کا حق ہو۔

(۲) کوئی شخص جو عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، اس عہدہ کو چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل، ملازمت پاکستان میں کوئی منفعت بخش عہدہ، جو عدالتی یا نیم عدالتی عہدہ یا چیف الیکشن کمشنر یا قانون کمیشن کے چیئرمین یا رکن، یا اسلامی نظریات کی کونسل کے چیئرمین یا رکن کا عہدہ نہ ہو، نہیں سنبھالے گا۔

(۳) کوئی شخص-------

(الف) جو عدالت عظمیٰ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، پاکستان میں کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا؛

(ب) جو کسی عدالت عالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدے پر فائز رہ چکا ہو، اس کے دائرہ اختیار کے اندر کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا؛ اور

(ج) جو عدالت عالیہ مغربی پاکستان کے، جس طرح کہ وہ فرمان (تنسیخ) صوبہ مغربی پاکستان ۱۹۷۰ء کے نفاذ سے عین قبل موجود تھی، مستقل جج کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو اس عدالت کے صدر مقام یا، جیسی بھی صورت ہو، اس عدالت عالیہ کی مستقل بنچ کے، جس میں وہ مقرر کیا گیا تھا، دائرہ اختیار کے اندر کسی عدالت یا کسی ہیئت مجاز کے روبرو وکالت یا کام نہیں کرے گا۔

عدالتوں کے عہدیدار اور ملازمین۔ **۲۰۸۔** عدالت عظمیٰ[1][اور وفاقی شرعی عدالت]، صدر کی منظوری سے اور کوئی عدالت عالیہ، متعلقہ گورنر کی منظوری سے، عدالت کے عہدیداروں اور ملازمین کے تقرر اور اُن کی شرائط ملازمت کے بارے میں قواعد وضع کر سکے گی۔

اعلیٰ عدالتی کونسل۔ **۲۰۹۔** (۱) پاکستان کی ایک اعلیٰ عدالتی کونسل ہوگی جس کا حوالہ اس باب میں کونسل کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۲) کونسل مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی--

(الف) چیف جسٹس پاکستان؛

(ب) عدالت عظمیٰ کے دو مقدم ترین جج؛ اور

(ج) عدالت ہائے عالیہ کے دو مقدم ترین چیف جسٹس۔

<u>**تشریح:**</u> اس شق کی غرض کے لئے عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں کا باہم دیگر تقدم چیف جسٹس کے طور پر [2][بجز بحیثیت قائم مقام چیف جسٹس] ان کے تقرر کی تاریخوں کے حوالہ سے اور اگر ایسے تقرر کی تاریخیں ایک ہی ہوں، تو کسی عدالت عالیہ میں ججوں کے طور پر ان کے تقرر کی تاریخوں کے حوالے سے متعین کیا جائیگا۔

(۳) اگر کسی وقت کونسل کسی ایسے جج کی اہلیت یا طرز عمل کی تحقیقات کر رہی ہو جو کونسل کا رُکن ہو، یا کونسل کا کوئی رکن حاضر نہ ہو یا بوجہ علالت یا کسی دوسری وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہو تو--

(الف) اگر ایسا رکن عدالت عظمیٰ کا جج ہو تو عدالت عظمیٰ کا وہ جج جو شق (۲) کے پیرا (ب) میں محولہ ججوں کے بعد مقدم ترین ہو؛ اور

---

[1] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۵ مجریہ ۱۹۸۲ء) کے آرٹیکل ۹ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

(ب) اگر ایسا رکن کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس ہو، تو کسی دوسری عدالتِ عالیہ کا وہ چیف جسٹس جو باقی عدالت ہائے عالیہ کے چیف جسٹسوں سے مقدم ترین ہو، اس کی بجائے کونسل کے رکن کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(۴) اگر، کسی ایسے معاملے پر جس کی تحقیق کونسل نے کی ہو، اس کے ارکان میں کوئی اختلاف رائے ہو، تو اکثریت کی رائے غالب رہے گی اور صدر کو کونسل کی رپورٹ اکثریت کے نقطۂ نظر کے اعتبار سے پیش کی جائے گی۔

(۵) اگر[1] [کسی ذریعے سے، کونسل یا] اطلاع پر، صدر کی یہ رائے ہو کہ ممکن ہے کہ عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا کوئی جج --

(الف) جسمانی یا دماغی معذوری کی وجوہ سے اپنے عہدے کے فرائض منصبی کی مناسب انجام دہی کے قابل نہ رہا ہو؛ یا

(ب) بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہو؛

تو صدر کونسل کو ہدایت کرے گا[1] [یا کونسل، خود اپنی تحریک پر] معاملے کی تحقیقات کر سکے گی۔

(۶) اگر معاملے کی تحقیقات کرنے کے بعد کونسل صدر کو رپورٹ پیش کرے کہ اس کی رائے یہ ہے --

(الف) کہ وہ جج اپنے عہدے کے فرائض منصبی کی انجام دہی کے نا قابل ہے یا بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہے؛ اور

(ب) کہ اسے عہدے سے برطرف کر دینا چاہیے،

تو صدر اس جج کو عہدے سے برطرف کر سکے گا۔

(۷) عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو، بجز جس طرح اس آرٹیکل میں قرار دیا گیا ہے، عہدے سے برطرف نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل اور شامل کئے گئے۔

(۸) کونسل ایک ضابطہ اخلاق جاری کرے گی، جس کو عدالتِ عظمیٰ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج ملحوظ رکھیں گے۔

کونسل کا اشخاص وغیرہ کو حاضر ہونے کا حکم دینے کا اختیار۔ **۲۱۰۔** (۱) کونسل کو، کسی معاملے کی تحقیقات کی غرض کے لئے، وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو عدالتِ عظمیٰ کو کسی شخص کو حاضر عدالت کرانے کے لئے یا کسی دستاویز کی برآمدگی یا اس کو پیش کرنے کے لئے ہدایات یا احکام جاری کرنے کے لئے حاصل ہیں؛ اور کوئی ایسی ہدایت یا حکم اس طرح قابل نفاذ ہوگا گویا کہ وہ عدالت عظمیٰ کی جانب سے جاری ہوا ہو۔

(۲) آرٹیکل ۲۰۴ کے احکام کا اطلاق کونسل پر اس طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ پر ہوتا ہے۔

امتناع اختیار سماعت۔ **۲۱۱۔** کونسل کے روبرو کارروائی پر، صدر کو ارسال کردہ اس کی رپورٹ پر، اور آرٹیکل ۲۰۹ کی شق (۶) کے تحت کسی جج کی برطرفی پر کسی عدالت میں کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

انتظامی عدالتیں اور ٹربیونل۔ **۲۱۲۔** (۱) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود، متعلقہ مقننہ ایکٹ کے ذریعے حسب ذیل کی نسبت بلا شرکت غیرے اختیار سماعت استعمال کرنے کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ انتظامی عدالتیں یا ٹربیونل [1][کے قیام کے لئے حکم وضع] کر سکے گی --

(الف) ایسے اشخاص کی جو ملازمت پاکستان میں [2][ہوں یا رہے ہوں] شرائط ملازمت بشمول تادیبی امور سے متعلق امور؛

(ب) حکومت یا ملازمت پاکستان میں کسی شخص یا کسی ایسی مقامی یا دیگر ہیئت مجاز کے کسی ایسے ملازم کے جس کو قانون کی رو سے کوئی محصول یا وجوب عائد کرنے کا اختیار رہو اور ایسی ہیئت مجاز کے کسی ملازم کے جو کسی ایسے ملازم کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہا ہو، افعال بے جا سے پیدا ہونے والے دعاوی سے متعلق امور؛ یا

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے "قائم" کی بجائے تبدیل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوں گے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

(ج) کسی ایسی جائیداد کے حصول، انصرام اور تصفیہ سے متعلق امور، جو کسی قانون کے تحت دشمن کی جائیداد متصوّر ہوتی ہو۔

(۲) قبل ازیں مذکور کسی امر کے باوجود، جہاں کوئی انتظامی عدالت یا ٹریبونل شق (۱) کے تحت قائم کی جائے، تو کوئی دوسری عدالت کسی ایسے معاملے کے متعلق جس کا اختیارِ سماعت ایسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل کو حاصل ہو، کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کرے گی، کوئی حکم صادر نہیں کرے گی یا کسی کارروائی کی سماعت نہیں کرے گی[1] [اور کسی مذکورہ معاملے کی نسبت جملہ کارروائیاں جو اس انتظامی عدالت یا ٹریبونل کے قیام سے عین قبل ایسی دیگر عدالت کے روبرو زیرِ سماعت ہوں[2]؛ ماسوائے ایسی اپیل کے جو عدالتِ عظمیٰ کے روبرو زیرِ سماعت ہوں]مذکورہ قیام پر ساقط ہو جائیں گی]:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کے احکام کا اطلاق کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے تحت قائم کی جانے والی کسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل پر نہیں ہوگا، تاوقتیکہ اس اسمبلی کی ایک قرارداد کی شکل میں درخواست پر،[3] [مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون[4] کے ذریعے ان احکام کو ایسی عدالت یا ٹریبونل پر وسعت نہ دے دے۔

(۳) کسی انتظامی عدالت یا ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری حکم یا سزا کے خلاف عدالت عظمیٰ میں صرف اس صورت میں کوئی اپیل قابلِ سماعت ہوگی جب کہ عدالتِ عظمیٰ، اس بات کا اطمینان کر لینے کے بعد کہ مقدمے میں عوامی اہمیت کا حامل کوئی اہم امر قانونی شامل ہے، اپیل دائر کرنے کی اجازت دے دے۔

۲۱۲ الف ۔ [فوجی عدالتوں اور ٹریبونلوں کا قیام] ایس آر او نمبر ۱۲۷۸ (۱) ۸۵ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ کو مارشل لاء اٹھانے کے اعلان مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے دیکھئے

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

[2] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے۔

[3] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[4] مذکورہ قانون کے لئے دیکھئے صوبائی ملازمت ٹریبونل (توسیع احکام دستور) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۲ بابت ۱۹۷۴ء)۔

جریدہ پاکستان، ۱۹۸۵ غیر معمولی، حصہ اول، مورخہ ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ صفحات ۴۳۲-۴۳۱

جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۹ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا تھا۔

۲۱۲ب۔ [سنگین جرائم کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتوں کا قیام] دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ، ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۱ (۳) (نفاذپذیر از ۲۶ جولائی ۱۹۹۴) کی رو سے منسوخ کر دی گئی جس کا قبل ازیں ایکٹ نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا تھا۔ (نفاذپذیر از ۲۳/ جولائی ۱۹۹۱ء)]۔

حصہ ہشتم

انتخابات

باب ۱۔ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن

۲۱۳۔ (۱) ایک چیف الیکشن کمشنر ہوگا، (جسے اس حصہ میں کمشنر کہا جائے گا) جس کا تقرر صدر[1] [اپنی صوابدید پر] کرے گا۔ — چیف الیکشن کمشنر۔

(۲) کوئی شخص بطور کمشنر مقرر نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ عدالت عظمیٰ کا جج نہ ہو یا نہ رہا ہو یا کسی عدالت عالیہ کا جج نہ ہو یا نہ رہا ہو اور آرٹیکل ۱۷۷ کی شق (۲) کے پیراگراف (الف) کے تحت عدالت عظمیٰ کا جج مقرر کئے جانے کا اہل نہ ہو۔

(۳) کمشنر کے اختیارات اور کارہائے منصبی وہ ہوں گے جو اس دستور اور قانون کی رو سے اسے تفویض کئے جائیں۔

۲۱۴۔ کمشنر عہدہ سنبھالنے سے قبل چیف جسٹس پاکستان کے سامنے اس عبارت میں حلف اٹھائے گا جو جدول سوم میں درج ہے۔ — کمشنر کے عہدے کا حلف۔

۲۱۵۔ (۱) اس آرٹیکل کے تابع، کمشنر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے تین سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا: — کمشنر کے عہدے کی معیاد۔

مگر شرط یہ ہے کہ قومی اسمبلی ایک قرارداد کے ذریعے کمشنر کے عہدے کی میعاد میں اتنی مدت کی توسیع کر سکے گی جو ایک سال سے زیادہ نہ ہو۔

(۲) کمشنر اپنے عہدے سے سوائے اس صورت کے نہیں ہٹایا جائے گا جو آرٹیکل ۲۰۹ میں کسی جج کے عہدے سے علیحدگی کے لئے مقرر ہے اور اس شق کی اغراض کے لئے اس آرٹیکل کے اطلاق میں مذکورہ آرٹیکل میں جج کا کوئی حوالہ کمشنر کے حوالے کے طور پر سمجھا جائے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

(۳) کمشنر، صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا۔

کمشنر کسی منفعت بخش عہدے پر فائز نہیں ہو گا۔

۲۱۶۔ (۱) کوئی کمشنر--

(الف) ملازمت پاکستان میں منفعت کا کوئی دوسرا عہدہ نہیں سنبھالے گا؛ یا

(ب) کسی دوسرے منصب پر فائز نہیں ہوگا جس میں خدمات انجام دینے کے لئے معاوضہ وصول کرنے کا حق ہو۔

(۲) کوئی شخص جو کمشنر کے عہدے پر فائز رہ چکا ہو' اس عہدے کو چھوڑنے کے بعد دو سال گزرنے سے قبل ملازمت پاکستان میں کوئی منفعت بخش عہدہ نہیں سنبھالے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ--

(الف) اس شق سے یہ تعبیر نہیں لی جائے گی کہ اس شخص کے لئے جو کمشنر ہونے سے عین قبل عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج تھا بطور کمشنر اپنی میعاد کے اختتام پر ایسے جج کی حیثیت سے دوبارہ اپنے فرائض سنبھالنے کی ممانعت ہے؛ اور

(ب) کسی شخص کو جو کمشنر کے عہدے پر فائز رہا ہو مذکورہ عہدہ چھوڑنے کے بعد دو سال کی مدت گزرنے سے قبل دونوں ایوانوں کی منظوری سے دوبارہ اس عہدے پر مقرر کیا جا سکے گا۔

قائم مقام کمشنر۔

۲۱۷۔ کسی وقت جب کہ--

(الف) کمشنر کا عہدہ خالی ہو؛ یا

(ب) کمشنر غیر حاضر ہو یا دیگر کسی بنا پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے سے قاصر ہو' تو عدالتِ عظمیٰ کا کوئی جج جسے چیف جسٹس پاکستان نامزد کرے کمشنر کی حیثیت سے کام کرے گا۔

الیکشن کمیشن

۲۱۸۔ [۱](۱) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں، صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب کی غرض کے لئے اور ایسے دیگر عوامی عہدوں کے انتخاب کے لئے جس طرح کہ قانون کے ذریعہ یا

---

[۱] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شق (۱) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

جب تک کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی طرف سے ایسا قانون وضع نہ کر لیا جائے صدر کے فرمان کی رو سے صراحت کردی جائے، اس آرٹیکل کے مطابق مستقل الیکشن کمیشن تشکیل دیا جائے گا۔]

(۲) الیکشن کمیشن حسب ذیل پر مشتمل ہوگا--

(الف) کمشنر جو کمیشن کا چیئرمین ہوگا؛ اور

(ب) [1][چار] ارکان پر، جن میں سے ہر ایک [2][ہر ایک صوبے سے] عدالت عالیہ کا جج ہوگا جسے صدر متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس اور کمشنر سے مشورے کے بعد مقرر کرے گا۔

(۳) کسی انتخاب کے سلسلے میں تشکیل کردہ الیکشن کمیشن کا یہ فرض ہوگا کہ وہ انتخاب کا انتظام کرے اور اسے منعقد کرائے اور ایسے انتظامات کرے جو اس امر کے اطمینان کے لئے ضروری ہوں کہ انتخاب ایمانداری، حق اور انصاف کے ساتھ اور قانون کے مطابق منعقد ہو اور یہ کہ بدعنوانیوں کا سدباب ہو سکے۔

کمشنر کے فرائض۔

۲۱۹۔ کمشنر پر یہ فرض عائد ہوگا کہ وہ--

(الف) قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے انتخابی فہرستیں تیار کرے اور ان فہرستوں پر ہر سال نظر ثانی کرے؛

(ب) سینٹ کے لئے یا کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی میں کسی اتفاقی خالی نشستوں کو پُر کرنے کے لئے انتخاب کا انتظام کرے اور اسے منعقد کرائے؛ اور

(ج) انتخابی ٹربیونل مقرر کرے۔

حکام عاملہ کمیشن وغیرہ کی مدد کریں گے۔

۲۲۰۔ وفاق اور صوبوں کے تمام حکام عاملہ کا فرض ہوگا کہ وہ کمشنر اور الیکشن کمیشن کو اس کے یا ان کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دیں۔

---

۱ فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے "دو" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے

افسران اور ملازمین۔ **۲۲۱۔** جب تک کہ[1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون بصورت دیگر قرار نہ دے کمشنر، صدر کی منظوری سے، ایسے قواعد وضع کر سکے گا جن کے تحت وہ کمشنر یا کسی الیکشن کمیشن کے کارہائے منصبی کے سلسلہ میں افسران اور ملازمین کا تقرر کر سکے اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین کر سکے۔

باب ۲۔ انتخابی قوانین اور انتخابات کا انعقاد

انتخابی قوانین۔ **۲۲۲۔** اس دستور کے تابع، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے حسب ذیل احکام وضع کر سکے گی:--

(الف) قومی اسمبلی میں آرٹیکل ۵۱ کی شقات (۳) اور (۴) کی رو سے مطلوبہ طور پر نشستوں کا تعین؛

(ب) الیکشن کمیشن کی جانب سے انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) انتخابی فہرستوں کی تیاری، کسی حلقہ انتخاب میں سکونت کے متعلق شرائط، انتخابی فہرستوں کے بارے میں اور ان کے آغاز کے خلاف عذرداریوں کا تصفیہ؛

(د) انتخابات اور انتخابی عذرداریوں کا انصرام؛ انتخابات کے سلسلے میں پیدا ہونے والے شکوک اور تنازعات کا فیصلہ؛

(ہ) انتخابات کے سلسلے میں بدعنوانیوں اور دیگر جرائم سے متعلق امور؛ اور

(و) دونوں ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کی باقاعدہ تشکیل سے متعلق تمام دیگر امور؛

لیکن کوئی مذکورہ قانون اس حصے کے تحت کمشنر یا کسی الیکشن کمیشن کے اختیارات میں سے کسی اختیار کو سلب کرنے یا کم کرنے کے اثر کا حامل نہ ہوگا۔

دوہری رکنیت کی ممانعت۔ **۲۲۳۔** (۱) کوئی شخص، بیک وقت، حسب ذیل کا رکن نہیں ہوگا----

(الف) دونوں ایوان کا؛ یا

ل احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(ب) ایک ایوان اور کسی صوبائی اسمبلی کا؛ یا

(ج) دو یا اس سے زیادہ صوبوں کی اسمبلیوں کا؛ یا

(د) ایک سے زیادہ نشستوں کی بابت ایک ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا۔

(۲) شق (۱) میں کوئی امر کسی شخص کے بیک وقت دو یا دو سے زیادہ نشستوں کے لئے خواہ ایک ہی مجلس میں یا مختلف مجالس میں، امیدوار ہونے میں مانع نہ ہوگا، لیکن اگر وہ ایک سے زیادہ نشستوں پر منتخب ہو جائے، تو وہ مذکورہ نشستوں میں سے آخری نشت کے نتیجے کے اعلان کے بعد تیس دن کی مدت کے اندر، اپنی نشتوں میں سے ایک کے علاوہ سب نشستوں سے استعفیٰ دے گا، اور اگر وہ اس طرح استعفیٰ نہ دے، تو مذکورہ تیس دن کی مدت گزرنے پر وہ تمام نشستیں جن پر وہ منتخب ہوا ہو ماسوائے اس نشست کے خالی ہو جائیں گی جس پر وہ آخر میں منتخب ہوا ہو یا، اگر وہ ایک ہی دن ایک سے زیادہ نشستوں کے لئے منتخب ہوا ہو تو ماسوائے اس نشست کے خالی ہو جائیں گی جن پر انتخاب کے لئے اس کی نامزدگی آخر میں داخل ہوئی ہو۔

تشریح:۔ اس شق میں، "مجلس" سے کوئی ایوان یا کوئی صوبائی اسمبلی مراد ہے۔

(۳) کوئی شخص جس پر شق (۲) کا اطلاق ہوتا ہو، اس وقت تک کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی میں اس نشست پر جس کے لئے وہ منتخب ہوا ہو، نہیں بیٹھے گا، جب تک کہ وہ اپنی نشستوں میں سے ایک کے علاوہ سب نشستوں سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۴) شق (۲) کے تابع، اگر کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن کسی دوسری نشست کا امیدوار ہو جائے جو وہ، شق (۱) کے بموجب، اپنی پہلی نشست کے ساتھ ساتھ نہیں رکھ سکتا ہو، تو اس کی پہلی نشست اس کے دوسری نشست پر منتخب ہوتے ہی خالی ہو جائے گی۔

۲۲۴۔ (۱) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا عام انتخاب اس دن سے عین [1][بعد] ساٹھ دن کے اندر اندر کرایا جائے گا جس دن اسمبلی کی میعاد ختم ہونے والی ہو، بجز اس کے کہ اسمبلی اس سے

انتخاب اور ضمنی انتخاب کا وقت۔

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

پیشتر توڑ دی جائے، اور انتخاب کے نتائج کا اعلان اس دن سے زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے اندر کر دیا جائے گا[ل][:]

[ل][مگر شرط یہ ہے کہ کسی اسمبلی کے اپنی میعاد کی تکمیل پر تحلیل ہونے پر، صدر اپنی صوابدید پر یا، جیسی بھی صورت ہو، گورنر اپنی صوابدید پر، لیکن صدر کی ماقبل منظوری سے، نگراں کابینہ مقرر کر سکے گا۔]

(۲) جب قومی اسمبلی یا کوئی صوبائی اسمبلی توڑ دی جائے، تو اس اسمبلی کا عام انتخاب اس کے توڑے جانے کے بعد نوے دن کی مدت کے اندر کرایا جائے گا اور انتخاب کے نتائج کا اعلان رائے دہی ختم ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے اندر کر دیا جائے گا۔

(۳) سینٹ کی ان نشستوں کو پُر کرنے کی غرض سے جو سینٹ کے ارکان کی میعاد کے اختتام پر خالی ہونے والی ہوں، انتخاب عین اس دن سے جس پر نشستیں خالی ہونے والی ہوں زیادہ سے زیادہ تیس دن پہلے منعقد ہوگا۔

(۴) جب، قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے ٹوٹ جانے کے علاوہ، مذکورہ اسمبلی میں کوئی [ل][عام] نشست اس اسمبلی کی میعاد ختم ہونے سے کم سے کم ایک سو بیس دن پہلے خالی ہو جائے تو اس نشست کے پُر کرنے کے لئے انتخاب اس نشست کے خالی ہونے سے ساٹھ دن کے اندر کرایا جائے گا۔

(۵) جب سینٹ میں کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس نشست کو پُر کرنے کے لئے انتخاب اس کے خالی ہونے سے تیس دن کے اندر کرایا جائے گا۔

[ل][(۶) جب قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی میں خواتین یا غیر مسلموں کے لئے مخصوص کوئی نشست کسی رکن کی موت، استعفیٰ یا نا اہلیت کی وجہ سے خالی ہو جائے، تو اسے اس سیاسی جماعت کی طرف سے جس کے رکن نے مذکورہ نشست خالی کی ہو آخری عام انتخاب کے لئے

ل فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

الیکشن کمیشن کو پیش کردہ امیدواروں کی جماعتی فہرست میں بلحاظ تقدم اگلے شخص کے ذریعہ پر کیا جائے گا۔

(۷) جبکہ کوئی نگراں کابینہ، قومی اسمبلی کی آرٹیکل 58 کے تحت یا کسی صوبائی اسمبلی کی آرٹیکل 112 کے تحت برخاستگی پر یا کسی مذکورہ اسمبلی کی اپنی میعاد کی تکمیل پر تحلیل پر مقرر کی جائے، تو نگراں کابینہ کا وزیراعظم یا، جیسی بھی صورت ہو، وزیراعلیٰ مذکورہ اسمبلی کے فوراً بعد کے انتخاب میں شریک مقابلہ ہونے کا اہل نہیں ہوگا۔]

انتخابی تنازعے۔

۲۲۵۔ کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی انتخاب پر اعتراض نہیں کیا جائے گا، بجز بذریعہ درخواست انتخابی عذرداری جو کسی ایسے ٹریبونل کے سامنے اور اس طریقے سے پیش کی جائے گی جو [۱][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعہ مقرر کیا جائے۔

انتخاب خفیہ رائے دہی کے طریقہ پر ہوں گے۔

۲۲۶۔ آئین کے تحت تمام انتخابات [۲]* * * خفیہ رائے دہی کے ذریعہ ہوں گے۔

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ بعض الفاظ فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۵ کی رو سے حذف کر دیئے گئے۔

حصہ نہم

اسلامی احکام

۲۲۷۔ (۱) تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔ *قرآن پاک اور سنت کے بارے میں احکام۔*

[1][**تشریح**:- کسی مسلم فرقے کے قانون شخصی پر اس شق کا اطلاق کرتے ہوئے، عبارت ''قرآن وسنت'' سے مذکورہ فرقے کی کی ہوئی توضیح کے مطابق قرآن اور سنت مراد ہوگی۔]

(۲) شق (۱) کے احکام کو صرف اس طریقہ کے مطابق نافذ کیا جائے گا جو اس حصہ میں منضبط ہے۔

(۳) اس حصہ میں کسی امر کا غیر مسلم شہریوں کے قوانین شخصی یا شہریوں کے بطور ان کی حیثیت پر اثر نہیں پڑے گا۔

۲۲۸۔ (۱) یوم آغاز سے نوے دن کی مدت کے اندر اسلامی نظریات کی ایک کونسل[2] تشکیل کی جائے گی جس کا اس حصے میں بطور اسلامی کونسل حوالہ دیا گیا ہے۔ *اسلامی کونسل کی ہیئت ترکیبی وغیرہ۔*

(۲) اسلامی کونسل کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ [3][بیس] ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جس طرح کہ صدر ان اشخاص میں سے مقرر کرے، جنہیں اسلام کے اصولوں اور فلسفے کا جس طرح کہ قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے علم ہو یا پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا فہم وادراک ہو۔

---

[1] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تشریح کا اضافہ کیا گیا۔

[2] اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کے اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۶۵۔
قواعد (شرائط ارکان) اسلامی نظریاتی کونسل، ۱۹۷۴ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۷۲۔

[3] فرمان دستور (ترمیم چہارم) ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۱۶ بابت ۱۹۸۰ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے ''پندرہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

(۳) اسلامی کونسل کے ارکان مقرر کرتے وقت ان امور کا تعین کرے گا کہ ـــــ

(الف) جہاں تک قابلِ عمل ہو کونسل میں مختلف مکاتبِ فکر کو نمائندگی حاصل ہو؛

(ب) کم از کم دو ارکان ایسے اشخاص ہوں جن میں سے ہر ایک عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہا ہو؛

(ج) کم از کم چار ارکان ایسے ہوں جن میں سے ہر ایک کم سے کم پندرہ سال کی مدت سے اسلامی تحقیق یا تدریس کے کام سے وابستہ چلا آ رہا ہو؛ اور

(د) کم از کم ایک رکن خاتون ہو۔

[1][(۴) صدر اسلامی کونسل کے ارکان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کرے گا۔]

(۵) شق (۶) کے تابع، اسلامی کونسل کا کوئی رکن تین سال کی مدت کے لئے اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(۶) کونسل کا کوئی رکن صدر کے نام اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہو سکے گا، یا اگر اسلامی کونسل کے کل ارکان کی اکثریت سے ایک قرارداد کونسل کے کسی رکن کی برطرفی سے متعلق منظور ہو جائے تو صدر اس رکن کو برطرف کر سکے گا۔

اسلامی کونسل سے [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] وغیرہ کی مشورہ طلبی۔

۲۲۹۔ صدر یا کسی صوبے کا گورنر، اگر چاہے یا اگر کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کی کل رکنیت کا دو بٹا پانچ حصہ یہ مطالبہ کرے، تو کسی سوال پر اسلامی کونسل سے مشورہ کیا جائے گا کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلام کے احکام کے منافی ہے یا نہیں۔

اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی۔

۲۳۰۔ (۱) اسلامی کونسل کے کارہائے منصبی حسب ذیل ہوں گے۔۔

(الف) [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی

---

[1] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۳ بابت ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے شق (۴) کی بجائے تبدیل کی گئی۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے؛

(ب) کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں؛

(ج) ایسی تدابیر کی جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا نیز ان مراحل کی جن سے گزر کر محولہ تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہیئے، سفارش کرنا؛ اور

(د) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

(۲) جب، آرٹیکل ۲۲۹ کے تحت، کوئی سوال کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کی طرف سے اسلامی کونسل کو بھیجا جائے، تو کونسل اس کے بعد پندرہ دن کے اندر اس ایوان، اسمبلی، صدر یا گورنر کو جیسی بھی صورت ہو، اس مدت سے مطلع کرے گی جس کے اندر وہ مذکورہ مشورہ فراہم کرنے کی توقع رکھتی ہو۔

(۳) جب کوئی ایوان، کوئی صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر، جیسی بھی صورت ہو، یہ خیال کرے کہ مفاد عامہ کی خاطر اس مجوزہ قانون کا وضع کرنا جس کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا مشورہ حاصل ہونے تک ملتوی نہ کیا جائے، تو اس صورت میں مذکورہ قانون مشورہ مہیا ہونے سے قبل وضع کیا جا سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی قانون اسلامی کونسل کے پاس مشورے کے لئے بھیجا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے تو ایوان، یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر اس طرح وضع کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۴) اسلامی کونسل اپنے تقرر سے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرے گی، اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کرے گی، یہ رپورٹ، خواہ عبوری ہو یا حتمی، موصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی آمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی، اور [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] اور آمبلی، رپورٹ پر غور وخوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت کے اندر اس کی نسبت قوانین وضع کرے گی۔

قواعد ضابطہ کار۔ ۲۳۱۔ اسلامی کونسل کی کارروائی ایسے [2] قواعد ضابطہ کار کے ذریعہ منضبط کی جائیگی جو کونسل صدر کی منظوری سے وضع کرے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] قواعد (ضابطہ کار) اسلامی نظریاتی کونسل، ۱۹۷۴ء کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحات ۷۷۱-۷۷۳۔

حصہ دہم

ہنگامی احکام

جنگ، داخلی خلفشار وغیرہ کی بناپر ہنگامی حالت کا اعلان۔

۲۳۲۔ (۱) اگر صدر مطمئن ہو کہ ایسی سنگین ہنگامی صورتحال موجود ہے جس میں پاکستان، یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی جارحیت کی وجہ سے، یا داخلی خلفشار کی بنا پر ایسا خطرہ لاحق ہے جس پر قابو پانا کسی صوبائی حکومت کے اختیار سے باہر ہے تو ہنگامی حالت کا اعلان کر سکے گا۔

(۲) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، جس دوران ہنگامی حالت کا اعلان زیر نفاذ ہو،___

[1][(الف) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی صوبے یا اس کے کسی حصے کے لئے، کسی ایسے معاملے کی نسبت قوانین وضع کرے جو وفاقی قانون سازی کی فہرست یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں درج نہ ہو؛]

(ب) وفاق کا عاملانہ اختیار کسی صوبے کو اس طریقے کی بابت ہدایات دینے تک وسعت پذیر ہوگا جس کے مطابق اس صوبے کے عاملانہ اختیار کو استعمال کیا جانا ہے؛ اور

(ج) وفاقی حکومت [2] فرمان کے ذریعے کسی صوبائی حکومت کے جملہ یا کوئی کارہائے منصبی، اور جملہ یا کوئی اختیارات جو صوبائی اسمبلی کے علاوہ اس صوبے کے کسی ادارے یا ہیئت مجاز کو حاصل ہوں، یا اس کے ذریعے قابل استعمال ہوں، خود سنبھال سکے گی یا اس صوبے کے گورنر کو ہدایت کر سکے گی کہ وفاقی حکومت کی

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے پیرا (الف) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[2] شمال مغربی سرحدی صوبے کی نسبت مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے ایس آر او نمبر ۲۰۲ (۱)/۷۵ مورخہ ۱۶/فروری ۱۹۷۵ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۵ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۳۲۹، جسے بعد میں ایس آر او نمبر ۵۲۲ (۱) ۷۵ مورخہ ۳/مئی، ۱۹۷۵ء کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۵ء، غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۷۲۷؛ اور صوبہ بلوچستان کی نسبت مذکورہ فرمان کے لئے دیکھئے ایس آر او نمبر ۶۳۱ (۱)/۷۶ مورخہ ۳۰ جون، ۱۹۷۶ء جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء، غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۱۳۰۷، جسے بعد میں ایس آر او نمبر ۱۱۶۱ (۱)/۷۶ مورخہ ۶/دسمبر، ۱۹۷۶ء کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا، دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۷۶ء، غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۲۲۷۹۔ مورخہ ۲۸/مئی، ۱۹۹۸ء کو جاری کردہ مذکورہ اعلان کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۹۸ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحہ ۳۲۔

جانب سے سنبھال لے، اور ایسے ضمنی اور ذیلی احکام وضع کر سکے گی جو اس کی رائے میں اعلان کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، ان میں ایسے احکام شامل ہیں جن کی رو سے اس صوبے میں کسی ادارے یا ہیئت مجاز سے متعلق دستور کے کسی احکام پر عملدر آمد کو، کلی یا جزوی طور پر، معطل کیا جا سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ پیرا (ج) میں کسی امر سے وفاقی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہوگا کہ وہ ایسے اختیارات میں جو کسی عدالت عالیہ کو حاصل ہیں یا جو کسی عدالت عالیہ کے ذریعے قابل استعمال ہیں کوئی اختیار خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت کرے کہ وہ ان اختیارات میں سے کوئی اختیار اس کی جانب سے اپنے ہاتھ میں لے لے اور نہ یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ دستور کے کسی ایسے احکام پر عمل در آمد کو جن کا تعلق عدالت ہائے عالیہ سے ہو، کلی یا جزوی طور پر معطل کر دے۔

(۳) کسی صوبے کے لئے کسی معاملہ کے بارے میں قوانین وضع کرنے کی بابت [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار میں وفاق یا وفاق کے افسروں اور حکام کو مذکورہ معاملے کے بارے میں اختیارات دینے اور فرائض عائد کرنے یا اختیارات اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کرنے کا اختیار شامل ہوگا۔

(۴) اس آرٹیکل میں کوئی امر کسی صوبائی آمبلی کے کوئی ایسا قانون وضع کرنے کے اختیار پر پابندی عائد نہیں کرے گا جس کے وضع کرنے کا اسے اس دستور کے تحت اختیار حاصل ہے، لیکن اگر کسی صوبائی قانون کا کوئی حکم [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے کسی ایکٹ کے کسی حکم کا نقیض ہو جس کے وضع کرنے کا [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اس آرٹیکل کے تحت اختیار حاصل ہے تو [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وہ ایکٹ، خواہ وہ صوبائی قانون سے پہلے پاس ہوا ہو یا بعد میں، برقرار رہے گا اور صوبائی قانون، تناقض کی حد تک، لیکن صرف اس وقت تک جب تک [1] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا ایکٹ موثر رہے، باطل ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۵) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا وضع کردہ کوئی ایسا قانون جس کے وضع کرنے کا اختیار [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو نہ ہوتا اگر ہنگامی حالت کا اعلان جاری نہ ہوا ہوتا، اعلان کے نافذ العمل نہ رہنے کے چھ ماہ بعد اس حد تک غیر مؤثر ہو جائے گا جس حد تک کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اس کے بنانے کا اختیار نہ تھا سوائے ان امور کی بابت جو مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے قبل انجام پا چکے ہوں یا انجام دہی سے نظر انداز ہو گئے ہوں۔

(۶) جب ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو تو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون قومی اسمبلی کی میعاد میں زیادہ سے زیادہ ایک سال کی توسیع کر سکے گی اور وہ توسیع مذکورہ اعلان کے ساقط العمل ہو جانے کے بعد کسی صورت میں بھی چھ ماہ کی مدت سے زیادہ نہیں ہوگی۔

(۷) ہنگامی حالت کا کوئی اعلان ایک مشترکہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا جو صدر اعلان کے جاری کئے جانے سے تیس دن کے اندر طلب کرے گا اور وہ ـــــ

(الف) دو ماہ کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا تاوقتیکہ اس مدت کے ختم ہو جانے سے پہلے اسے مشترکہ اجلاس کی ایک [2]قرارداد کے ذریعہ منظور نہ کر لیا گیا ہو؛ اور

[3][(ب) پیرا (الف) کے احکام کے تابع، مشترکہ اجلاس میں دونوں ایوانوں کی مجموعی رکنیت کی اکثریت کے ووٹوں سے ایک ایسی قرارداد منظور ہو جانے پر ساقط العمل ہو جائے گا جس میں اس اعلان کو نامنظور کیا گیا ہو۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] مشترکہ اجلاس میں ۵ ستمبر ۱۹۷۳ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کو اس کے آرٹیکل ۲۸۰ کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء کو جاری شدہ ہنگامی حالت کے اعلان کو اور مذکورہ اعلان کو مذکورہ شق (۷) کے پیرا (ب) میں مذکورہ مدت ختم ہو جانے کے بعد چھ ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہنے کو منظور کرتا ہے۔"
مشترکہ اجلاس میں ۱۰ جون ۱۹۹۸ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی:۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کے تحت صدر کی طرف سے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو جاری شدہ ہنگامی حالت کے اعلان کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۱) کے تحت منظور کرتا ہے۔" دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء غیر معمولی، حصہ سوم، صفحہ ۱۲۷۔

[3] دستور (ترمیم سوم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۲ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے اصل پیرا (ب) کی بجائے جو بحسب ذیل ہے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ فروری ۱۹۷۵ء)۔
"(ب) مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کی مدت کے لئے جاری رہ سکے گا۔"
ہنگامی حالت کے اعلان کے بدستور نافذ العمل رہنے کی منظوری دینے والی اصل پیرا (ب) کے تحت قرارداد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۱ء غیر معمولی، حصہ سوم، صفحات ۲۳۳ اور بحوالہ مین ماخذ صفحہ ۱۱۸۳۔

(۸) شق (۷) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان چار ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اگر اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا، تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعے پہلے ہی منظور نہ کیا جا چکا ہو۔

ہنگامی حالت کی مدت کے دوران بنیادی حقوق وغیرہ کو معطل کرنے کا اختیار۔

۲۳۳۔(۱) آرٹیکل ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۴ میں شامل کوئی امر، جبکہ ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، مملکت کے، جیسا کہ آرٹیکل ۷ میں تعریف کی گئی ہے، کوئی قانون وضع کرنے یا کوئی عاملانہ قدم اٹھانے کے اختیار پر، جس کے کرنے یا اٹھانے کی وہ مجاز ہوتی اگر مذکورہ آرٹیکل میں شامل احکام نہ ہوتے، پابندی عائد نہیں کرے گا، مگر اس طرح وضع شدہ کوئی قانون، اس وقت جبکہ مذکورہ اعلان منسوخ کر دیا جائے یا نافذ العمل نہ رہے، اس عدم اہلیت کی حد تک غیر مؤثر ہو جائے گا اور منسوخ شدہ متصور ہوگا۔

(۲) جس دوران ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، صدر بذریعہ[1] فرمان یہ اعلان کر سکے گا کہ حصہ دوم کے باب اول کی رو سے عطا کردہ بنیادی حقوق میں سے ان کے نفاذ کے لئے جن کی فرمان میں صراحت کر دی جائے کسی عدالت سے رجوع کرنے کا حق اور کسی عدالت میں کوئی کارروائی جو اس طرح مصرحہ حقوق میں سے کسی کے نفاذ کے لئے ہو یا جس میں ان حقوق میں سے کسی کی خلاف ورزی کے متعلق کسی سوال کا تعین مطلوب ہو، اس مدت کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مذکورہ اعلان نافذ العمل رہے اور ایسا کوئی فرمان پورے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں صادر کیا جا سکے گا۔

---

[1] بعض بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے کسی عدالت سے رجوع کرنے کے حق کو معطل کرنے کا فرمان جو جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحہ ۱۰۲ کے ذریعے جاری کیا گیا تھا ایس آر او نمبر ۱۰۹۳ (۱) ۷۴ مورخہ ۱۲/ اگست ۱۹۷۴ء کی رو سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۱۵۴۸۔
بنیادی حقوق کو معطل کرنے کا فرمان جو ۲۸/ مئی ۱۹۹۸ء کو جاری ہوا کے لئے دیکھئے نوٹیفکیشن نمبر ۳-۲/۹۸ منسٹری آئی مورخہ ۲۸/ مئی ۱۹۹۸ء جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء حصہ اول، صفحہ ۳۱۔

(۳) اس آرٹیکل کے تحت صادر کردہ ہر فرمان، جتنی جلد ممکن ہو، مشترکہ اجلاس کی[۱] منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا اور آرٹیکل ۲۳۲ کی شقات (۷) اور (۸) کے احکام کا اطلاق ایسے فرمان پر اس طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق ہنگامی حالت کے اعلان پر ہوتا ہے۔

کسی صوبے میں دستوری نظام کے ناکام ہوجانے کی صورت میں اعلان جاری کرنے کا اختیار۔

۲۳۴۔ (۱) اگر صدر، کسی صوبے کے گورنر کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول ہونے پر یا بصورت دیگر، مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے جس میں صوبے کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی، تو صدر کو اختیار ہوگا یا اگر اس کے بارے میں مشترکہ اجلاس میں کوئی قرارداد منظور ہو جائے تو صدر کیلئے لازم ہوگا کہ، اعلان کے ذریعے--

(الف) اس صوبے کی حکومت کے کل یا بعض کارہائے منصبی، اور ایسے کل یا بعض اختیارات جو صوبائی اسمبلی کے علاوہ صوبے کے کسی با اختیار ادارے یا ہیئت مجاز کو حاصل ہوں یا جن کو وہ استعمال کر سکتے ہوں خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت دے کہ وہ صدر کی جانب سے انہیں سنبھال لے؛

(ب) یہ اعلان کر سکے کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [۲][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کرے گی یا اس کے حکم سے کیا جائے گا؛ اور

(ج) ایسے ضمنی اور ذیلی احکام وضع کرے جن کو صدر، اعلان کی غرض و غایت کو عمل میں لانے کے لئے ضروری یا مناسب خیال کرے، ان میں ایسے احکام بھی شامل ہیں جو صوبے کے کسی ادارہ یا ہیئت سے متعلق دستور کے کسی حکم پر عملدرآمد کو کلی یا جزوی

---

۱ مشترکہ اجلاس میں ۹/ستمبر ۱۹۷۳ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کو اس کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۳) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے اس کے تحت مذکورہ آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۲) کے تحت صادر کردہ ۱۴/اگست ۱۹۷۳ء کے فرمان صدر کو آرٹیکل ۲۳۲ کی شق (۷) کے پیرا الف میں مذکور مدت ختم ہونے کے بعد چھ ماہ کی مدت کے لئے مذکورہ فرمان کے بدستور نافذ العمل رہنے کو منظور کرتا ہے" فرمان صدر مورخہ ۱۴/اگست ۱۹۷۳ء کو مزید چھ ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہنے کی منظوری دینے والی قرارداد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، غیر معمولی، حصہ سوم صفحہ ۳۳۳۔
مشترکہ اجلاس میں ۱۰/جون ۱۹۹۸ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔
"یہ کہ مشترکہ اجلاس ۲۸/مئی ۱۹۹۸ء کے فرمان صدر کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۲) کے تحت منظور کرتا ہے" دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء حصہ سوم صفحہ ۶۲۷۔

۲ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

طور پر معطل کرنے کے لئے ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر صدر کو اس بات کا اختیار نہیں دے گا کہ وہ ان اختیارات کو جو کسی عدالت عالیہ کو حاصل ہوں یا جنہیں وہ استعمال کر سکتی ہو خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت کرے کہ وہ اس کی جانب سے مذکورہ اختیارات سنبھال لے اور نہ وہ عدالت ہائے عالیہ سے متعلق دستور کے کسی حکم کے عمل درآمد کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۲) آرٹیکل ۱۰۵ کے احکامات کا اطلاق شق (۱) کے تحت گورنر کے کارہائے منصبی کی بجا آوری پر نہیں ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ اعلان ایک مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور دو ماہ کی مدت گزر جانے پر نافذ العمل نہیں رہے گا، تاوقتیکہ مذکورہ مدت کے گزر جانے سے قبل اسے مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کرلیا گیا ہو اور ایسی ہی قرارداد کے ذریعے اسے ایسی مزید مدت کے لئے بڑھایا جاسکے گا جو دو ماہ سے زیادہ نہ ہو؛ لیکن ایسا کوئی اعلان کسی بھی صورت میں چھ ماہ سے زیادہ تک نافذ العمل نہیں رہے گا۔

(۴) شق (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو، جب اس آرٹیکل کے تحت کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان تین ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو، تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی منظور نہ کیا جاچکا ہو۔

(۵) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ کسی اعلان کے ذریعے اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہو کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کرے گی یا اس کے اختیار مجاز کے تحت ان کا استعمال کیا جائے گا تو --

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(الف) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اختیار رہو گا کہ مشترکہ اجلاس میں صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی میں شامل کسی امر سے متعلق قوانین وضع کرنے کا اختیار صدر کے سپرد کر دے؛

(ب) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس یا صدر کو، اگر اسے پیرا (الف) کے تحت مجاز کیا گیا ہو، اختیار رہو گا کہ وہ وفاق یا اس کے افسروں اور حکام مجاز کو اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کرنے کے لئے قوانین وضع کرے؛

(ج) صدر کو، جب [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا اجلاس نہ ہو رہا ہو، اختیار ہو گا کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس سے ایسے خرچ کی منظوری حاصل ہونے تک، صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے، خواہ یہ خرچ دستور کی رو سے مذکورہ فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو؛ اور

(د) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو مشترکہ اجلاس میں یہ اختیار ہو گا کہ قرارداد کے ذریعے پیرا (ج) کے تحت صدر کی طرف سے منظور کردہ خرچ کی اجازت دے۔

(۲) کوئی قانون جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر نے وضع کیا ہو جس کے وضع کرنے کا اختیار [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر کو نہ ہوتا، اگر اس آرٹیکل کے بموجب اعلان جاری نہ ہوا ہوتا، تو وہ اس آرٹیکل کے تحت اعلان کی مدت ختم ہونے کے چھ ماہ بعد عدم اہلیت کی حد تک غیر موثر ہو جائے گا، سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے قبل انجام پا چکے ہوں یا انجام دہی سے نظر انداز ہو گئے ہوں۔

۲۳۵۔ (۱) اگر صدر کو اطمینان ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ لاحق ہے، تو وہ، صوبوں کے گورنروں سے یا جیسی بھی صورت ہو، متعلقہ صوبے کے گورنر سے مشورے کے بعد، اس

مالی ہنگامی حالت کی صورت میں اعلان۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء حکم ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

سلسلے میں فرمان کے ذریعے اعلان کر سکے گا اور جب ایسا اعلان نافذ العمل ہوتو وفاق کا انتظامی اختیار کسی صوبے کو ایسی ہدایات دینے پر کہ وہ ان ہدایات میں متعین کردہ مالیاتی موزونیت کے اصولوں پر عمل کرے اور ایسی دیگر ہدایات دینے پر وسعت پذیر ہوگا جنہیں صدر، پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کے مفاد کی خاطر ضروری سمجھے۔

(۲) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ایسی ہدایات میں ایسا حکم بھی شامل ہو سکے گا جس میں کسی صوبے کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقے کی تنخواہ اور بھتہ جات میں تخفیف کا حکم دیا گیا ہو۔

(۳) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کوئی اعلان نافذ العمل ہوتو صدر وفاق کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقہ کی تنخواہوں اور بھتہ جات میں تخفیف کیلئے ہدایات جاری کر سکے گا۔

(۴) آرٹیکل ۲۳۴ کی شقات (۳) اور (۴) کے احکام اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کسی اعلان پر اسی طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ مذکورہ آرٹیکل کے تحت جاری کردہ اعلان پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں۔

اعلان کی تنسیخ وغیرہ۔ **۲۳۶۔** (۱) اس حصہ کے تحت جاری ہونے والا کوئی اعلان بعد میں جاری ہونے والے اعلان سے تبدیل کیا جا سکے گا یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(۲) اس حصہ کے تحت جاری کئے جانے والے کسی اعلان یا صادر کئے جانے والے کسی فرمان کے جواز پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بریت وغیرہ کے لئے قوانین وضع کر سکے گی۔ **۲۳۷۔** اس دستور میں کوئی امر [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے لئے کسی ایسے شخص کی جو وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی ملازمت میں ہو، یا کسی دیگر شخص کی، کسی ایسے فعل کی نسبت بریت سے متعلق قانون وضع کرنے میں مانع نہ ہوگا جو پاکستان کے کسی علاقے میں امن وامان برقرار رکھنے اور اس کی بحالی کے سلسلے میں کیا گیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حصہ یازدہم

دستور کی ترمیم

۲۳۸۔ اس حصے کے تابع، اس دستور میں [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی جا سکے گی۔ — دستور کی ترمیم۔

[2][**۲۳۹۔** (۱) دستور میں ترمیم کرنے کے بل کی ابتداء کسی بھی ایوان میں کی جا سکے گی اور، جبکہ اس بل کو ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے، تو اسے دوسرے ایوان میں بھیج دیا جائے گا۔ — دستور میں ترمیم کا بل۔

(۲) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے بلا ترمیم منظور کر لیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا، تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۳) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا تو اس پر وہ ایوان دوبارہ غور کرے گا جس میں اس کی ابتدا ہوئی تھی، اور اگر بل کو جس طرح کہ اول الذکر ایوان میں اس میں ترمیم کی گئی تھی آخر الذکر ایوان کی طرف سے اس کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۴) دستور میں ترمیم کے کسی بل کو جو کسی صوبے کی حدود میں ردوبدل کا اثر رکھتا ہو صدر کی منظوری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے اس صوبے کی صوبائی اسمبلی نے اپنی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور نہ کر لیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے آرٹیکل ۲۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا ہے جسے قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اصل آرٹیکل ۲۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

(۵) دستور میں کسی ترمیم پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے جو کچھ ہو کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۶) ازالہ شک کے لئے، بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ دستور کے احکام میں سے کسی میں ترمیم کرنے کے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے اختیار پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔]

حصہ دوازدہم

متفرقات

باب ۱۔ ملازمتیں

پاکستان کی ملازمت میں تقرر اور شرائط ملازمت۔

۲۴۰۔ دستور کے تابع، پاکستان کی ملازمت میں افراد کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین۔۔

(الف) وفاق کی ملازمتوں، وفاق کے امور کے سلسلے میں اسامیوں اور کل پاکستان ملازمتوں کی صورت میں، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا؛ اور

(ب) کسی صوبے کی ملازمتوں اور کسی صوبے کے امور کے سلسلے میں آسامیوں کی صورت میں، اس صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا۔

<u>تشریح</u>: اس آرٹیکل میں ''کل پاکستان ملازمت'' سے وفاق اور صوبوں کی کوئی مشترک ملازمت مراد ہے جو یوم آغاز سے عین قبل موجود تھی یا جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے وضع کیا جائے۔

موجودہ قواعد وغیرہ جاری رہیں گے۔

۲۴۱۔ جب تک کہ متعلقہ مقننہ آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت کوئی قانون نہ بنائے، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل قواعد اور احکام، جہاں تک وہ دستور کے احکام سے مطابقت رکھتے ہوں، نافذ العمل رہیں گے اور ان میں وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی۔

پبلک سروس کمیشن۔

۲۴۲۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] وفاق کے امور سے متعلق اور کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی اس صوبے کے امور سے متعلق قانون کے ذریعے پبلک سروس کمیشن کے قیام اور تشکیل کے احکام وضع کر سکے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[1][(۱-الف) وفاق کے امور سے متعلق تشکیل کردہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کا تقرر صدر اپنی صوابدید پر کرے گا۔]

(۲) کوئی پبلک سروس کمیشن ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا، جو قانون کے ذریعے مقرر کیے جائیں۔

باب ۲۔ مسلح افواج

مسلح افواج کی کمان۔

۲۴۳۔(۱) وفاقی حکومت کے پاس مسلح افواج کی کمان اور کنٹرول ہوگا۔

[1][(۱-الف) قبل الذکر حکم کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، مسلح افواج کی اعلیٰ کمان صدر کے ہاتھ میں ہوگی۔]

(۲) صدر کو، قانون کے تابع، یہ اختیار ہوگا کہ وہ--

(الف) پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج اور مذکورہ افواج کے محفوظ دستے قائم کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے؛ [2][اور]

(ب) مذکورہ افواج میں کمیشن عطا کرے؛[2][۔]

[2] * * * * * *

[2][(۳) صدر، [3][،--وزیراعظم کے ساتھ مشورہ سے]

(الف) چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی؛

(ب) چیف آف آرمی اسٹاف؛

(ج) چیف آف نیول اسٹاف؛

(د) چیف آف ایئر اسٹاف،

کا تقرر کرے گا اور ان کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کا تعین بھی کرے گا۔]

مسلح افواج کا حلف۔

۲۴۴۔ مسلح افواج کا ہر رکن جدول سوم میں دی گئی عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

مسلح افواج کے کارہائے منصبی۔

۲۴۵۔[4][(۱)] مسلح افواج، وفاقی حکومت کی ہدایات کے تحت، بیرونی جارحیت یا جنگ کے خطرے کے خلاف پاکستان کا دفاع کریں گی، اور؛ قانون کے تابع، شہری حکام کی امداد میں، جب ایسا کرنے کیلئے طلب کی جائیں، کام کریں گی۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کی گئی۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بابت ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے اضافہ، تبدیل او حذف کئے گئے۔

[3] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] دستور (ترمیم ہفتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ء (نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۷ء) کی دفعہ ۲ (نفاذپذیر از ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء) کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[1][(۲) شق (ا) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری شدہ کسی ہدایت کے جواز کو کسی عدالت میں زیر اعتراض نہیں لایا جائے گا۔

(۳) کوئی عدالت عالیہ کسی ایسے علاقے میں جس میں پاکستان کی مسلح افواج، فی الوقت، آرٹیکل ۲۴۵ کی تعمیل میں شہری حکام کی مدد کے لئے کام کر رہی ہوں، آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت کوئی اختیار سماعت استعمال نہیں کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اس دن سے عین قبل جس پر مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام کرنا شروع کیا ہو کسی زیر سماعت کارروائی سے متعلق عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو متاثر کرنا متصور نہیں ہوگا۔

(۴) شق (۳) میں محولہ کسی علاقہ سے متعلق کوئی کارروائی جسے اس دن یا اس کے بعد دائر کیا گیا ہو جبکہ مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام شروع کیا ہو اور جو کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہو، اس عرصے کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مسلح افواج بایں طور کام کر رہی ہوں۔]

باب ۳۔ قبائلی علاقہ جات

۲۴۶۔ اس دستور میں،۔۔ — *قبائلی علاقہ جات۔*

(الف) ''قبائلی علاقہ جات'' سے پاکستان کے وہ علاقہ جات مراد ہیں جو، یوم آغاز سے عین قبل، قبائلی علاقہ جات تھے اور ان میں حسب ذیل شامل ہیں ......

(اول) بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے قبائلی علاقہ جات؛ اور

(دوم) امب، چترال، دیر اور سوات کی سابقہ ریاستیں؛

(ب) ''صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' سے حسب ذیل مراد ہیں ......

---

[1] دستور (ترمیم ہفتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ء (نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۷ء) کی دفعہ ۲ (نفاذ پذیر از ۲۱ / اپریل ۱۹۷۷ء) کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

(اول) چترال، دیر اور سوات (جس میں کالام شامل ہے) کے اضلاع[1][(ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ،] مالاکنڈ کا محفوظ علاقہ، ضلع[2][مانسہرہ] سے ملحقہ قبائلی علاقہ اور امب کی سابق ریاست؛ اور

(دوم) ضلع ژوب، ضلع لورالائی (تحصیل ڈکی کے علاوہ) ضلع چاغی کی تحصیل دالبندین اور ضلع سبی کے مری اور بگتی قبائلی علاقہ جات؛ اور

(ج) ''وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' میں حسب ذیل شامل ہیں ......

(اول) ضلع پشاور سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(دوم) ضلع کوہاٹ سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(سوم) ضلع بنوں سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(چہارم) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

[3][(پنجم) باجوڑ ایجنسی؛

(پنجم الف) اورک زئی ایجنسی؛]

(ششم) مہمند ایجنسی؛

(ہفتم) خیبر ایجنسی؛

(ہشتم) کرم ایجنسی؛

(نہم) شمالی وزیرستان ایجنسی؛ اور

(دہم) جنوبی وزیرستان ایجنسی۔

---

[1] دستور (ترمیم ششم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۲ (نفاذ پذیر از یکم اکتوبر، ۱۹۷۶ء) کی رو سے شامل کئے گئے اور بایں طور شامل شدہ متصور ہوں گے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل ''ہزارہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا اور بایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل اصل ذیلی پیرا (پنجم) کی بجائے تبدیل کئے گئے اور بایں طور تبدیل شدہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از یکم دسمبر ۳، ۱۹۷۶ء)۔

قبائلی علاقہ جات کا انتظام۔

۲۴۷۔ (۱) دستور کے تابع، وفاق کا عاملانہ اختیار مرکز کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا، اور کسی صوبے کا عاملانہ اختیار اس میں شامل صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) صدر، وقتاً فوقتاً، کسی صوبے میں شامل علاقہ جات یا ان کے کسی حصہ سے متعلق اس صوبے کے گورنر کو ایسی ہدایات دے سکے گا جو وہ ضروری خیال کرے، اور گورنر اس آرٹیکل کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مذکورہ ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

(۳) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی ایکٹ وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا، جب تک کہ صدر اس طرح ہدایت نہ دے، اور [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جب تک کہ اس صوبے کا گورنر جس میں وہ قبائلی علاقہ واقع ہو، صدر کی منظوری سے، اس طرح ہدایت نہ دے؛ اور کسی قانون سے متعلق کوئی ایسی ہدایت دیتے وقت، صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، گورنر، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس قانون کا اطلاق کسی قبائلی علاقے پر، یا اس کے کسی مصرحہ حصے پر، ایسی مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ ہوگا جس کی صراحت اس ہدایت میں کردی جائے۔

(۴) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، اور کسی صوبے کا گورنر، صدر کی ماقبل منظوری سے، صوبائی اسمبلی کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی ایسے حصے کے لئے جو اس صوبے میں واقع ہو، امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کر سکے گا۔

(۵) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر کسی معاملے سے متعلق، وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کر سکے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۶) صدر، کسی وقت بھی، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ کسی قبائلی علاقے کا تمام یا کوئی حصہ قبائلی علاقہ نہیں رہے گا، اور مذکورہ فرمان میں ایسے ضمنی اور ذیلی احکام شامل ہو سکیں گے جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کے تحت کوئی فرمان صادر کرنے سے پہلے صدر، اس طریقے سے جو وہ مناسب سمجھے، متعلقہ علاقے کے عوام کی رائے، جس طرح کہ قبائلی جرگے میں ظاہر کی جائے، معلوم کرے گا۔

(۷) کسی قبائلی علاقے سے متعلق دستور کے تحت نہ عدالت عظمیٰ اور نہ کوئی عدالت عالیہ اپنا اختیار سماعت استعمال کرے گی تاوقتیکہ [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون بصورت دیگر حکم نہ دے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کوئی امر اس اختیار سماعت پر اثر انداز نہ ہوگا جو عدالت عظمیٰ یا کوئی عدالت عالیہ کسی قبائلی علاقہ سے متعلق یوم آغاز سے عین قبل استعمال کرتی تھی۔

باب ۴۔ عام

صدر، گورنر، وزیر وغیرہ کا تحفظ۔

۲۴۸۔(۱) صدر، کوئی گورنر، وزیر اعظم، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ اور کوئی صوبائی وزیر اپنے متعلقہ عہدے کے اختیارات استعمال کرنے اور ان کے کارہائے منصبی انجام دینے کی بنا پر، یا کسی ایسے فعل کی بنا پر جو ان اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور کارہائے منصبی انجام دیتے ہوئے کئے گئے ہوں یا جن کا کیا جانا مترشح ہو، کسی عدالت کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کسی امر سے کسی شخص کے وفاق یا صوبے کے خلاف مناسب قانونی کارروائیاں کرنے کے حق میں مانع ہونے کا مفہوم اخذ نہیں کیا جائے گا۔

(۲) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت میں کوئی فوجداری مقدمات نہ قائم کئے جائیں گے اور نہ جاری رکھے جائیں گے۔

۱۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۳) صدر یا کسی گورنر کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت کی طرف سے اس کی گرفتاری یا قید کے لئے کوئی حکم جاری نہیں ہوگا۔

(۴) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، خواہ اس کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد میں اس کی ذاتی حیثیت میں کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کوئی دیوانی مقدمہ جس میں اس کے خلاف دادرسی چاہی گئی ہو، قائم نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ مقدمہ قائم ہونے سے کم از کم ساٹھ دن پیشتر اس کو تحریری نوٹس نہ دیا گیا ہو یا قانون کے ذریعے مقررہ طریقے کے مطابق نہ بھیجا گیا ہو جس میں مقدمہ کی نوعیت، کارروائی کی وجہ، اس فریق کا نام، کیفیت اور جائے رہائش جس کی جانب سے مقدمہ قائم ہونا ہے اور دادرسی جس کا دعویٰ وہ فریق کرتا ہے، درج ہو۔

قانونی کارروائی۔

۲۴۹۔ (۱) کوئی قانونی کارروائی جو، اگر دستور نہ ہوتا تو، کسی ایسے معاملے کی بابت جو، یوم آغاز سے عین قبل، وفاق کی ذمہ داری تھا اور جو، دستور کے تحت، کسی صوبے کی ذمہ داری ہوگیا ہے، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جاسکتی تھی، متعلقہ صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے وفاق کی بجائے متعلقہ صوبے کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

(۲) کوئی قانونی کارروائی جو اگر دستور نہ ہوتا تو کسی ایسے معاملے کی بابت جو یوم آغاز سے عین قبل صوبے کی ذمہ داری تھا اور جو دستور کے تحت، وفاق کی ذمہ داری ہوگیا ہے کسی صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جاسکتی تھی، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے اس صوبے کی بجائے وفاق کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

صدر، وغیرہ کی تنخواہیں، بھتہ جات وغیرہ۔

۲۵۰۔ (۱) یوم آغاز سے دو سال کے اندر اندر، صدر، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اور قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی رکن، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، اور کسی رکن، وزیر اعظم، کسی وفاقی وزیر، کسی وزیر مملکت، [1]☆☆☆☆ کسی وزیر اعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں،

[1] الفاظ اور سکتہ "کوئی گورنر" دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا تعین کرنے کے لئے قانون کے ذریعے احکام وضع کئے جائیں گے۔

(۲) جب تک کہ قانون کے ذریعے دیگر احکام وضع نہ کئے جائیں--

(الف) صدر، قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر یا کسی رکن، کسی وفاقی وزیر، وزیر مملکت، [۱]☆ ☆ کسی وزیر اعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہی ہوں گی جن کا صدر، قومی اسمبلی پاکستان یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر یا رکن، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت [۱]☆ ☆ کوئی وزیر اعلیٰ، کوئی صوبائی وزیر، یا جیسی بھی صورت ہو، چیف الیکشن کمشنر یوم آغاز سے عین قبل مستحق تھا؛ اور

(ب) چیئر مین، ڈپٹی چیئر مین، وزیر اعظم اور سینٹ کے کسی رکن کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہ ہوں گی جو صدر بذریعہ فرمان متعین کرے۔

(۳) کسی شخص کی تنخواہ، بھتہ جات اور مراعات میں، جو--

(الف) صدر؛

(ب) چیئر مین یا ڈپٹی چیئر مین؛

(ج) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(د) کسی گورنر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛ یا

(و) محاسب اعلیٰ،

کے عہدہ پر فائز ہو، اس کی میعاد عہدہ کے دوران اس کے مفاد کے منافی تغیر نہیں کیا جائے گا۔

(۴) کسی وقت جبکہ چیئر مین یا اسپیکر صدر کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہو، تو وہ ایسی تنخواہ،

---

[۱] الفاظ اور سکتہ "کوئی گورنر" دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا مستحق ہوگا جس کا صدر ہے لیکن وہ چیئرمین یا اسپیکر یا [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے رکن کے فرائض منصبی انجام نہیں دے گا اور نہ وہ چیئرمین یا اسپیکر یا کسی مذکورہ رکن کی تنخواہ، بھتہ جات یا مراعات کا مستحق ہوگا۔

قومی زبان۔

۲۵۱۔ (۱) پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور یوم آغاز سے پندرہ برس کے اندر اندر اس کو سرکاری و دیگر اغراض کے لئے استعمال کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

(۲) شق (۱) کے تابع، انگریزی زبان اس وقت تک سرکاری اغراض کے لئے استعمال کی جا سکے گی، جب تک کہ اس کے اردو سے تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔

(۳) قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کئے بغیر، کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعہ قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم، ترقی اور اس کے استعمال کے لئے اقدامات تجویز کر سکے گی۔

بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے متعلق خاص احکام۔

۲۵۲۔ (۱) دستور یا کسی قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر عام اعلان کے ذریعہ، اس امر کی ہدایت دے سکے گا کہ، کسی مصرحہ تاریخ سے اس عرصہ تک جس کی میعاد تین ماہ سے زیادہ نہ ہو گی، کوئی مصرحہ قانون، خواہ وفاقی قانون ہو یا صوبائی قانون، کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا یا کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر مصرحہ مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق پذیر ہوگا۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت کسی قانون کے متعلق کسی ہدایت کا اجراء ہدایت میں مصرحہ تاریخ سے پہلے اس قانون کے عملدرآمد پر اثر انداز نہ ہوگا۔

جائیداد وغیرہ پر انتہائی تحدیدات۔

۲۵۳۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون--

(الف) ایسی جائیداد یا اس کی کسی قسم کے بارے میں جو کوئی شخص ملکیت، تصرف، قبضہ یا نگرانی میں رکھ سکے گا انتہائی تحدیدات مقرر کر سکے گی؛ اور

(ب) اعلان کر سکے گی کہ ایسے قانون میں مصرحہ کوئی کاروبار، تجارت، صنعت یا خدمت، وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت یا ایسی کسی حکومت کے زیر نگرانی کوئی کارپوریشن دیگر اشخاص کو، مکمل یا جزوی طور پر خارج کر کے، چلائے گی یا زیر ملکیت رکھے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) کوئی قانون جو کسی شخص کو اس رقبہ اراضی سے زیادہ اراضی کی منفعتی ملکیت یا منفعتی قبضہ کی اجازت دے جو وہ یوم آغاز سے عین قبل جائز طور پر منفعتی ملکیت میں رکھ سکتا تھا یا منفعتی قبضہ میں لا سکتا تھا، کالعدم ہوگا۔

وقت مطلوبہ کے اندر نہ ہونے کے باعث کوئی فعل کالعدم نہ ہو گا۔

۲۵۴۔ جب کوئی فعل یا امر دستور کی رو سے ایک خاص مدت میں کرنا مطلوب ہو اور اس مدت میں نہ کیا جائے تو اس فعل یا امر کا کرنا صرف اس وجہ سے کالعدم نہ ہوگا یا بصورت دیگر غیر موثر نہ ہو گا کہ یہ مذکورہ مدت میں نہیں کیا گیا تھا۔

عہدے کا حلف۔

۲۵۵۔ (۱) کوئی حلف جو دستور کے تحت کسی شخص سے لینا مطلوب ہو [1][ترجیحاً اردو میں لیا] جائے گا یا اس زبان میں جسے وہ شخص سمجھتا ہو۔

(۲) جہاں دستور کے تحت، کسی خاص شخص کے سامنے حلف اٹھانا مطلوب ہو اور، کسی وجہ سے، اس شخص کے سامنے حلف اٹھانا ناقابل عمل ہو تو وہ کسی ایسے شخص کے سامنے حلف اٹھایا جا سکے گا جسے اس شخص نے نامزد کیا ہو۔

(۳) جہاں دستور کے تحت، کسی شخص کا اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے حلف اٹھانا مطلوب ہو تو اس کا عہدہ سنبھالنا اس دن متصور ہوگا جس دن اس نے حلف اٹھایا ہو۔

نجی فوج کی ممانعت۔

۲۵۶۔ کوئی نجی تنظیم قائم نہیں کی جائے گی جو کسی فوجی تنظیم کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل ہو، اور ایسی کوئی مذکورہ تنظیم خلاف قانون ہوگی۔

ریاست جموں و کشمیر سے متعلق حکم۔

۲۵۷۔ جب ریاست جموں و کشمیر کے عوام پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں تو پاکستان اور مذکورہ ریاست کے درمیان تعلقات مذکورہ ریاست کے عوام کی خواہشات کے مطابق متعین ہوں گے۔

صوبوں سے باہر کے علاقہ جات کا نظم و نسق۔

۲۵۸۔ دستور کے تابع، جب تک [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے بصورت دیگر حکم وضع نہ کرے، صدر، فرمان کے ذریعے، پاکستان کے کسی ایسے حصے کے امن و امان اور اچھے نظم و نسق کے لئے جو کسی صوبہ کا حصہ نہ ہو، حکم صادر کر سکے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "میں لیا جائے" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲۵۹۔ (۱) کوئی شہری وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر کسی بیرونی ریاست سے کوئی خطاب، اعزازیا اعزازی نشان قبول نہیں کرے گا۔ **اعزازات۔**

(۲) وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت کسی شہری کو کوئی خطاب، اعزازیا اعزازی نشان عطا نہیں کریگی، لیکن صدر وفاقی قانون کے احکام کے مطابق شجاعت [[1]، مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] [[2]تعلیمی امتیاز یا کھیلوں یا نرسنگ کے میدان میں امتیاز] کے اعتراف کے طور پر اعزازی نشانات عطا کر سکے گا۔

(۳) یوم آغاز سے پہلے شہریوں کو پاکستان کی کسی بھی ہیئت مجاز کی جانب سے عطا کردہ وہ تمام خطابات، اعزازات اور اعزازی نشانات ماسوائے ان کے جو شجاعت [[3]، مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] یا تعلیمی امتیاز کے اعتراف کے طور پر دیئے گئے ہوں کالعدم ہو جائیں گے۔

باب ۵۔ توضیح

۲۶۰۔ (۱) دستور میں، تاوقتیکہ سیاق وسباق عبارت سے کچھ اور مطلب نہ نکلتا ہو، مندرجہ ذیل الفاظ کے وہی معنی لئے جائیں گے جو بذریعہ ہذا ان کے لئے بالترتیب مقرر کئے گئے ہیں، یعنی،۔۔۔ **تعریفات۔**

[4]"[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو [[4]مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا قومی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور صدر نے اس کی منظوری دی ہو یا صدر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

"صوبائی اسمبلی کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور گورنر نے اس کی منظوری دی ہو یا گورنر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

---

۱ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

۲ فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "یا تعلیمی امتیاز" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۳ دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۴ کی رو سے شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

۴ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

''زرعی آمدنی'' سے وہ زرعی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف محصول آمدنی سے متعلق قانون کی اغراض کے لئے کی گئی ہے؛

''آرٹیکل'' سے دستور کا آرٹیکل مراد ہے؛

''قرض لینے'' میں رقوم سالیانہ کے ذریعے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کے معنی بھی اسی طریقے پر لئے جائیں گے؛

''چیئرمین'' سے سینٹ کا چیئرمین مراد ہے اور، ماسوائے آرٹیکل ۴۹ میں، اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو سینٹ کے چیئرمین کے طور پر کام کر رہا ہو؛

[1][''چیف جسٹس'' میں، عدالتِ عظمیٰ اور کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں وہ جج بھی شامل ہے جو فی الوقت عدالت کے چیف جسٹس کے طور پر کام کر رہا ہو؛]

''شہری'' سے پاکستان کا وہ شہری مراد ہے، جس کی قانون کے ذریعے تعریف کی گئی ہے؛

''شق'' سے اس آرٹیکل کی شق مراد ہے جس میں وہ واقع ہو؛

[2][''مشورہ'' سے ماسوائے عدالتِ عظمیٰ اور عدالتِ ہائے عالیہ کے جج صاحبان کے تقرر کی نسبت سے، تبادلۂ خیال اور مشاورت مراد ہوگی جس کا صدر پابند نہیں ہوگا۔]

''کارپوریشن محصول'' سے آمدنی پر کوئی محصول مراد ہے، جو کمپنیوں کی طرف سے واجب الادا ہو اور جس کی بابت حسب ذیل شرائط کا اطلاق ہوتا ہو:۔

(الف) وہ محصول زرعی آمدنی کی بابت واجب الوصول نہ ہو؛

(ب) کمپنیوں کی طرف سے ادا کردہ محصول کی بابت کوئی تخفیف، کسی قانون کی رُو سے جس کا اطلاق اس محصول پر ہوتا ہو کمپنیوں کی طرف سے افراد کو واجب الادا منافع سے نہ کی جاتی ہو؛

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نئی عبارت شامل کی گئی۔

(ج) محصول آمدنی کی اغراض کے لئے مذکورہ منافع وصول کرنیوالے فرد کی کل آمدنی شمار کرنے میں یا ایسے فرد کی طرف سے واجب الادا یا ان کو قابل واپسی محصول آمدنی شمار کرنے میں اس طرح ادا کردہ محصول کو شامل کرنے کے لئے کوئی حکم موجود نہ ہو؛

''قرضہ'' میں وہ ذمہ داری شامل ہے جو کسی سرمایہ کی رقم کی بطور سالانہ باز ادائی کے وجوب کے متعلق ہو اور اس میں وہ ذمہ داری بھی شامل ہو گی جو کسی قسم کی ضمانت لینے کی وجہ سے پیدا ہو، اور ''اخراجات قرضہ'' کا مطلب اس لحاظ سے نکالا جائے گا؛

''محصول ترکہ'' سے وہ محصول مراد ہے جو ایسی جائیداد کی، جو کسی شخص کی وفات پر منتقل ہوئی ہو، مالیت پر یا اس کے حوالے سے تشخیص کیا جائے؛

''موجودہ قانون'' سے وہی معنی مراد ہیں جو آرٹیکل ۲۶۸ کی شق (۷) میں دیئے گئے ہیں؛

''وفاقی قانون'' سے وہ قانون مراد ہے جو [۱مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا بنایا ہو یا اس کے اختیار کے تحت وضع کیا گیا ہو؛

''مالی سال'' سے جولائی کی پہلی تاریخ سے شروع ہونے والا کوئی سال مراد ہے؛

''مال'' میں تمام مال واسباب، سامان اور اشیاء شامل ہیں؛

''گورنر'' سے کسی صوبہ کا گورنر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو فی الوقت صوبہ کے قائم مقام گورنر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''ضمانت'' میں ہر وہ وجوب شامل ہے جو کسی کاروبار کے منافع کا کسی مصرحہ رقم سے گر جانے کی صورت میں ادائیگی کرنے کے لئے یوم آغاز سے قبل قبول کیا گیا ہو؛

''ایوان'' سے سینٹ یا قومی اسمبلی مراد ہے؛

''مشترکہ اجلاس'' سے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس مراد ہے؛

''جج'' میں عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں اس عدالت کا چیف جسٹس شامل ہے اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہیں--

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے شامل کئے گئے۔

(الف) عدالتِ عظمیٰ کے سلسلے میں، وہ شخص جو عدالت کے قائم مقام جج کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛ اور

(ب) عدالتِ عالیہ کے سلسلہ میں وہ شخص جو اس عدالت کا زائد جج ہو؛

''مسلح افواج کے ارکان'' میں وہ افراد شامل نہیں، جو فی الوقت مسلح افواج کے ارکان سے متعلق کسی قانون کے تابع نہ ہوں؛

''خالص آمدنی'' سے کسی محصول یا ڈیوٹی کے سلسلے میں وہ آمدنی مراد ہے جو وصولی کے اخراجات وضع کرنے کے بعد باقی بچے اور اس کی تحقیق وتصدیق محاسبِ اعلیٰ کی طرف سے کی جائے؛

''حلف'' میں اقرارِ صالح شامل ہے؛

''حصہ'' سے دستور کا حصہ مراد ہے؛

''پنشن'' سے کسی بھی قسم کی پنشن مراد ہے خواہ وہ شرکتی ہو یا نہ ہو، جو کسی شخص کو یا اس کی بابت ادا کی جائے اور اس میں فارغ خدمت ہونے کی تنخواہ یا انعامی رقم (گریجوایٹی) شامل ہے جو مذکورہ طور پر ادا کی جائے اور اس میں وہ رقم یا رقوم بھی شامل ہیں جو کسی سرمایہ کفالت میں جمع کئے ہوئے روپے کے سود کے ساتھ یا بلا سود یا کسی اضافہ کے ساتھ مذکورہ طور پر واپس ادا کی جائیں۔

''شخص'' میں کوئی ہیئت سیاسی یا ہیئت اجتماعیہ شامل ہے؛

''صدر'' سے صدرِ پاکستان مراد ہے اور اس میں وہ شخص شامل ہے جو فی الوقت قائم مقام صدرِ پاکستان کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اور کسی ایسے امر کے بارے میں جس کا دستور کے تحت یوم آغاز سے قبل کرنا ضروری تھا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت صدر مراد ہے؛

''جائیداد'' میں، منقولہ یا غیر منقولہ، جائیداد پر کوئی حق، استحقاق یا مفاد، اور پیداوار کے کوئی ذرائع اور وسائل شامل ہیں؛

''صوبائی قانون'' سے صوبائی اسمبلی کا بنایا ہوا یا اس کے اختیار کے تحت وضع کردہ کوئی قانون مراد ہے؛

''مشاہرہ'' میں تنخواہ اور پنشن شامل ہیں؛

''جدول'' سے دستور کی جدول مراد ہے؛

''پاکستان کی سلامتی'' میں پاکستان اور پاکستان کے ہر حصے کا تحفظ، فلاح و بہبود، استحکام اور سالمیت شامل ہے لیکن اس میں تحفظ عامہ اس حیثیت سے شامل نہیں ہوگا؛

''ملازمت پاکستان'' سے وفاق یا کسی صوبے کے امور سے متعلق کوئی ملازمت، آسامی یا عہدہ مراد ہے، اور اس میں کوئی کل پاکستان ملازمت، مسلح افواج میں ملازمت اور کوئی دوسری ملازمت شامل ہے جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت ملازمت پاکستان قرار دیا گیا ہو، لیکن اس میں اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، وزیر اعظم، وفاقی وزیر، وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ، صوبائی وزیر، [2][اٹارنی جنرل، [3][ایڈووکیٹ جنرل،] پارلیمانی سیکرٹری] یا [4][کسی قانون کمیشن کا چیئرمین یا رکن، اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین یا رکن، وزیر اعظم کا خصوصی معاون، وزیر اعظم کا مشیر، کسی وزیر اعلیٰ کا خصوصی معاون، کسی وزیر اعلیٰ کا مشیر] یا کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا رکن شامل نہیں ہے؛

''اسپیکر'' سے قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو قائم مقام اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''محصولات'' میں کوئی محصول یا ڈیوٹی عائد کرنا شامل ہے، خواہ وہ عام ہو، مقامی ہو یا خاص ہو، اور محصول لگانے کا مطلب اسی لحاظ سے نکالا جائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اول) کا ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۴ مئی، ۱۹۷۴ء)۔

[3] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر، ۱۹۷۶ء)۔

[4] دستور (ترمیم ششم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۳۱ دسمبر، ۱۹۷۶ء)۔

''آمدنی پر محصول'' میں زائد منافع کے محصول یا منافع تجارت کے محصول کی نوعیت کا محصول شامل ہے۔

(۲) دستور میں ''[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ'' یا ''وفاقی قانون'' یا ''صوبائی اسمبلی کے ایکٹ'' یا ''صوبائی قانون'' میں صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی گورنر کا جاری کردہ کوئی آرڈیننس شامل ہوگا۔

[2][(۳) دستور اور تمام وضع شدہ قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں، تاوقتیکہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی امر اس کے منافی نہ ہو،--

(الف) ''مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے؛ اور

(ب) ''غیر مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو 'احمدی' یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۱۶ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی جس کا اضافہ قبل ازیں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ (نفاذ پذیر از ۱۷ ستمبر ۱۹۷۴ء) کی رو سے کیا گیا تھا۔

۲۶۱۔ دستور کی اغراض کے لئے، کوئی شخص جو کسی عہدہ پر قائم مقامی کرے، وہ اس شخص کا جو اس سے پہلے مذکورہ عہدہ پر فائز تھا، جانشین نہیں سمجھا جائے گا یا اس شخص کا پیشرو نہیں سمجھا جائے گا جو اس کے بعد مذکورہ عہدہ سنبھالے۔

کسی عہدے پر قائم مقام کوئی شخص اپنے پیشرو کا جانشین وغیرہ نہیں سمجھا جائے گا۔

۲۶۲۔ دستور کی اغراض کے لئے، کسی مدت کا شمار گریگری نظام تقویم کے مطابق کیا جائے گا۔

گریگری نظام تقویم استعمال کیا جائے گا۔

۲۶۳۔ اس دستور میں، ......

مذکر و مونث، اور واحد اور جمع۔

(الف) وہ الفاظ جن سے صیغہ مذکر کا مفہوم نکلتا ہو، صیغہ مونث پر بھی حاوی سمجھے جائیں گے؛ اور

(ب) صیغہ واحد کے الفاظ میں جمع کا اور صیغہ جمع کے الفاظ میں واحد کا صیغہ شامل سمجھا جائے گا۔

۲۶۴۔ جب کوئی قانون اس دستور کے ذریعے، اس کے تحت یا اس کی وجہ سے منسوخ ہو جائے یا منسوخ شدہ متصور ہو تو، بجز اس کے کہ اس دستور میں بصورت دیگر مقرر ہو، مذکورہ تنسیخ ......

تنسیخ قوانین کا اثر۔

(الف) کسی ایسی چیز کا احیا نہیں کرے گی جو اس وقت نافذ العمل یا موجود نہ ہو جب تنسیخ عمل میں آئے؛

(ب) مذکورہ قانون کے سابقہ عمل پر یا اس کے تحت باضابطہ کئے ہوئے کسی فعل پر یا برداشت کردہ کسی نقصان پر اثر انداز نہیں ہوگی۔

(ج) مذکورہ قانون کے تحت حاصل شدہ کسی حق پر، پیدا شدہ کسی استحقاق پر عائد شدہ کسی وجوب یا ذمہ داری پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(د) مذکورہ قانون کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کی بنا پر عائد شدہ کسی تاوان، ضبطی یا سزا پر اثر انداز نہیں ہوگی؛ یا

(ہ) کسی مذکورہ حق، استحقاق، وجوب، ذمہ داری، تاوان، ضبطی یا سزا کی بابت کسی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

اور مذکورہ کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی شروع کی جا سکے گی، جاری رکھی جا سکے گی یا نافذ کی جا سکے گی، اور مذکورہ کوئی تاوان، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جا سکے گی گویا مذکورہ قانون منسوخ نہیں ہوا تھا۔

باب ۶۔ عنوان، آغاز نفاذ اور تنسیخ

دستور کا عنوان اور آغاز نفاذ۔

۲۶۵۔ (۱) یہ دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور کہلائے گا۔

(۲) شقات (۳) اور (۴) کے تابع، یہ دستور چودہ اگست سن ایک ہزار نو سو تہتر یا اس سے قبل کی کسی ایسی تاریخ سے نافذ ہوگا جو صدر سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعہ مقرر کرے، دستور میں جس کا حوالہ ''یوم آغاز'' کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۳) یہ دستور، اس حد تک جو ذیل کے لئے ضروری ہو......

(الف) پہلی سینٹ کی تشکیل کے لئے؛

(ب) کسی ایوان یا کسی مشترکہ اجلاس کی منعقد ہونے والی پہلی نشست کے لئے؛

(ج) صدر اور وزیر اعظم کے ہونے والے انتخاب کے لئے؛ اور

(د) کسی ایسے دوسرے امر کی انجام دہی کو ممکن بنانے کے لئے جس کی انجام دہی، دستور کی اغراض کے لئے، یوم آغاز سے پہلے ضروری ہو؛

دستور کے وضع ہونے پر نافذ العمل ہوگا لیکن صدر یا وزیر اعظم کی حیثیت سے منتخب شدہ شخص یوم آغاز سے پہلے اپنا عہدہ نہیں سنبھالے گا۔

(۴) جہاں دستور کے ذریعے اس کے کسی حکم کے نفاذ کے متعلق یا کسی عدالت یا دفتر کے قیام، یا

کسی جج یا اس کے ماتحت کسی افسر کے تقرر کے متعلق، یا اس شخص کے جس کے ذریعے، یا اس وقت کے جب، یا وہ اس مقام کے جہاں، یا اس طریقہ کے متعلق جس سے، ایسے کسی حکم کے تحت کچھ کیا جانا ہو، قواعد بنانے یا احکام صادر کرنے کا کوئی اختیار تفویض کیا جائے، تو وہ اختیار دستور کے وضع ہونے اور اس کے آغاز نفاذ کے درمیان کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکے گا۔

۲۶۶۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا عبوری دستور مع ان ایکٹوں اور صدر کے فرامین کے جن کے ذریعے اس دستور میں محذوفات، اضافے، ردوبدل یا ترمیمات کی گئیں، بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔ تنسیخ۔

باب ۷۔ عبوری

۲۶۷۔ (۱) یوم آغاز سے قبل یا یوم آغاز سے تین ماہ کی مدت کے خاتمے سے پہلے کسی بھی وقت، صدر، کسی مشکلات کے ازالہ کی غرض سے، یا دستور کے احکام کو مؤثر طور پر زیر عمل لانے کی غرض سے، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ اس دستور کے احکام، ایسی مدت کے دوران جس کی صراحت اس فرمان میں کر دی گئی ہو، ایسی تطبیقات کے تابع، موثر ہوں گے خواہ وہ ردوبدل کے ذریعے ہوں یا اضافہ ومحذوفات کے ذریعے، جس طرح وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔ مشکلات کے ازالہ کے لئے صدر کے اختیارات۔

(۲) شق (۱) کے تحت صادر شدہ کوئی فرمان بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ ہر ایوان اسے نامنظور کرنے کی قرارداد منظور نہیں کرتا یا دونوں ایوانوں میں اختلاف کی صورت میں، اس وقت تک جب تک ایسی قرارداد مشترکہ اجلاس میں منظور نہ ہو جائے۔

۲۶۸۔ (۱) بجز جیسا کہ اس آرٹیکل میں قرار دیا گیا ہے، تمام موجودہ قوانین، اس دستور کے تابع، جس حد تک قابل اطلاق ہوں اور ضروری تطبیق کے ساتھ اس وقت تک بدستور نافذ رہیں گے جب تک کہ مناسب مقننہ انہیں تبدیل یا منسوخ نہ کر دے یا ان میں ترمیم نہ کرے۔ بعض قوانین کے نفاذ کا تسلسل اور بعض قوانین کی تطبیق۔

(۲) جدول ششم میں مصرحہ قوانین میں ردوبدل ان کی تنسیخ یا ترمیم[1]، واضح طور پر یا معنوی طور پر،] صدر کی[1][وزیراعظم کے ساتھ مشورہ کے بعد عطا کی گئی] پیشگی منظوری کے بغیر نہیں کی جائے گی
[2][مگر شرط یہ ہے کہ جدول ششم میں اندراجات ۲۷ تا ۳۰ اور اندراج ۳۵ میں محولہ قوانین، چھ سالوں کے بعد حذف ہو جائیں گے۔]

(۳) کسی موجودہ قانون کے احکام کو (اس دستور کے حصہ دوم کے علاوہ) دستور کے احکام کی مطابقت میں لانے کی غرض سے، یوم آغاز سے دو سال کی مدت کے اندر اندر، صدر بذریعہ فرمان، خواہ بطور ترمیم، اضافہ یا حذف، ایسی تطبیق کر سکے گا جو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے، اور اس طرح صادر شدہ کوئی فرمان ایسی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جو یوم آغاز سے پہلے کی تاریخ نہ ہو اور جس کی صراحت فرمان میں کر دی جائے۔

(۴) صدر کسی صوبے کے گورنر کو اس صوبے کے سلسلے میں ان قوانین کی بابت جن کی بابت صوبائی اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار رہے، ان اختیارات کے استعمال کا مجاز کر سکے گا جو صدر کو شق (۳) کی رو سے عطا کئے گئے ہیں۔

(۵) شقات (۳) اور (۴) کے تحت قابل استعمال اختیارات متعلقہ مقننہ کے کسی ایکٹ کے احکام کے تابع ہوں گے۔

(۶) کوئی ایسی عدالت، ٹربیونل، یا ہیئت مجاز جسے کسی موجودہ قانون کے نفاذ کا حکم یا اختیار دیا گیا ہو، اس امر کے باوجود کہ شق (۳) یا شق (۴) کے تحت جاری کردہ کسی فرمان کے ذریعے مذکورہ قانون میں کوئی تطبیق نہ کی گئی ہو، اس قانون کی تعبیر ایسی جملہ تطبیقات کے ساتھ کرے گی، جو اسے اس دستور کے احکام کے مطابقت میں لانے کے لئے ضروری ہوں۔

(۷) اس آرٹیکل میں ''موجودہ قوانین'' سے مراد جملہ قوانین (بشمول آرڈیننس، احکام با اجلاس کونسل، فرامین، قواعد ذیلی قوانین اور ضوابط اور کسی عدالت عالیہ کے تشکیل کرنے والے لیٹرز پیٹنٹ اور کوئی اعلان اور قانونی اثر کی حامل دوسری دستاویزات) ہیں جو یوم

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ و رجدول کی رو سے شامل اور اضافہ کئے گئے۔
[2] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔
[3] مذکورہ اجازہ کیلئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۲۰۰ء۔

آغاز سے عین قبل پاکستان میں یا پاکستان کے کسی حصے میں نافذ العمل ہوں یا بیرونِ ملک جواز رکھتے ہوں۔

تشریح: اس آرٹیکل میں کسی قانون کے سلسلے میں "نافذ العمل" سے مراد قانون کی حیثیت سے مؤثر ہونا ہے خواہ اس قانون کو روبہ عمل لایا گیا ہو یا نہ لایا گیا ہو۔

قوانین اور افعال وغیرہ کی توثیق۔

۲۶۹۔ (۱) بیس، دسمبر سن ایک ہزار نو سو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نو سو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے دوران جاری کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر تمام قوانین کے بارے میں بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، وہ حاکم مجاز کی طرف سے جائز طور پر جاری کئے گئے ہیں اور ان پر کسی بناء پر بھی کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو بیس، دسمبر سن ایک ہزار نو سو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نو سو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور رہوں گے اور ان پر کسی بناء پر بھی چاہے جو کچھ ہو کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کئے گئے فعل کے لئے یا اس کی بناء پر یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال میں یا مترشح استعمال میں یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مترشح استعمال میں وضع کردہ احکام یا

صادر کردہ سزاؤں کے استعمال یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

بعض قوانین وغیرہ کی عارضی توثیق۔

۲۷۰۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]، وفاقی فہرست قانون سازی کے حصہ اول میں شامل کسی امر کے لئے قانون سازی کے مقررہ طریقے کے مطابق وضع کردہ قانون کے ذریعے پچیس مارچ، سن ایک ہزار نوسو انہتر اور انیس دسمبر، سن ایک ہزار نوسو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے درمیان وضع کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر قوانین کی توثیق کر سکے گی۔

(۲) کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود، شق (۱) کے تحت [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے وضع کردہ کسی قانون پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) شق (۱) کے احکام، اور کسی عدالت کے اس کے برخلاف کسی فیصلہ کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے لئے ایسی تمام دستاویزات کے جن کا حوالہ شق (۱) میں دیا گیا ہے، جواز کو کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے کچھ ہو، زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو پچیس مارچ سن ایک ہزار نوسو انہتر اور انیس دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلہ کے باوجود جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے، تاہم ایسے کسی حکم، کسی کارروائی یا فعل کو [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یوم آغاز سے دو سال کے عرصہ کے اندر کسی وقت بھی ہر دو ایوانوں

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

کی قرارداد کے ذریعے، یا دونوں ایوانوں کے درمیان عدم اتفاق کی صورت میں، کسی ایسی قرارداد کے ذریعے جو مشترکہ اجلاس میں منظور کی گئی ہو، ناجائز قرار دے سکتی ہے، نیز اس پر کسی عدالت کے سامنے کسی بھی وجہ سے، چاہے جو کچھ ہو، اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

فرامین صدر، وغیرہ کی توثیق۔

[1] [[2] ۲۷۰۔الف (۱) پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان، تمام فرامین صدر، آرڈی ننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، بشمول فرمان ریفرنڈم، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۴ء)، جس کے تحت، انیس دسمبر ۱۹۸۴ء کو منعقدہ ریفرنڈم کے نتیجہ کے سبب سے، جنرل محمد ضیاء الحق [3] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی مشترکہ نشست کے پہلے اجلاس کی تاریخ سے آرٹیکل ۴۱ کی شق (۷) میں مصرحہ مدت کے لئے پاکستان کے صدر بن گئے، ۱۹۷۳ء کے دستور کی بحالی کے فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثانی)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثالث) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) اور تمام دیگر قوانین کی جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان وضع کئے جائیں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، بذریعہ ہذا توثیق کی جاتی ہے، انہیں تسلیم کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ وہ، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، ہیئت مجاز کی طرف سے جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں اور، دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ان پر کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ۳۰ ستمبر، ۱۹۸۵ء کے بعد وضع کردہ کوئی فرمان صدر، مارشل لاء کا ضابطہ یا مارشل لاء کا حکم محض ایسے احکام وضع کرنے تک محدود ہوگا جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تنسیخ میں مد ہوں، یا اس کے ضمن میں ہوں۔

---

[1] آرٹیکل ۲۷۰ الف اور ۲۷۰ ب فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] آرٹیکل ۲۷۰ (الف) دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے آرٹیکل ۲۷۰ الف (نفاذ پذیر از ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ء) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ ملاحظہ ہو مارشل لاء اٹھانے کا اعلان مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے ایس آر او نمبر ۱۲۷۹/ ۸۵ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۵ء دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۸۵ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحات ۲۳۱-۲۳۲۔

[3] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) کسی ہیئت مجاز کی یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کیے گئے افعال، جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، کسی اعلان، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کیے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کیے گئے تھے یا جن کا کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کیے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی بھی عدالت میں کسی بھی بنا پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) تمام فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین جو اس تاریخ سے عین قبل نافذ العمل ہوں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کردے۔

تشریح: اس شق میں ''ہیئت مجاز'' سے، ـــــ

(الف) فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور قوانین موضوعہ کی نسبت موزوں مقننہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات، قواعد، احکام اور ضمنی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مراد ہے جسے قانون کے تحت انہیں وضع کرنے، تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کیے گئے فعل کیلئے یا اس کے سبب سے یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کے انصرام یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی قابل سماعت نہیں ہوگی۔

(۵) شقات (۱)، (۲) اور (۴) کی اغراض کے لئے، کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں، کئے گئے انعال یا جن کا وضع کیا جانا، کیا جانا یا کرنا مترشح ہوتا ہو، نیک نیتی سے اور اس غرض کے لئے جس کا پورا کرنا ان کے ذریعے مطلوب تھا وضع کردہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے۔

(۶) شق (۱) میں محولہ ایسے فرامین صدر کی جن کی صراحت جدول ہفتم میں کر دی گئی ہے ایسے طریقے سے ترمیم کی جا سکے گی جو دستور کی ترمیم کے لئے قرار دیا گیا ہے، اور مذکورہ شق میں محولہ تمام دیگر قوانین کی موزوں مقننہ کی طرف سے ایسے طریقے سے ترمیم کی جا سکے گی جو مذکورہ قوانین کی ترمیم کے لئے قرار دیا گیا ہے۔

تشریح: اس آرٹیکل میں "فرامین صدر" میں "صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے فرامین" اور "چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے فرامین" شامل ہیں۔

قوانین وغیرہ کی توثیق اور تصدیق۔

[1] [**۲۷۰۔الف الف۔** (۱) چودہ اکتوبر ۱۹۹۹ء کے ہنگامی حالت کے اعلان، تمام فرامین صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرمان بشمول فرمانِ عارضی دستور نمبر ۱ مجریہ ۱۹۹۹ء، فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۰ء)، فرمانِ چیف ایگزیکٹو نمبر ۱۲ مجریہ ۲۰۰۲ء، فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیمی)، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء)، فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیم دوئم) ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۳۲ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے ذریعے دستور میں وضع کردہ ترامیم اور بارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء اور اس تاریخ کے درمیان (دونوں دن شامل کر کے) جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو ہیئت مجاز کی طرف سے جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں۔ بذریعہ ہذا توثیق کی جاتی ہے، انہیں اختیار کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ وہ جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں اور آئین میں شامل کسی امر کے باوجود ان پر کسی بھی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو، اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز کی طرف سے یا کسی شخص کی طرف سے وضع کردہ تمام احکام، کی گئی

---

[1] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔ جسے فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

کارروائیاں، کئے گئے تقرر بشمول (سیکنڈ منٹ) عارضی تبادلے اور مستعار الخدمتیاں، اور کئے گئے افعال، جو بارہ اکتوبر انیس سو ننانوے اور اس تاریخ کے درمیان (دونوں دن شامل کر کے) جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، کسی اعلان، فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین، موضوعہ قوانین، بشمول دستور میں ترامیم، اعلانات، قواعد، احکام، ذیلی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا طور پر اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزا کی بجا آوری یا تعمیل میں وضع کئے گئے ہوں، کی گئی ہوں یا کئے گئے ہوں یا جن کا وضع کرنا، کی جانا، یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلہ کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع کردہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی بھی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) تمام اعلانات، فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین، ضوابط، وضع شدہ قوانین، بشمول دستور میں ترامیم، اعلانات، قواعد، احکام، یا ذیلی قوانین جو اس تاریخ سے عین قبل نافذ العمل ہوں جس پر آرٹیکل نافذ العمل ہو، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز کی طرف سے انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کر دیا جائے۔

تشریح: اس شق میں، ''ہیئت مجاز'' سے--

(الف) فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین اور وضع شدہ قوانین بشمول دستور میں ترامیم کی نسبت موزوں مقننہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات، قواعد، احکام اور ذیلی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مجاز مراد ہے جسے قانون کے تحت وضع کرنے، تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کئے گئے فعل کے لیے یا اس کے سبب یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ

احکام یا صادر کردہ احکام سزا کی بجا آوری یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی قابلِ سماعت نہیں ہوگی۔

(۵) شقات (۱)، (۲) اور (۴) کی اغراض کے لیے کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے، تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں، کیے گئے تقرر بشمول (سیکنڈ منٹ)، عارضی تبادلے اور مستعار الخدمتیاں، کیے گئے انعال یا جن کا وضع کرنا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، نیک نیتی سے اور اس غرض کے لیے جس کا پورا کرنا ان کے ذریعے مطلوب تھا وضع کردہ، کی گئی یا کیے گئے متصور ہوں گے۔]

انتخابات دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہوں گے۔

۲۷۰۔ب۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، فرمان انتخابات، (ایوانہائے پارلیمنٹ) وصوبائی اسمبلیاں، ۱۹۷۷ء[1] [عام انتخابات کے انصرام کا فرمان، ۲۰۰۲ء فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۷ مجریہ ۲۰۰۲ء] کے تحت منعقد شدہ، ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات، دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہونگے اور بحسبہٖ موثر ہوں گے۔]

ججوں کے عہدہ کا حلف وغیرہ۔

[1][**۲۷۰۔ج۔** آئین میں شامل کسی امر کے باوجود، عدالتِ عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کے طور پر مقرر شدہ تمام اشخاص جنہوں نے فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۰ء) کے تحت حلف اٹھایا ہے یا جن کا مذکورہ فرمان کے تحت حلف نہ دیئے جانے یا نہ اٹھانے کی وجہ سے جج کے عہدہ پر فائز رہنا ختم ہوگیا ہے، آئین کے تحت مقرر شدہ یا مذکورہ عہدہ پر فائز نہ رہنا، جیسی بھی صورت ہو، متصور ہوگا اور عہدہ کا مذکورہ تقرر یا اختتام بحسبہٖ موثر ہوگا۔]

پہلی قومی اسمبلی۔

۲۷۱۔[2] (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [3][آرٹیکل ۶۳،] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،۔

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل کیے گئے۔

[2] ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال مدت کے دوران آرٹیکل ۲۷۱ اس طرح موثر ہوگا گویا کہ:

(الف) اس کی شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق شامل کردی گئی ہو، یعنی:

"۲ (الف)، شق (۲) میں محولہ کوئی شخص ۱۵/نومبر ۱۹۷۳ء کو یا اس سے قبل کسی وقت اپنی نشستوں میں سے کسی ایک سے استعفیٰ دے دیگا، اور اگر وہ ایسا طور استعفیٰ نہ دے تو وہ نشست، جس پر وہ پہلے منتخب ہوا تھا خالی ہو جائے گی، اور

(ب) اس کی شق (۳) میں الفاظ "انتخابی عذرداری" کے بعد الفاظ یا بصورت دیگر شامل کردیے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی)، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

[3] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کی دفعہ ۹ کی رو سے شامل کیے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱/نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[1][(الف) پہلی قومی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی--

(اول) ان اشخاص پر جو یوم آغاز سے عین قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی میں حلف اٹھا چکے ہیں، اور

(دوم) ان اشخاص پر جو آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے اسمبلی کے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی؛ اور دستور میں قومی اسمبلی کی 'کُل رکنیت' کے حوالے کا مفہوم بحسبہٖ لیا جائے گا؛]

(ب) پہلی قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نا اہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے [1][، یا آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ زائد نشستوں کے لئے منتخب ہونے والے] ارکان کے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے ختم ہونے کے بعد، پہلی قومی اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) اگر شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبائی اسمبلی کا بھی رکن ہو، تو وہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی میں کوئی نشست نہیں سنبھالے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کسی ایک نشست سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۳) پہلی قومی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفیٰ کی وجہ سے یا اس کے نا اہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہیں کی گئی تھی، اس طریقہ

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء، (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ر نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

سے پُر کیا جا سکے گا جس طریقے سے وہ یومِ آغاز سے قبل پُر کی جاتی۔

(۴) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص قومی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھا لیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر، وہ اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس دن کے اندر حلف اٹھانے سے قاصر رہے، تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

[۱]۲۷۴۔ [۲]☆ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [۳][آرٹیکل ۶۳ اور] آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع، -- [۴][سینٹ کی پہلی تشکیل]۔

(الف) سینٹ، دستور کے تحت پہلی قومی اسمبلی کا وجود برقرار رہنے تک، پینتالیس ارکان پر مشتمل ہوگی اور آرٹیکل ۵۹ کے احکام اس طرح مؤثر ہوں گے گویا کہ، اس کی شق (۱) کے پیرا (الف) میں لفظ ''چودہ'' کی بجائے لفظ ''دس'' اور مذکورہ شق کے پیرا (ب) میں لفظ ''پانچ'' کی بجائے لفظ ''تین'' تبدیل کر دیا گیا ہو اور دستور میں سینٹ کی ''کل رکنیت'' کے حوالے کا مفہوم بحسبہٖ لیا جائے گا؛

(ب) سینٹ کے منتخبہ یا چنے ہوئے ارکان کو قرعہ اندازی کے ذریعے دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا، پہلے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، وفاق کے

---

[۱] ۹ر جون، ۱۹۷۳ء اور ۱۴ر اگست ۱۹۷۳ء کے درمیان آرٹیکل ۲۷۴ فرمان انتخاب سینٹ، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۸ بحریہ ۱۹۷۳ء) کی رو سے کی گئی مندرجہ ذیل تبدیلیوں کے تابع مؤثر ہوا تھا، یعنی: -

مذکورہ آرٹیکل میں، شق (۱) کے بعد حسب ذیل نئی شق کا اضافہ کر دیا جائے گا، یعنی:

''(۲) جب تک کہ پارلیمنٹ اس سلسلے میں قانون کے ذریعہ احکام وضع نہ کر دے صدر سینٹ کی باقاعدہ تشکیل، اور اس کے لئے انتخاب، کی اغراض کے لئے، بذریعہ فرمان حسب ذیل محولہ معاملات میں سے کسی کے لئے احکام وضع کر سکے گا --

(الف) آرٹیکل ۶۳ کی شق (۱) کے پیرا (د) اور (ہ)؛

(ب) آرٹیکل ۲۲۴ کے پیرا (د)، (ہ) اور (و)؛ اور

(ج) آرٹیکل ۲۲۵ کے پیرا (د)، (ہ) اور (و)

[۲] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا، (نفاذ پذیر از ۴ر مئی ۱۹۷۴ء)۔

[۳] قوسین اور ہندسہ ''(۱)'' دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ر نومبر ۱۹۷۵ء)

[۴] بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے۔

زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو ارکان اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا اور دوسرے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، مذکورہ علاقوں سے ایک رکن اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا؛

(ج) پہلے گروہ اور دوسرے گروہ کے ارکان کی میعاد عہدہ بالترتیب دو سال اور چار سال ہوگی؛

(د) سینٹ کے ارکان کی اپنی اپنی میعاد ختم ہونے کے بعد ان کی جگہ منتخب ہونے یا چنے جانے والے ارکان کے عہدے کی میعاد چار سال ہوگی؛

(ہ) اتفاقی طور پر خالی ہونے والی جگہ پُر کرنے کے لئے منتخب ہونے یا چنے جانے والے شخص کے عہدے کی میعاد اس رکن کی باقی ماندہ میعاد عہدہ کے برابر ہوگی جس کی جگہ پُر کرنے کے لئے وہ منتخب ہو یا چنا گیا ہو؛

(و) قومی اسمبلی کا پہلا عام انتخاب منعقد ہوتے ہی سینٹ کے لئے ہر صوبے سے چار مزید ارکان اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو مزید ارکان منتخب کئے جائیں گے؛ اور

(ز) پیرا (و) کے تحت منتخب ہونے والے ارکان میں سے نصف کی جن کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی کیا جائے گا میعاد عہدہ پہلے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی اور دوسرے نصف کی میعاد عہدہ دوسرے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی۔

پہلی صوبائی اسمبلی۔ [1]۲۲۴۔ (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [2][آرٹیکل ۶۳،] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع، -

[3][(الف) دستور کے تحت کسی صوبے کی پہلی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی --

---

[1] ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال کی مدت کے دوران آرٹیکل ۲۲۴ اس طرح مؤثر ہوگا گویا کہ اس کی شق (۲) میں، الفاظ "انتخابی عذرداری" کے بعد الفاظ "یا بصورت دیگر" شامل کردیئے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی)، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۲ مجریہ ۱۹۷۳ء)۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[3] بحوالہ عین ماقبل تبدیل کی گئی۔

(اول) یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کی اسمبلی کے ارکان پر؛ اور

(دوم) ان زائد ارکان پر جو آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی اور دستور میں کسی صوبے کی اسمبلی کی ''کل رکنیت'' کا مفہوم بحسبہ لیا جائے گا؛]

(ب) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نا اہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے [1][یا آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ زائد نشستوں کیلئے منتخب ہونے والے] ارکان کے لئے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے اختتام کے بعد، اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفے کی وجہ سے یا اس کے نا اہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کو اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہ کی گئی تھی، اسی طریقہ سے پُر کیا جا سکے گا، جس طریقے سے وہ یوم آغاز سے عین قبل پُر کی جاتی۔

(۳) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی رکن، صوبائی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ بشمول آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھا لیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر وہ صوبائی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس روز کے اندر اندر حلف لینے

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے شامل کئے گئے۔

سے قاصر رہے،تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

جائیداد، اثاثہ جات، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کا تصرف۔

۲۷۴۔ (۱) تمام جائیداد اور اثاثے جو یوم آغاز سے عین قبل صدر یا وفاقی حکومت کے تصرف میں تھے یوم مذکورہ سے وفاقی حکومت کے تصرف میں رہیں گی تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکور پر کسی صوبے کی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں،تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر اس صوبے کی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

(۲) تمام املاک اور اثاثے جو، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبے کی حکومت کے تصرف میں تھے، یوم مذکور سے، اس صوبے کی حکومت کے تصرف میں رہیں گے تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکور پر وفاقی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں،تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر وفاقی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

(۳) وفاقی حکومت یا کسی صوبے کی حکومت کے جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب، خواہ وہ کسی معاہدے سے پیدا ہوئے ہوں یا بصورت دیگر، یوم آغاز سے بالترتیب وفاقی حکومت یا اس صوبے کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب رہیں گے،بجز اس کے کہ ــــــ

(الف) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، وفاقی حکومت کی ذمہ داری تھی، لیکن جو دستور کے تحت، کسی صوبے کی حکومت کی ذمہ داری بن گئے ہیں، اس صوبے کی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے؛ اور

(ب) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، کسی صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھے، لیکن جو دستور کے تحت، وفاقی حکومت کی ذمہ داری بن گئے، وفاقی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے۔

ملازمت پاکستان میں اشخاص کا عہدوں پر برقرار رہنا وغیرہ۔

۲۷۵۔ (۱) دستور کے تابع اور آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت قانون بننے تک، کوئی شخص جو یوم آغاز سے عین

قبل ملازمت پاکستان میں تھا، اس تاریخ سے انہی شرائط پر ملازمت پاکستان میں برقرار رہے گا، جن کا اس دن سے عین قبل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت اس پر اطلاق ہوتا تھا۔

(۲) شق (۱) اس شخص کی بابت بھی اطلاق پذیر ہوگی جو یوم آغاز سے عین قبل حسب ذیل عہدہ پر فائز تھا ـــــ

(الف) چیف جسٹس پاکستان یا عدالت عظمیٰ کا دیگر جج، یا کسی عدالتِ عالیہ کا چیف جسٹس یا دیگر جج؛

(ب) کسی صوبے کا گورنر؛

(ج) کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ؛

(د) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛

(و) پاکستان کا اٹارنی جنرل یا کسی صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل؛ یا

(ز) پاکستان کا محاسب اعلیٰ۔

(۳) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے چھ ماہ کی مدت کے لئے کوئی وفاقی وزیر یا کوئی وزیر مملکت یا کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ یا کوئی صوبائی وزیر ایسا شخص ہو سکے گا جو[1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کا رکن نہ ہو؛ اور ایسے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزیر کو صوبائی اسمبلی میں یا اس کی کسی ایسی کمیٹی میں، جس کا اسے رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، البتہ اس شق کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہیں ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۴) کوئی شخص، جو اس آرٹیکل کے تحت کسی ایسے عہدہ پر برقرار رکھا جائے جس کے لئے جدول سوم میں حلف کی عبارت مقرر کی گئی ہے، یوم آغاز کے بعد، جس قدر جلد ممکن العمل ہو، شخص مجاز کے سامنے مذکورہ عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

(۵) دستور اور قانون کے تابع ....

(الف) کل دیوانی، فوجداری اور مال کی عدالتیں جو یوم آغاز سے عین قبل اپنا اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں اور کارہائے منصبی انجام دے رہی ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے اپنے اختیارات سماعت استعمال کرتی رہیں گی اور کارہائے منصبی انجام دیتی رہیں گی؛ اور

(ب) تمام پاکستان میں جملہ ہیئت ہائے مجاز اور افسران (خواہ عدالتی، انتظامی، مال گزاری یا وزارتی) یوم آغاز سے عین قبل، جو کارہائے منصبی انجام دے رہے ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

پہلے صدر کا حلف۔ **۲۷۶۔** دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، پہلا صدر، چیف جسٹس پاکستان کی غیر حاضری میں، آرٹیکل ۴۲ میں محولہ حلف قومی اسمبلی کے اسپیکر کے سامنے اٹھا سکے گا۔

عبوری مالی احکام۔ **۲۷۷۔** (۱) تیس جون سن ایک ہزار نوسو چوہتر کو ختم ہونے والے مالی سال کے لئے صدر کی مصدقہ، منظور شدہ مصارف کی جدول، اس سال کے لئے وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کے لئے بدستور اختیار، جائز رہے گی۔

(۲) صدر یکم جولائی سن ایک ہزار نوسو تہتر سے شروع ہونے والے مالی سال سے قبل کسی مالی سال کے لئے، وفاقی حکومت کے خرچ (جو اس سال کے لئے منظور شدہ خرچ سے زیادہ ہو)، کی بابت، وفاقی مجموعی فنڈ سے رقوم کی بازخواست کی منظوری دے سکے گا۔

(۳) شق (۱) اور (۲) کے احکام کا کسی صوبے پر اور اس کی بابت اطلاق ہوگا، اور اس غرض کیلئے ......

(الف) ان احکام میں صدر کے لئے کسی حوالے کو اس صوبہ کے گورنر کے حوالے کے طور پر

پڑھا جائے گا؛ اور

(ب) ان احکام میں وفاقی حکومت کے لئے کسی حوالے کو اس صوبے کی حکومت کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛ اور

(ج) ان احکام میں وفاقی مجموعی فنڈ کے لئے کسی حوالے کو، اس صوبے کے صوبائی مجموعی فنڈ کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا۔

۲۷۸۔ محاسبِ اعلیٰ ان حسابات سے متعلق جو یوم آغاز سے قبل مکمل نہ ہوئے ہوں یا جن کا محاسبہ نہ ہوا ہو، وہی کارہائے منصبی انجام دے گا اور وہی اختیارات استعمال کرے گا جو دستور کی رو سے، وہ دیگر حسابات کی بابت انجام دینے یا استعمال کرنے کا مجاز ہے اور آرٹیکل ۱۷۱، ضروری تغیر و تبدل کے ساتھ، بحسبہ اطلاق پذیر ہوگا۔

حسابات جن کا یوم آغاز سے پہلے محاسبہ نہ ہوا ہو۔

۲۷۹۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل کسی قانون کے تحت عائد کردہ تمام محصولات اور فیسیں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک انہیں مناسب مقننہ کے ایکٹ کے ذریعے تبدیل یا منسوخ نہ کر دیا جائے۔

محصولات کا تسلسل۔

۲۸۰۔ تیئیس نومبر ایک ہزار نو سو اکہتر کو جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان متصور ہوگا، اور اس کی شق (۷) اور شق (۸) کی اغراض کے لئے یوم آغاز پر جاری کردہ متصور ہوگا، اور اس اعلان کی رو سے کوئی قانون قاعدہ یا حکم جو جاری کیا گیا ہو یا جس کا جاری کیا جانا مترشح ہوتا ہو، جائز طور پر جاری کردہ متصور ہوگا۔ [1][اور اس پر کسی عدالت میں حصہ دوم کے باب ۱ کی رو سے عطا کردہ حقوق میں سے کسی سے عدم مطابقت کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔]

ہنگامی حالت کے اعلان کا تسلسل۔

۱۔ دستور (ترمیم پنجم) کا ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۷ کی رو سے اضافہ کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور اضافہ شدہ متصور ہوں گے۔

[1][ضمیمہ

(آرٹیکل ۲الف)

قرارداد مقاصد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار واقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا وہ ایک مقدس امانت ہے؛

مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے آزاد وخودمختار مملکت پاکستان کے لئے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

جس کی رو سے مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی؛

جس کی رُو سے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے گا؛

جس کی رُو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات ومقتضیات کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک وسنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں؛

جس کی رُو سے اس امر کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبوں پر عقیدہ رکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں؛

جس کی رُو سے وہ علاقے جو اب تک پاکستان میں داخل یا شامل ہوگئے ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو آئندہ پاکستان میں داخل یا شامل ہو جائیں ایک وفاقیہ بنائیں گے جس کے صوبوں کو مقررہ اختیارات و

---

[1] نیا ضمیمہ فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

اقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی؛

جس کی رُو سے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں جہاں تک کہ قانون و اخلاق اجازت دیں مساوات حیثیت و مواقع ، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہارِ خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور شرکت کی آزادی شامل ہوگی؛

جس کی رُو سے اقلیتوں اور پسماندہ و پست طبقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا؛

جس کی رُو سے نظامِ عدل گستری کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی؛

جس کی رُو سے وفاقیہ کے علاقوں کی صیانت، اس کی آزادی اور اس کے جملہ حقوق کا جن میں اس کے خشکی و تری اور فضا پر صیانت کے حقوق شامل ہیں تحفظ کیا جائے گا؛

تا کہ اہلِ پاکستان فلاح و بہبود حاصل کریں اور اقوامِ عالم کی صف میں اپنا جائز و ممتاز مقام حاصل کر سکیں اور امن عالم برقرار رکھنے اور بنی نوع انسان کی ترقی و خوش حالی کے لئے پوری کوششیں کر سکیں] ۔

---

[1][جدول اوّل

[آرٹیکل ۸(۳)(ب) اور (۴)]

آرٹیکل ۸(۱) اور (۲) کے نفاذ سے مستثنیٰ قوانین

حصہ ۱

۱۔ فرامین صدر

۱۔ فرمان (جائیداد) انضمامی ریاست، ۱۹۶۱ء (فرمان صدر نمبر ۱۲ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۲۔ فرمان اقتصادی اصلاحات، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء

۲۔ ضابطہ (بلوچستان پٹ فیڈر کنیال) اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء

۳۔ ضابطہ (صنعتوں کا تحفظ) اقتصادی اصلاحات، ۱۹۷۲ء

۴۔ ضابطہ (چترال) تقسیم جائیداد، ۱۹۷۴ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۴ء)

۵۔ ضابطہ چترال، تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۴ء)

۶۔ ضابطہ (ترمیمی) (توارث و تقسیم جائیداد اور تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیر و سوات ۱۹۷۵ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۵ء)

[2][۷۔ ضابطہ (ترمیمی) (چترال) تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۶ء)]

---

[1] جدول اول جس طرح کہ اس میں دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۷ (نفاذ پذیر از ۴ مئی ۱۹۷۴ء) کی رو سے ترمیم کی گئی تھی دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء) کی رو سے تبدیل کردی گئی۔

[2] اندراج ۷ کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

۳۔ وفاقی قوانین

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۰ بابت ۱۹۷۴ء)

۲۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۳۹ بابت ۱۹۷۵ء)

[۱] [۳۔ آٹا پیسنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۷ بابت ۱۹۷۶ء)

۴۔ چاول چھڑنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۸ بابت ۱۹۷۶ء)

۵۔ کپاس بیلنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۵۹ بابت ۱۹۷۶ء)]

۴۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

اصلاحات اراضی (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۷۵ء (نمبر ۲۱ مجریہ ۱۹۷۵ء) اور مذکورہ آرڈیننس کی جگہ لینے کے لئے وضع کردہ وفاقی ایکٹ۔

۵۔ صوبائی ایکٹ

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیم بلوچستان) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۱۱ بابت ۱۹۷۴ء)

۲۔ اصلاحات اراضی (ضابطہ پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۷ بابت ۱۹۷۵ء)

[۲] [۶۔ صوبائی آرڈیننس

اصلاحات اراضی (پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۷۶ء]

---

[۱] اندراج ۳ تا ۵ کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

[۲] ذیلی عنوان ۶ اور اندراج کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

حصہ ۲

۱۔ فرامین صدر

۱۔ فرمان (حصول و منتقلی) معدنیات، ۱۹۶۱ء (فرمان صدر نمبر ۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۲۔ فرمان (انتظامی ایجنسی اور انتخاب نظماً) کمپنیات، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۳۔ فرمان (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ ۱۹۷۲)

۴۔ فرمان (قومی تحویل میں لینا) بیمہ زندگی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۵۔ فرمان (زیر سماعت مقدمات) مارشل لاء، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۶۔ فرمان (تنسیخ صرف ہائے خاص و مراعات) انضمامی ریاستوں کے حکمران، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۵ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۷۔ فرمان (تنسیخ) صنعتی منظوریاں اور اجازت نامے، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۶ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۸۔ فرمان (خصوصی عدالت) ترمیم قانون فوجداری، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۷۲ء)

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ (تصرف جائیداد) راولپنڈی، ۱۹۵۹ء

۲۔ ضابطہ دارالحکومت پاکستان، ۱۹۶۰ء

۳۔ ضابطہ (املاک متروکہ) تنقیح دعاوی، ۱۹۶۱ء

۴۔ ضابطہ (گوشواروں اور غلط اظہار کی تصحیح) محصول آمدنی، ۱۹۶۹ء

۵۔ ضابطہ ناجائز تصرف جائیداد، ۱۹۶۹ء

۶۔ ضابطہ (احکام خاص) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۶۹ء

۷۔ ضابطہ (سزا) ظاہری ذرائع سے بڑھ چڑھ کر زندگی گزارنا، ۱۹۶۹ء

۸۔ ضابطہ (ناجائز قبضہ کی بازیافت) سرکاری زرعی اراضی، ۱۹۶۹ء

۹۔ ضابطہ (دشمن کو واجب الادا رقم کی ادائیگی) املاک دشمن، ۱۹۷۰ء

۱۰۔ ضابطہ (بڑی مالیت کے) کرنسی نوٹوں کی واپسی، ۱۹۷۱ء

۱۱۔ ضابطہ (بازیافت) املاک متروکہ کی مالیت اور سرکاری واجبات، ۱۹۷۱ء

۱۲۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات) ضلع پشاور اور قبائلی علاقہ جات، ۱۹۷۱ء

۱۳۔ ضابطہ (فنڈز کی جانچ پڑتال) کنونشن مسلم لیگ اور عوامی لیگ، ۱۹۷۱ء

۱۴۔ ضابطہ غیر ملکی زرمبادلہ کی واپسی، ۱۹۷۲ء

۱۵۔ ضابطہ (اظہار) غیر ملکی اثاثہ جات، ۱۹۷۲ء

۱۶۔ ضابطہ (درخواست نظر ثانی) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۷۲ء

۱۷۔ ضابطہ (قبضہ) نجی انتظام کے تحت اسکول اور کالج، ۱۹۷۲ء

۱۸۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت) املاک دشمن، ۱۹۷۲ء

۱۹۔ ضابطہ (توارث و تقسیم جائیداد) دیہ وسوات، ۱۹۷۲ء

۲۰۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیر وسوات، ۱۹۷۲ء

۲۱۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت یا انتقال) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، ۱۹۷۲ء

۲۲۔ ضابطہ (متولیوں اور ناظموں کے بورڈ کی معطلی) نیشنل پریس ٹرسٹ، ۱۹۷۲ء

۲۳۔ ضابطہ (پنجاب) (بازادائی قرضہ جات) بنک ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

۲۴۔ ضابطہ (سندھ) (بازادائی قرضہ جات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

۳۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ انضباط جہازرانی آرڈیننس، ۱۹۵۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ، ۱۹۵۹ء)

۲۔ جموں و کشمیر (انتظام جائیداد) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۳ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۳۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۸ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۴۔ تحفظ پاکستان (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۱۴ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۵۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (قبضہ) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۶۔ تجارتی تنظیمیں آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۴۵ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۴۔ وفاقی ایکٹ

احتساب قلم ایکٹ، ۱۹۶۳ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۶۳ء)

۵۔ سابق صوبہ مغربی پاکستان کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی وتربیتی ادارہ ہائے حکومت مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۶۰ء)

۲۔ املاک وقف مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۳۔ رجسٹری انجمنان (ترمیم مغربی پاکستان) آرڈیننس، ۱۹۶۲ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۶۲ء)

۴۔ صنعت ہائے مغربی پاکستان (انضباط قیام وتوسیع) آرڈیننس، ۱۹۶۳ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۴ مجریہ ۱۹۶۳ء)

۶۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی وتربیتی ادارہ ہائے حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۱ء)

۲۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ چشمہ رائٹ بنک کینال پروجیکٹ (انضباط وانسداد سٹہ بازی دراراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۱ء)

۳۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ گول زام پروجیکٹ (انضباط وانسداد سٹہ بازی دراراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۱ء)]

---

[1][جدول دوم

[آرٹیکل ۴۱(۳)]

صدر کا انتخاب

۱۔ چیف الیکشن کمشنر صدر کے عہدے کے لئے انتخاب کا انعقاد اور انصرام کرے گا، اور مذکورہ انتخاب کے لئے افسر رائے شماری (ریٹرننگ افسر) ہوگا۔

۲۔ چیف الیکشن کمشنر مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان کے اجلاس اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کے اجلاس کی صدارت کرنے کے لئے افسران صدارت کنندہ (پریذائڈنگ افسران) کا تقرر کرے گا۔

۳۔ چیف الیکشن کمشنر عام اعلان کے ذریعے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے لئے، جانچ پڑتال کرنے کے لئے،

نام واپس لینے کے لئے، اگر کوئی ہو، اور انتخاب کے انعقاد کے لئے، اگر ضروری ہو، وقت اور مقام مقرر کرے گا۔

۴۔ نامزدگی کے لئے مقرر کردہ دن کی دوپہر سے پہلے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن نامزدگی کا ایک کاغذ جس پر بحیثیت تجویز کنندہ خود اس کے اور بحیثیت تائید کنندہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا، جیسی بھی صورت ہو، اسمبلی کے کسی دوسرے رکن کے دستخط ہوں اور جس کے ساتھ نامزد شخص کا ایک دستخط شدہ بیان منسلک ہو کہ وہ نامزدگی پر رضامند ہے، افسر صدارت کنندہ کو دے کر کسی ایسے شخص کو بحیثیت صدر انتخاب کے لئے نامزد کر سکے گا جو بحیثیت صدر انتخاب کا اہل ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص تجویز کنندہ یا تائید کنندہ کی حیثیت سے کسی ایک انتخاب میں ایک سے زیادہ کاغذ نامزدگی پر دستخط نہیں کرے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بابت ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے تبدیل کی گئی۔

۵۔ جانچ پڑتال چیف الیکشن کمشنر اس کی طرف سے مقرر کردہ وقت اور مقام پر کرے گا، اور اگر جانچ پڑتال کے بعد صرف ایک شخص جائز طور پر نامزد رہ جائے، تو چیف الیکشن کمشنر اس شخص کو منتخب شدہ قرار دے دے گا، یا اگر ایک شخص سے زیادہ جائز طور پر نامزد رہ جائیں، تو وہ، عام اعلان کے ذریعے، جائز طور پر نامزد اشخاص کے ناموں کا اعلان کرے گا جو بعد ازیں امیدوار کے نام سے موسوم ہوں گے۔

۶۔ کوئی امیدوار اس غرض کے لئے مقرر کردہ دن کی دوپہر سے قبل کسی وقت، اس افسر صدارت کنندہ کو جس کے پاس اس کا کاغذ نامزدگی داخل کرایا گیا ہو، اپنا دستخطی تحریری نوٹس دے کر اپنی امیدواری سے دستبردار ہو سکے گا، اور کسی امیدوار کو جس نے اس پیرے کے تحت اپنی امیدواری سے دستبرداری کا نوٹس دیدیا ہو، مذکورہ نوٹس کو منسوخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۷۔ اگر ایک کے سوا باقی تمام امیدوار دستبردار ہو گئے ہوں، تو کمشنر اس ایک امیدوار کو منتخب قرار دے دے گا۔

۸۔ اگر کوئی بھی دستبردار نہ ہو، یا اگر، دستبرداریوں کے بعد، دو یا زیادہ امیدوار رہ جائیں، تو چیف الیکشن کمشنر عام اعلان کے ذریعے امیدواروں اور ان کے تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کے ناموں کا اعلان کرے گا، اور مابعد پیروں کے احکام کے مطابق خفیہ رائے دہی کے ذریعے رائے دہی منعقد کرنے کی کارروائی کرے گا۔

۹۔ اگر کوئی امیدوار جس کی نامزدگی درست پائی گئی ہو نامزدگی کے لئے مقرر کردہ وقت کے بعد فوت ہو جائے، اور رائے دہی کے آغاز سے قبل افسر صدارت کنندہ کو اس کی موت کی اطلاع مل جائے، تو افسر صدارت کنندہ، امیدوار کی موت کے امر واقعہ کے بارے میں مطمئن ہو جانے پر، رائے دہی منسوخ کر دے گا اور اس امر واقعہ کی اطلاع چیف الیکشن کمشنر کو دیگا، اور اس انتخاب سے متعلق تمام کارروائی ہر لحاظ سے اس طرح از سر نو شروع کی جائے گی گویا کہ نئے انتخاب کے لئے ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی صورت میں جس کی نامزدگی رائے دہی کی تنسیخ کے وقت جائز تھی، مزید نامزدگی ضروری نہیں ہو گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی شخص جس نے رائے دہی منسوخ ہونے سے پہلے اس جدول کے پیرا ۶ کے تحت اپنی امیدواری سے دستبرداری کا نوٹس دے دیا ہو، مذکورہ تنسیخ کے بعد انتخاب کے لئے بحیثیت امیدوار نامزد کئے جانے کا اہل نہیں ہو گا۔

۱۰۔ رائے دہی کا انعقاد مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) اور ہر ایک صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں ہو گا، اور متعلقہ افسران صدارت کنندہ ایسے افسروں کی اعانت سے رائے دہی کا انصرام کریں گے جس طرح کہ وہ، چیف الیکشن کمشنر کی منظوری سے، علی الترتیب مقرر کریں۔

۱۱۔ مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)، اور ہر ایک صوبائی اسمبلی کے، ہر ایک رکن کو، جو خود کو مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں ووٹ ڈالنے کے لئے پیش کرے جس کا وہ رکن ہو (جس کا حوالہ بعد ازیں ووٹ دینے والے شخص کے طور پر دیا گیا ہے)، ایک انتخابی پرچی جاری کی جائے گی، اور وہ اپنا ووٹ اصالتاً پرچی پر مابعد پیروں کے احکام کے مطابق نشان لگا کر استعمال کرے گا۔

۱۲۔ رائے دہی خفیہ رائے دہی کے ذریعے ایسی انتخابی پرچیوں کی وساطت سے ہو گی جن پر ایسے تمام امیدواروں کے نام حروف تہجی کے لحاظ سے درج ہوں گے جو دستبردار نہ ہوئے ہوں، اور کوئی ووٹ دینے والا شخص اس شخص کے نام کے سامنے جسے وہ ووٹ دینا چاہتا ہو نشان لگا کر ووٹ دے گا۔

۱۳۔ انتخابی پرچیاں مثنیٰ کے ساتھ انتخابی پرچیوں کی ایک کتاب سے جاری کی جائیں گی، ہر مثنیٰ پر نمبر درج ہو گا؛ اور جب کوئی انتخابی پرچی کسی ووٹ دینے والے شخص کو جاری کی جائے تو اس کا نام مثنیٰ پر درج کیا جائے گا، اور افسر صدارت کنندہ کے مختصر دستخط کے ذریعے انتخابی پرچی کی تصدیق کی جائے گی۔

۱۴۔ انتخابی پرچی پر نشان لگا دینے کے بعد ووٹ دینے والا شخص اسے انتخابی پرچی کے صندوق میں ڈالے گا جو افسر صدارت کنندہ کے سامنے رکھا ہوگا۔

۱۵۔ اگر کسی ووٹ دینے والے شخص سے کوئی انتخابی پرچی خراب ہو جائے تو وہ اسے افسر صدارت کنندہ کو واپس کر دے گا، جو پہلی انتخابی پرچی کو منسوخ کر کے اور متعلقہ ثنیٰ پر منسوخی کا نشان لگا کر اسے دوسری انتخابی پرچی جاری کر دے گا۔

۱۶۔ کوئی انتخابی پرچی ناجائز ہوگی اگر ....

(اول) اس پر کوئی ایسا نام، لفظ یا نشان ہو جس سے ووٹ دینے والے شخص کی شناخت ہو سکے؛ یا

(دوم) اس پر افسر صدارت کنندہ کے مختصر دستخط نہ ہوں؛ یا

(سوم) اس پر کوئی نشان نہ ہو؛ یا

(چہارم) دو یا زیادہ امیدواروں کے نام کے سامنے نشان لگایا گیا ہو؛ یا

(پنجم) اس امیدوار کی شناخت کے بارے میں تعین نہ ہو سکے جس کے نام کے سامنے نشان لگایا گیا ہو۔

۱۷۔ رائے دہی ختم ہونے کے بعد ہر ایک افسر صدارت کنندہ، ایسے امیدواروں یا ان کے کارندگان مجاز کی موجودگی میں جو حاضر رہنا چاہیں، انتخابی پرچیوں کے صندوقوں کو کھولے گا اور انہیں خالی کرے گا اور ان میں موجود انتخابی پرچیوں کی جانچ پڑتال کرے گا، ایسی پرچیوں کو مسترد کرتے ہوئے جو ناجائز ہوں، جائز انتخابی پرچیوں پر ہر ایک امیدوار کے لئے درج شدہ ووٹوں کی تعداد کا شمار کرے گا اور بایں طور درج شدہ ووٹوں کی تعداد سے چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کرے گا۔

۱۸۔ (۱) چیف الیکشن کمشنر انتخاب کا نتیجہ حسب ذیل طریقے سے متعین کرے گا، یعنی:۔

(الف) مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) میں ہر ایک امیدوار کے حق میں ڈالے ہوئے ووٹ شمار کئے جائیں گے؛

(ب) کسی صوبائی اسمبلی میں ہر ایک امیدوار کے حق میں ڈالے ہوئے ووٹوں کی تعداد کو اس صوبائی اسمبلی میں نشستوں کی مجموعی تعداد سے جس میں فی الوقت سب سے کم نشستیں ہوں ضرب دیا جائے گا اور اس صوبائی اسمبلی میں نشستوں کی مجموعی تعداد سے جس میں ووٹ ڈالے گئے ہوں تقسیم کیا جائے گا؛ اور

(ج) شق (ب) میں محولہ طریقے سے شمار کردہ ووٹوں کی تعداد کو شق (الف) کے تحت شمار کردہ ووٹوں کی تعداد میں جمع کر دیا جائے گا۔

تشریح: اس پیرے میں ''نشستوں کی مجموعی تعداد'' میں غیر مسلموں اور خواتین کے لئے مخصوص نشستیں شامل ہیں۔

(۲) کسی کسر کو قریب ترین کل میں بدل دیا جائے گا۔

۱۹۔ اس امیدوار کو جس نے پیرا ۱۸ میں مصرحہ طریقے سے مدون ووٹوں کی سب سے زیادہ تعداد حاصل کی ہو چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے منتخب قرار دے دیا جائے گا۔

۲۰۔ جبکہ کسی رائے دہی میں کوئی سے دو یا زیادہ امیدوار ووٹوں کی مساوی تعداد حاصل کریں تو منتخب کئے جانے والے امیدوار کا چناؤ قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جائے گا۔

۲۱۔ جبکہ، کسی رائے دہی کے بعد، ووٹوں کا شمار مکمل ہو گیا ہو، اور رائے شماری کا نتیجہ متعین ہو گیا ہو، چیف الیکشن کمشنر فی الفور ان کے سامنے جو موجود ہوں نتیجہ کا اعلان کرے گا، اور نتیجہ سے وفاقی حکومت کو مطلع کرے گا، جو فی الفور نتیجہ کو عام اعلان کے ذریعے مشتہر کرنے کا حکم دے گی۔

۲۲۔ چیف الیکشن کمشنر، اعلان عام کے ذریعے، صدر کی منظوری سے، اس جدول کی اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گا۔]

جدول سوم

عہدوں کے حلف

صدر

[آرٹیکل ۴۲]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَیں، .... ، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، کتب الٰہیہ، جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے، نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا، روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں:

کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت صدر پاکستان، میں اپنے فرائض وکار ہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ میں کسی شخص کی بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا اور نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت صدر پاکستان میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت صدر اپنے فرائض کی کما حقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)] [۱]

---

[۱] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

وزیر اعظم

[آرٹیکل ۹۱ (۴)]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، کتب الٰہیہ، جن میں قرآن پاک خاتم الکتب ہے، نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین جن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، روز قیامت اور قرآن پاک وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں:

کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وزیر اعظم پاکستان، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا، اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں، ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلا خوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وزیر اعظم پاکستان میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت وزیر اعظم اپنے فرائض کی کماحقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

وفاقی وزیر یا وزیر مملکت

[آرٹیکل ۹۲(۲)]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وفاقی وزیر (یا وزیر مملکت)، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی نہ اطلاع دوں گا نہ اسے ظاہر کروں گا جو بحیثیت وفاقی وزیر (یا وزیر مملکت)، میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا، بجز جب کہ بحیثیت وفاقی وزیر (یا وزیر مملکت)، اپنے فرائض کی کماحقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو یا جس کی وزیر اعظم نے خاص طور پر اجازت دی ہو۔

[1] [اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

قومی اسمبلی کا سپیکر یا

سینٹ کا چیئرمین

[آرٹیکل ۵۳ (۲) اور ۶۱]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا:

کہ، پاکستان کی قومی اسمبلی کے اسپیکر (یا سینٹ کے چیئرمین) کی حیثیت سے اور جب کبھی مجھے بحیثیت صدر پاکستان کام کرنے کے لئے کہا جائے گا، میں اپنے فرائض منصبی و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور قومی اسمبلی کے اسپیکر کی حیثیت سے اسمبلی کے قواعد کے مطابق (یا سینٹ کے چیئرمین کی حیثیت سے سینٹ کے قواعد کے مطابق) اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

قومی اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر یا
ڈپٹی چیئرمین

[آرٹیکل ۵۳(۲) اور ۶۱]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، جب کبھی مجھے بحیثیت اسپیکر قومی اسمبلی (یا چیئرمین سینٹ) کام کرنے کو کہا جائے گا، میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اوروفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون اور اسمبلی (یا سینٹ) کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، بہبودی اورخوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کوبرقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جوقیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کواپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستورکو برقرار رکھوں گا اوراس کا تحفظ اوردفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہرقسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدداوررہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدرنمبر۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

قومی اسمبلی کا رُکن، یا
سینٹ کا رُکن

[آرٹیکل ۶۵]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن قومی اسمبلی (یا سینٹ)، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی (یا سینٹ) کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

صوبے کا گورنر

[آرٹیکل ۱۰۲]

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت گورنر صوبہ .... میں اپنے فرائض وکار ہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اوروفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلارغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

اور یہ کہ کسی شخص کو بلاواسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی اطلاع نہ دوں گا اور نہ اس پر ظاہر کروں گا جو بحیثیت گورنر صوبہ .... میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ بحیثیت گورنر اپنے فرائض کی کماحقہ، انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

[1] [اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

وزیراعلیٰ یاصوبائی وزیر

[آرٹیکل ۱۳۱(۴) اور ۱۳۲(۲)]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی ووفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت وزیراعلیٰ (یا وزیر) حکومت صوبہ .... میں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اوروفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کوبرقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جوقیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفادکواپنے سرکاری کام یا سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستورکوبرقرار رکھوں گا اوراس کاتحفظ اوردفاع کروں گا:

کہ میں ہر حالت میں، ہرقسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت وعناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا:

اور یہ کہ میں کسی شخص کوبلا واسطہ یا بالواسطہ کسی ایسے معاملے کی اطلاع نہ دوں گا نہ اس پر ظاہر کروں گا جووزیراعلیٰ (یاوزیر) کی حیثیت سے میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائیگا یا میرے علم میں آئیگا بجز جب کہ وزیراعلیٰ (یاوزیر) کی حیثیت سے اپنے فرائض کی کماحقہٗ انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو (یا جس کی وزیراعلیٰ نے خاص طور پر اجازت دی ہو)۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر

[آرٹیکل ۵۳(۲) اور ۱۲۷]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ بحیثیت اسپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ .... میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلاخوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

کسی صوبائی اسمبلی کا ڈپٹی اسپیکر

[آرٹیکل ۵۳(۲) اور ۱۲۷]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ جب کبھی مجھے بحیثیت اسپیکر صوبائی اسمبلی صوبہ .... کام کرنے کے لئے کہا جائے گا میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

کسی صوبائی اسمبلی کا رُکن

[آرٹیکل ۶۵ اور ۱۲۷]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی .... میں، اپنے فرائض و کار ہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیّت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

محاسبِ اعلیٰ پاکستان

[آرٹیکل ۱۶۸(۲)]

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوصِ نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت محاسبِ اعلیٰ پاکستان میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی، ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور اپنے بہترین علم وواقفیت، صلاحیت اور قوتِ فیصلہ کے ساتھ، بلاخوف ورعایت اور بلا رغبت و عناد انجام دوں گا، اور یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

پاکستان یا کسی عدالت عالیہ کا چیف جسٹس
یا عدالت عظمیٰ یا کسی عدالت عالیہ کا جج

[آرٹیکل ۱۷۸ اور ۱۹۴]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَیں، .... ،صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ، بحیثیت چیف جسٹس پاکستان (یا جج عدالت عظمیٰ پاکستان، یا چیف جسٹس یا جج عدالتِ عالیہ صوبہ یا صوبہ جات ....) میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق انجام دوں گا:

کہ میں اعلیٰ عدالتی کونسل کے جاری کردہ ضابطہ اخلاق کی پابندی کروں گا:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

اور یہ کہ میں، ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ، بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد، قانون کے مطابق انصاف کروں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

[1][وفاقی شرعی عدالت کا [2][چیف جسٹس] یا [3][جج]

[آرٹیکل ۲۰۳ج (۷)]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مَیں، .... ، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ وفاقی شرعی عدالت کے [2][چیف جسٹس] ([4]یا [3][جج]) کی حیثیت سے اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی بہترین صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ قانون کے مطابق ادا کروں گا اور انجام دوں گا؛

اور یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔]

[4][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۰ء کے آرٹیکل ۴ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[2] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''چیئرمین'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] بحوالہ عین ماقبل ''رکن'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[4] بحوالہ عین ماقبل اضافہ کئے گئے۔

چیف الیکشن کمشنر

[آرٹیکل ۲۱۴]

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ بحیثیت چیف الیکشن کمشنر میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق، اور بلا رغبت وعناد انجام دوں گا، اور یہ کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا:

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

مسلح افواج کے ارکان

[آرٹیکل ۲۴۴]

بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

مَیں، ....، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی حمایت کروں گا جو عوام کی خواہشات کا مظہر ہے، اور یہ کہ میں اپنے آپ کو کسی بھی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں مشغول نہیں کروں گا اور یہ کہ میں مقتضیات قانون کے مطابق اور اس کے تحت پاکستان کی بری فوج (یا بحری یا فضائی فوج) میں پاکستان کی خدمت ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا۔

[1][اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اضافہ کئے گئے۔

جدول چہارم

[آرٹیکل ۷۰(۴)]

قانون سازی کی فہرستیں

وفاقی قانون سازی کی فہرست

حصہ اول

۱۔ امن یا جنگ میں وفاق یا اس کے کسی حصے کا دفاع؛ وفاق کی بری، بحری اور فضائی افواج اور کوئی دوسری مسلح افواج جو وفاق کی طرف سے بھرتی کی جائیں یا رکھی جائیں؛ کوئی مسلح افواج جو وفاق کی افواج تو نہ ہوں مگر جو وفاق کی مسلح افواج بشمول شہری مسلح افواج سے متعلق ہوں یا ان کے ساتھ مل کر کارروائی کر رہی ہوں؛ وفاقی سررشتہ سراغ رسانی؛ امور خارجہ، دفاع یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی سے متعلق ملکی مصلحتوں کی بناء پر امتناعی نظر بندی؛ اشخاص جو اس طرح نظر بند کئے گئے ہوں؛ وہ صنعتیں جو وفاقی قانون کی رو سے دفاعی مقاصد کے لئے یا جنگ جاری رکھنے کے لئے ضروری قرار دی گئی ہوں۔

۲۔ بری، بحری اور فضائی فوج کی تعمیرات، چھاؤنی کے علاقوں میں مقامی حکومت خود اختیاری، مذکورہ علاقے میں چھاؤنی کے ادارہ ہائے مجاز کی ہیئت ترکیبی اور اختیارات، مذکورہ علاقوں میں رہائشی جگہ کا انضباط اور ان علاقوں کی حد بندی۔

۳۔ امور خارجہ؛ دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلیمی اور ثقافتی معاہدوں اور سمجھوتوں کے بشمول، عہدناموں اور معاہدوں پر عمل درآمد کرنا؛ تحویل ملزمان، بشمول مجرمان اور ملزم اشخاص کو پاکستان سے باہر کی حکومتوں کے حوالہ کرنا۔

۴۔ قومیت، شہریت اور عطائے حقوق شہریت۔

۵۔ کسی صوبے یا وفاق کے دارالحکومت سے یا اس میں، نقل مکانی یا رہائش اختیار کرنا۔

۶۔ پاکستان میں داخلہ اور پاکستان سے ترک وطن اور اخراج، بشمول اس سلسلہ میں پاکستان میں

ایسے اشخاص کی نقل وحرکت کے انضباط کے جو پاکستان میں سکونت نہ رکھتے ہوں؛ پاکستان سے باہر کے مقامات کی زیارات۔

۷۔ ڈاک وتار، بشمول ٹیلیفون، لاسلکی نشریات اور مواصلات کے ایسے ہی دیگر ذرائع؛ ڈاک خانے کا سیونگ بینک۔

۸۔ کرنسی، سکہ سازی اور زر قانونی۔

۹۔ زر مبادلہ؛ چیک، مبادلہ ہنڈیاں، پرونوٹ اور اسی طرح کی دیگر دستاویزات۔

۱۰۔ وفاق کا سرکاری قرضہ، بشمول وفاقی مجموعی فنڈ کی کفالت پر رقم قرض لینا؛ غیر ملکی قرضہ جات اور غیر ملکی امداد۔

۱۱۔ وفاقی سرکاری ملازمتیں اور وفاقی پبلک سروس کمیشن۔

۱۲۔ وفاقی پنشنیں، یعنی وفاق کی طرف سے یا وفاقی مجموعی فنڈ سے واجب الادا پنشنیں۔

۱۳۔ وفاقی محتسب۔

۱۴۔ وفاق کی رعایا کے لئے انتظامی عدالتیں اور ٹریبونل۔

۱۵۔ کتب خانے، عجائب گھر اور اسی قسم کے ادارے جو وفاق کے زیر نگرانی ہوں یا اس کی طرف سے ان میں سرمایہ لگایا جاتا ہو۔

۱۶۔ حسب ذیل اغراض کے لئے وفاقی ایجنسیاں اور ادارے، یعنی تحقیقات کے لئے، پیشہ وارانہ یا فنی تربیت کے لئے یا خصوصی تعلیم کی ترقی کے لئے۔

۱۷۔ تعلیم، جہاں تک کہ پاکستانی طلباء کے غیر ممالک میں ہونے یا غیر ملکی طلباء کے پاکستان میں ہونے کا تعلق ہے۔

۱۸۔ جوہری توانائی، بشمول......

(الف) معدنی وسائل کے جو جوہری توانائی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں؛

(ب) جوہری ایندھن کی پیداوار اور جوہری توانائی پیدا کرنے اور استعمال میں لانے کے؛ اور

(ج) شعاؤں کو برتانے کے۔

۱۹۔ بندرگاہی قرنطینہ، ملاحوں کے اور بحری ہسپتال اور بندرگاہی قرنطینہ سے متعلق ہسپتال۔

۲۰۔ بحری جہاز رانی اور جہازوں کی آمدورفت، بشمول مدوجزری سمندروں میں جہاز رانی اور جہازوں کی آمدورفت کے؛ بحری اختیار سماعت۔

۲۱۔ بڑی بندرگاہیں، یعنی مذکورہ بندرگاہوں کا اعلان کرنا اور ان کی حد بندی کرنا اور ان میں مقتدرہ ہائے بندرگاہ کی تشکیل اور اختیارات۔

۲۲۔ ہوائی جہاز اور ہوابازی، ہوائی اڈوں کا اہتمام؛ ہوائی جہازوں کی آمدورفت اور ہوائی اڈوں کا انضباط اور انتظام۔

۲۳۔ روشنی کے مینار، بشمول ہادی جہاز، اشارہ گاہیں اور بحری اور ہوائی جہازوں کے حفاظت کے لئے دیگر انتظامات۔

۲۴۔ بحری یا ہوائی راستوں سے مسافروں اور مال کی نقل وحمل۔

۲۵۔ حق تصنیف، ایجادات، نمونے، تجارتی نشانات اور تجارتی مال کے نشانات۔

۲۶۔ افیون، جہاں تک کہ برآمد کے لئے اس کی فروخت کا تعلق ہے۔

۲۷۔ وفاقی حکومت کی متعین کردہ سرحدات کسٹم کے آر پار مال کی درآمد و برآمد، بین الصوبائی تجارت و کاروبار، غیر ممالک کے ساتھ تجارت اور کاروبار؛ پاکستان سے برآمد کئے جانے والے مال کا معیار خوبی۔

۲۸۔ بنک دولت پاکستان؛ بنکاری، یعنی ایسی کارپوریشنوں کی طرف سے بنکاری کے کاروبار کا انتظام جو ان کارپوریشنوں کے علاوہ ہوں جو کسی صوبے کی ملکیت یا نگرانی میں ہوں اور صرف اس صوبے کے اندر کاروبار کرتی ہوں۔

۲۹۔ بیمہ کا قانون، سوائے جبکہ اس بیمہ کے متعلق ہو جس کی ذمہ داری کسی صوبے نے لے لی ہو اور بیمہ کے کاروبار کے انتظام کو منضبط کرنا، سوائے جبکہ اس کاروبار سے متعلق ہو جس کی ذمہ داری کسی صوبے نے لے لی ہو؛ سرکاری بیمہ، سوائے جس حد تک کسی صوبے نے اس کی ذمہ داری صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی کے کسی امر کی وجہ سے لے لی ہو۔

۳۰۔ اسٹاک ایکسچینج اور وعدہ بازار، جس کے مقاصد اور کاروبار ایک صوبے تک محدود نہ ہوں۔

۳۱۔ کارپوریشنوں، یعنی تجارتی کارپوریشنوں بشمول بنکاری، بیمہ اور مالی کارپوریشنوں کی تشکیل کرنا، انہیں منضبط کرنا اور ختم کرنا، لیکن ان میں ایسی کارپوریشنیں جو کسی صوبے کی ملکیت یا نگرانی میں ہوں اور صرف اس صوبے میں کاروبار کرتی ہوں، یا انجمن ہائے امداد باہمی شامل نہیں ہیں، اور ایسی کارپوریشنوں کو تشکیل دینا، منضبط کرنا اور ختم کرنا، خواہ وہ تجارتی ہوں یا نہ ہوں، جن کے مقاصد ایک صوبے تک محدود نہ ہوں، لیکن ان میں یونیورسٹیاں شامل نہیں ہیں۔

۳۲۔ قومی منصوبہ بندی وقومی معاشی ارتباط، بشمول سائنسی وصنعتیاتی تحقیق کی منصوبہ بندی اور ارتباط کے۔

۳۳۔ سرکاری لاٹریاں۔

۳۴۔ قومی شاہراہیں اور کلیدی سڑکیں۔

۳۵۔ وفاقی مساحت بشمول ارضیاتی مساحت کے اور وفاقی موسمیاتی تنظیمیں۔

۳۶۔ علاقائی سمندر سے باہر ماہی گیری اور ماہی گاہیں۔

۳۷۔ وفاق کی اغراض کے لئے حکومت کے تصرف یا قبضہ میں تعمیرات، اراضی اور عمارت (جو بری، بحری یا فضائی فوج کی تعمیرات نہ ہوں)، لیکن، کسی صوبے میں واقع جائیداد کے سلسلے میں، ہمیشہ صوبائی قانون سازی کے تابع، بجز جس حد تک وفاقی قانون بصورتِ دیگر حکم دے۔

۳۸۔ مردم شماری۔

۳۹۔ ناپ تول کے معیار قائم کرنا۔

۴۰۔ کسی صوبے سے متعلق کسی عملہ پولیس کے ارکان کے اختیارات اور دائرہ اختیار کو کسی دوسرے صوبے کے کسی علاقے پر وسعت دینا، لیکن اس طرح نہیں کہ کسی صوبے کی پولیس کو دوسرے صوبے کی حکومت کی رضامندی کے بغیر اختیارات اور دائرہ اختیار استعمال کرنے کا اختیار دیا جائے؛

کسی صوبے سے متعلق عملہ پولیس کے ارکان کے اختیارات اور دائرہ اختیار کو اس صوبے سے باہر ریلوے کے علاقوں پر وسعت دینا۔

۴۱۔ صدر کے عہدے، قومی اسمبلی، سینٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات؛ چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن۔

۴۲۔ صدر، قومی اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، وزیراعظم، وفاقی وزراء، وزرائے مملکت کے مشاہرے، بھتہ جات اور مراعات، سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان کے مشاہرے، بھتہ جات اور مراعات؛ اور ان اشخاص کی سزا جو اس کی کمیٹیوں کے روبرو گواہی دینے یا دستاویزات پیش کرنے سے انکار کریں۔

۴۳۔ محصولات کسٹم، بشمول برآمدی محصولات کے۔

۴۴۔ محصولات آبکاری بشمول نمک پر محصولات کے، لیکن ان میں الکحلی مشروبات، افیون اور دیگر نشہ آور اشیاء کے محصولات شامل نہیں ہیں۔

۴۵۔ وراثت جائیداد کی بابت محصول۔

۴۶۔ جائیداد کی بابت محصول ترکہ۔

۴۷۔ زرعی آمدنی کے علاوہ آمدنی پر محصول۔

۴۸۔ کارپوریشنوں پر محصول۔

۴۹۔ [1][درآمد شدہ، برآمد شدہ، تیار کردہ، مصنوعہ یا صرف شدہ مال کی فروخت اور خرید پر محصولات۔]

۵۰۔ اثاثوں کی اصل مالیت پر محصول، جس میں غیر منقولہ جائیداد پر اصل منافع پر محصول شامل نہیں ہے۔

۵۱۔ جوہری توانائی پیدا کرنے کے لئے استعمال ہونے والے معدنی تیل، قدرتی گیس اور دھاتوں پر محصول۔

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے اصل اندراج ۴۹ کی جگہ تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

۵۲۔ کسی پلانٹ، مشینری، منصوبہ، کارخانہ یا تنصیب کی پیداواری صلاحیت پر ان محصولات کی بجائے جن کی صراحت اندراجات ۴۴، ۴۷، ۴۸ اور ۴۹ میں کردی گئی ہے یا ان میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد کی بجائے محصولات۔

۵۳۔ ریل، بحری یا ہوائی جہاز سے لے جانے والے مال یا مسافروں پر منتہائی محصولات؛ ان کے کرایوں اور بار برداری پر محصولات؛

۵۴۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیسیں، لیکن ان میں کسی عدالت میں لی جانے والی فیس شامل نہیں ہے۔

۵۵۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی کی بابت اور، ایسی حد تک جس کی دستور کی رو سے یا اس کے تحت صریحاً اجازت دی گئی ہے، عدالت عظمیٰ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور اختیارات، عدالت عظمیٰ کے اختیار سماعت میں توسیع کرنا، اور اس کو زائد اختیارات تفویض کرنا۔

۵۶۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر سے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

۵۷۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

۵۸۔ امور جو اس دستور کے تحت [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیار قانون سازی کے اندر ہیں یا وفاق سے متعلق ہیں۔

۵۹۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کے ضمنی یا ذیلی امور۔

حصہ دوم

۱۔ ریلوے۔

۲۔ معدنی تیل اور قدرتی گیس؛ مائعات اور مادے جن کے خطرناک طور پر آتش گیر ہونے کا وفاقی قانون کے ذریعے اعلان کردیا جائے۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۳۔ صنعتوں کی ترقی، جبکہ وفاقی قانون کے ذریعے وفاقی نگرانی میں ترقی مفاد عامہ کی خاطر قرین مصلحت قرار دے دی جائے؛ ایسے ادارے، کارخانے، مجالس اور کارپوریشنیں جن کا انتظام یا اہتمام یوم آغاز سے عین قبل وفاقی حکومت کرتی تھی، بشمول[1][مقتدرہ ترقی آب و برقیات پاکستان اور صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پاکستان]؛ مذکورہ اداروں، کارخانوں، مجالس اور کارپوریشنوں کے تمام منصوبہ جات، پروجیکٹ اور اسکیمیں، صنعتیں، پروجیکٹ اور منصوبے جو وفاق کی یا وفاق کی طرف سے قائم کردہ کارپوریشنوں کی کلیتاً یا جزواً ملکیت ہوں۔

۴۔ مشترکہ مفادات کی کونسل۔

۵۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیس لیکن ان میں کسی عدالت میں لی جانے والی فیسیں شامل نہیں ہیں۔

۶۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

۷۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کی اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

۸۔ اس حصہ میں مندرجہ کسی امر کے ضمنی یا ذیلی امور۔

مشترکہ فہرست قانون سازی

۱۔ فوجداری قانون بشمول، یوم آغاز پر مجموعہ تعزیرات پاکستان میں شامل جملہ امور کے، لیکن بہ اخراج وفاقی قانون سازی کی فہرست میں مصرحہ امور میں سے کسی سے متعلق قوانین کے خلاف جرائم کے اور بہ اخراج مدنی حکومت کی امداد کے لئے بحری، بری اور فضائی افواج کے استعمال کے۔

۲۔ ضابطہ فوجداری، بشمول یوم آغاز پر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل جملہ امور کے۔

۳۔ ضابطہ دیوانی بشمول قانون میعاد سماعت اور یوم آغاز پر مجموعہ ضابطہ دیوانی میں درج جملہ امور

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے ''مقتدرہ ترقی آب و برقیات مغربی پاکستان اور صنعتی ترقیاتی کارپوریشن مغربی پاکستان'' کی بجائے تبدیل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

کے؛ کسی صوبے یا وفاقی دارالحکومت میں محصولات اور دیگر سرکاری مطالبات کی بابت مطالبات کی بازیابی، جن میں بقایا جات مالگزاری اور مذکورہ طور پر قابلِ وصول رقوم جو اس صوبے سے باہر پیدا ہوئی ہوں۔

۴۔ شہادت اور حلف؛ قوانین، سرکاری کاموں اور ریکارڈز اور عدالتی کارروائی کو تسلیم کرنا۔

۵۔ شادی اور طلاق؛ شیر خوار اور نابالغان؛ تنبیت۔

۶۔ وصایا، وفات بلا وصیت اور وراثت، سوائے جہاں تک زرعی اراضی کا تعلق ہو۔

۷۔ دیوالہ پن اور دوالہ، مہتمان عام اور سرکاری امین۔

۸۔ ثالثی۔

۹۔ معاہدات بشمول شرکت، ایجنسی، معاہدات باربرداری اور معاہدات کی دیگر خاص صورتیں، لیکن اس میں زرعی اراضی سے متعلق معاہدات شامل نہیں ہیں۔

۱۰۔ وقف اور متولیاں۔

۱۱۔ زرعی اراضی کے علاوہ انتقال جائیداد، وثیقہ جات اور دستاویزات کی رجسٹری۔

۱۲۔ افعال بے جا قابلِ ارجاع نالش، سوائے جس حد تک کہ وہ وفاقی فہرست قانون سازی میں مصرحہ امور میں سے کسی کی بابت قوانین میں شامل ہوں۔

۱۳۔ قیدیوں اور ملزم اشخاص کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں منتقل کرنا۔

۱۴۔ امنِ عامہ کے قیام یا معاشرے کے لئے ضروری رسد و خدمات برقرار رکھنے سے متعلق وجوہ کی بناء پر امتناعی نظر بندی؛ اشخاص جن کو اس طرح نظر بند کیا جائے۔

۱۵۔ وفاقی اختیار کے تحت امتناعی نظر بند کئے جانے والے اشخاص۔

۱۶۔ وفاقی اور صوبائی حکومت سے متعلق معاملات کے سلسلے میں ارتکاب کردہ بعض جرائم سے نمٹنے کے لئے تدابیر اور مذکورہ غرض کے لئے ایک جمعیت پولیس کا قیام۔

۱۷۔ اسلحہ، آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود۔

۱۸۔ آتش گیر مادے۔

۱۹۔ افیون، جہاں تک اس کی کاشت اور تیاری کا تعلق ہے۔

۲۰۔ مفردات اور ادویات۔

۲۱۔ زہر اور خطرناک ادویات۔

۲۲۔ آدمیوں، جانوروں یا پودوں کو متاثر کرنے والی متعدی یا چھوت چھات کی بیماریوں یا کیڑوں کو ایک صوبے سے دوسرے صوبے تک پھیلنے سے روکنا۔

۲۳۔ ذہنی بیماری اور ذہنی پسماندگی، بشمول ذہنی بیمار اور ذہنی پسماندہ اشخاص کی پذیرائی یا علاج کے لئے مقامات کے۔

۲۴۔ ماحول کی آلودگی اور ماحولیات۔

۲۵۔ آبادی کی منصوبہ بندی اور سماجی فلاح و بہبود۔

۲۶۔ مزدوروں کی فلاح و بہبود؛ محنت کی شرائط، سرمایہ کفالت؛ آجروں کی ذمہ داری اور کارکنوں کا معاوضہ، صحت کا بیمہ بشمول معذوری کی پنشنوں کے، بڑھاپے کی پنشن۔

۲۷۔ انجمن ہائے مزدوراں؛ صنعتی اور مزدوروں کے تنازعات۔

۲۸۔ دفاتر محنت، روزگار کے اطلاعاتی سررشتوں اور تربیتی اداروں کا قیام و انصرام۔

۲۹۔ بوائلرز۔

۳۰۔ کانوں، کارخانوں اور تیل کے چشموں میں محنت اور تحفظ کا انضباط۔

۳۱۔ بیمہ بے روزگاری۔

۳۲۔ میکانی کل دار سفینوں سے متعلق اندرونی آبی راستوں پر جہازی ترسیل اور کشتی رانی اور مذکورہ آبی راستوں پر قواعد شارع عام؛ اندرون ملک آبی راستوں پر مسافروں اور مال کی نقل و حمل۔

۳۳۔ میکانکی کل دار گاڑیاں۔

۳۴۔ بجلی۔

۳۵۔ اخبارات، کتابیں اور چھاپہ خانے۔

۳۶۔ متروکہ جائیداد۔

۳۷۔ قدیم اور تاریخی یادگاریں، آثار قدیمہ کے مقامات وکھنڈرات۔

۳۸۔ تعلیم کے درسیات، نصاب، منصوبہ بندی، حکمت عملی، امتیاز کے مراکز اور میعاد۔

۳۹۔ اسلامی تعلیم۔

۴۰۔ زکوٰۃ۔

۴۱۔ [1][متحرک فلموں کی تیاری، احتساب اور نمائش۔]

۴۲۔ سیاحت۔

۴۳۔ قانونی، طبی اور دیگر پیشے۔

[2][۴۳۔ الف۔ اوقاف]۔

۴۴۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کی بابت فیسیں، لیکن ان میں کسی عدالت میں وصول کی جانے والی فیسیں شامل نہیں ہیں۔

۴۵۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کی اغراض کے لئے تحقیقات اور اعداد وشمار۔

۴۶۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر سے متعلق قوانین کے خلاف جرائم؛ ان امور میں سے کسی امر کے سلسلہ میں جو اس فہرست میں درج ہیں، عدالتِ عظمیٰ کے علاوہ تمام عدالتوں کے اختیار سماعت اور اختیارات۔

۴۷۔ اس فہرست میں مندرجہ کسی امر کے ضمنی یا ذیلی امور۔

---

[1] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے اصل اندراج ۴۱ کی بجائے تبدیل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

[2] اندراج ۴۳ الف دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۷۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے شامل کیا گیا (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر ۱۹۷۵ء)۔

☆جدول پنجم

[آرٹیکل ۲۰۵]

ججوں کے مشاہرے اور شرائط ملازمت

عدالت عظمیٰ

۱۔ چیف جسٹس پاکستان کو مبلغ [1][۹۹۰۰] روپے ماہوار تنخواہ ادا کی جائے گی، اور عدالت عظمیٰ کے ہر دوسرے جج کو مبلغ [1][۹۵۰۰] روپے ماہوار تنخواہ [2][یا ایسی اضافہ شدہ تنخواہ، جیسا کہ صدر، وقتاً فوقتاً، متعین کرے] ادا کی جائے گی۔

۲۔ عدالت عظمیٰ کا ہر جج ایسی مراعات اور بھتوں کا، اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کے بارے میں ایسے حقوق کا مستحق ہوگا جو صدر متعین کرے، اور اس طرح متعین ہونے تک، ایسی مراعات، بھتوں اور حقوق کا مستحق ہوگا، جن کے یوم آغاز سے عین قبل عدالت عظمیٰ پاکستان کے جج مستحق تھے۔

[3][۳۔ عدالت عظمیٰ کے کسی فارغ خدمت جج کو واجب الادا ماہوار پنشن اس کی اس عدالت یا کسی عدالت عالیہ میں ملازمت کی طوالت کے مطابق ذیل میں نقشہ میں مصرحہ رقم سے کم یا زیادہ نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر، وقتاً فوقتاً، بایں طور مصرحہ پنشن کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ رقم کو بڑھا سکے گا:۔

جج	کم سے کم رقم	زیادہ سے زیادہ رقم
چیف جسٹس	۷،۰۰۰ روپے	۸،۰۰۰ روپے
دیگر جج	۶،۲۵۰ روپے	۷،۱۲۵ روپے]

[4][۴۔ عدالت عظمیٰ کے کسی جج کی بیوہ حسب ذیل شرحوں پر پنشن کی حقدار ہوگی، یعنی:۔

(الف) اگر جج فارغ الخدمتی کے بعد وفات پائے اسے واجب الادا خالص پنشن کا ۵۰ فیصد؛ یا

☆ نفاذ پذیر یکم دسمبر ۲۰۰۱، صدر نے چیف جسٹس آف پاکستان اور عدالت عظمیٰ کے دیگر ججوں کی ماہوار تنخواہ کا تعین علیٰ الترتیب ۵۵۰۰۰/- اور ۵۲۰۰۰/- روپے کیا ہے ملاحظہ ہو فرمان صدر نمبر ۲ بحریہ ۲۰۰۲ پیرا ۲ (ا)، جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۹ بحریہ ۱۹۹۱ فرمان صدر نمبر ۳ بحریہ ۱۹۹۵ اور فرمان صدر نمبر ۳ بحریہ ۱۹۹۵ء کی رو سے تبدیلی کی گئی تھی۔ (نفاذ پذیر از ۲۷/ جولائی ۱۹۹۱ء) ملاحظہ ہو (فرمان صدر نمبر ۲ بحریہ ۱۹۹۷)، چیف جسٹس اور عدالت عظمیٰ کا کوئی جج فارغ الخدمتی پر یا مستعفی ہونے پر پنشن کی کم از کم رقم جو چیف جسٹس یا، جیسی بھی صورت ہو، کوئی جج اپنی ماہوار تنخواہ کے ۷۰ فیصد کے مساوی جمع اس کی ملازمت کے مکمل شدہ ہر سال کے لئے ماہوار تنخواہ کا ۵ فیصد کا مستحق ہوگا خواہ وہ بطور چیف جسٹس ہو یا بطور جج لیکن یہ مذکورہ ماہوار تنخواہ کے ۸۵ فیصد کے مساوی زیادہ سے زیادہ پنشن کی رقم سے تجاوز نہ کرے۔

[1] دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے ''۹۰۰۰'' اور ''۸۲۰۰'' کی بجائے تبدیل کئے گئے جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۶ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ (نفاذ پذیر از یکم/ جولائی ۱۹۸۳ء) کی رو سے تبدیل کئے گئے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل اضافہ کئے گئے۔

[3] بحوالہ عین ماقبل پیرا ۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

[4] فرمان صدر نمبر ۱۶ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از یکم/ جولائی، ۱۹۸۱ء)۔

(ب) اگر جج کم از کم تین سال بحیثیت جج خدمات انجام دینے کے بعد اور جب اسی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہو وفات پائے۔۔اسے کم سے کم شرح پر واجب الادا پنشن کا ۵۰ فیصد۔

۵۔ پنشن بیوہ کوتا حیات یا، اگر وہ دوبارہ شادی کر لے تو اس کی شادی تک واجب الادا ہوگی۔

۶۔ اگر بیوہ وفات پا جائے تو پنشن بحسب ذیل واجب الادا ہوگی:۔

(الف) جج کے بیٹوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کے ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں؛ اور

(ب) جج کی غیر شادی شدہ بیٹیوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کی ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں یا ان کی شادی نہ ہو جائے جو بھی پہلے واقع ہو۔]

عدالت عالیہ

۱۔ ☆کسی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو مبلغ [۱][۹۴۰۰] روپے ماہوار تنخواہ ادا کی جائے گی، اور کسی عدالت عالیہ کے ہر دوسرے جج کو مبلغ [۱][۸۴۰۰] روپے ماہوار تنخواہ [۲][یا ایسی اضافہ شدہ تنخواہ جیسا کہ صدر، وقتاً فوقتاً متعین کرے] ادا کی جائے گی۔

۲۔ کسی عدالت عالیہ کا ہر جج ایسی مراعات اور بھتوں کا، اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کے بارے میں ایسے حقوق کا مستحق ہوگا، جو صدر متعین کرے، اور اس طرح متعین ہونے تک ایسی مراعات، بھتوں اور حقوق کا مستحق ہوگا، جن کے یوم آغاز سے عین قبل عدالت عالیہ کے جج مستحق تھے۔

[۳][۳۔ کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کو جو مذکورہ جج کی حیثیت سے کم از کم پانچ سال کی ملازمت کے بعد فارغ خدمت ہو، واجب الادا ماہوار پنشن، اس کی جج کی حیثیت سے ملازمت اور ملازمت پاکستان میں کل ملازمت کی، اگر کوئی ہو، طوالت کے مطابق ذیل میں نقشے میں مصرحہ رقم سے کم یا زیادہ نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ صدر، وقتاً فوقتاً، بایں طور مصرحہ پنشن کی کم از کم یا زیادہ سے زیادہ رقم کو بڑھا سکے گا:۔

جج	کم از کم رقم	زیادہ سے زیادہ رقم
چیف جسٹس	۵،۶۴۰روپے	۷،۰۵۰روپے
دیگر جج	۵،۰۴۰روپے	۶،۳۰۰روپے]

[۴][۴۔ عدالتِ عالیہ کے کسی جج کی بیوہ حسب ذیل شرحوں پر پنشن کی حقدار ہوگی، یعنی:۔

(الف) اگر جج فارغ الخدمتی کے بعد وفات پائے۔ اسے واجب الادا خالص پنشن کا

☆ نفاذ پذیر از یکم دسمبر ۲۰۰۱ء، صدر نے عدالت عالیہ کے چیف جسٹس اور عدالت عالیہ کے دیگر ججوں کی ماہوار تنخواہ کا تعین علی الترتیب ۵۱۰۰۰/- روپے اور ۴۹۰۰۰/- روپے کیا ہے ملاحظہ ہو فرمان صدر نمبر ۲ بحریہ ۲۰۰۲ء پیرا ۲ (۲)، جس میں قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۹ بحریہ ۱۹۹۱ء فرمان صدر نمبر ۳ بحریہ ۱۹۹۵ء اور فرمان صدر نمبر ۲ بحریہ ۱۹۹۵ء کی رو سے ترمیم کی گئی تھی۔ (نفاذ پذیر از ۲۷ / جولائی ۱۹۹۱ء) ملاحظہ ہو (فرمان صدر نمبر ۳ بحریہ ۱۹۹۷ء) چیف جسٹس یا عدالت عالیہ کا کوئی جج اپنی فارغ الخدمتی پر یا مستعفی ہونے پر یا برطرفی پر پنشن کے لئے ۵ سال کی بطور جج ملازمت پوری کرکے ماہوار تنخواہ کے کم از کم ۷۰ فیصد کے مساوی پنشن کا مستحق ہوگا اور مابعد کی بطور چیف جسٹس یا جج کی ملازمت کے مکمل شدہ ہر سال کے لئے بشمول اس ملازمت کے اگر کوئی ہو، مذکورہ ماہوار تنخواہ کا ۲ فیصد کی شرح سے اضافی پنشن کا بھی مستحق ہوگا زیادہ سے زیادہ پنشن ماہوار تنخواہ کے ۸۰ فیصد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۔ دستور (بارھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۱ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۹۱ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے "۷۲۰۰" اور "۶۵۰۰" کی بجائے تبدیل کئے گئے جو قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۶ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے تبدیل کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از یکم جولائی ۱۹۸۳ء)۔

۲۔ بحوالہ عین ماقبل اضافہ کیا گیا۔

۳۔ بحوالہ عین ماقبل پیرا گراف ۳ کی بجائے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ فرمان صدر نمبر ۱۶ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔ (نفاذ پذیر از یکم جولائی ۱۹۸۱ء)

۵۰ فیصد؛ یا

(ب) اگر جج کم از کم پانچ سال بحیثیت جج خدمات انجام دینے کے بعد اور جب اسی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہو وفات پائے۔ اسے کم سے کم شرح پر واجب الادا پنشن کا ۵۰ فیصد۔

۵۔ پنشن بیوہ کو تا حیات یا، اگر وہ دوبارہ شادی کر لے تو اس کی شادی تک واجب الادا ہوگی۔

۶۔ اگر بیوہ وفات پا جائے تو، پنشن بحسب ذیل واجب الادا ہوگی—

(الف) جج کے بیٹوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کے ہوں، جب تک وہ اس عمر کو نہ پہنچ جائیں؛ اور

(ب) جج کی غیر شادی شدہ بیٹیوں کو جو اکیس سال سے کم عمر کی ہوں، جب تک وہ اس عمر تک نہ پہنچ جائیں یا ان کی شادی نہ ہو جائے جو بھی پہلے واقع ہو۔]

———————

جدول ششم

[آرٹیکل ۲۶۸(۲)]

قوانین جن میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر ردوبدل، تنسیخ یا ترمیم نہیں کی جائے گی۔

نمبر	ضابطے کی نوعیت
۱۔	ضابطہ ناجائز حصول جائیداد، ۱۹۶۹ء
۲۔	ضابطہ (احکام خاص) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۶۹ء
۳۔	ضابطہ (سزا) ظاہری ذرائع سے بڑھ چڑھ کر زندگی گزارنا، ۱۹۶۹ء
۴۔	ضابطہ (ناجائز قبضہ کی بازیافت) سرکاری زرعی اراضی، ۱۹۶۹ء
۵۔	ضابطہ (دشمن کو واجب الادا رقم کی ادائیگی) املاک دشمن، ۱۹۷۰ء
۶۔	ضابطہ (بڑی مالیت) کرنسی نوٹوں کی واپسی، ۱۹۷۱ء
[۱][۷۔	☆☆☆☆
۸۔	ضابطہ (تصفیہ تنازعات) ضلع پشاور اور قبائلی علاقہ جات، ۱۹۷۱ء
۹۔	ضابطہ (فنڈز کی جانچ پڑتال) کنونشن مسلم لیگ اور عوامی لیگ، ۱۹۷۱ء
۱۰۔	ضابطہ غیر ملکی زرمبادلہ کی واپسی، ۱۹۷۲ء
۱۱۔	ضابطہ (اظہار) غیر ملکی اثاثہ جات، ۱۹۷۲ء
۱۲۔	ضابطہ (احکام خاص) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۷۲ء
۱۳۔	ضابطہ اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء
۱۴۔	ضابطہ (درخواست پر نظر ثانی) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۷۲ء
۱۵۔	ضابطہ (بلوچستان پٹ فیڈر کینال) اصلاحات اراضی، ۱۹۷۲ء

---

[۱] قوانین جائیداد متروکہ اور بے خانماں افراد (ترمیمی) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے منسوخ کئے گئے۔ (نفاذ پذیر از یکم جولائی، ۱۹۷۴ء)۔

۱۶۔ ضابطہ (قبضہ لینا) نجی انتظام کے تحت اسکول اور کالج، ۱۹۷۲ء

۱۷۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت) املاک دشمن، ۱۹۷۲ء

۱۸۔ ضابطہ (توارث وتقسیم جائیداد) دیر اور سوات، ۱۹۷۲ء

۱۹۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ)، دیر اور سوات، ۱۹۷۲ء

۲۰۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت یا انتقال) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، ۱۹۷۲ء

۲۱۔ ضابطہ (صنعتوں کا تحفظ) اقتصادی اصلاحات، ۱۹۷۲ء

۲۲۔ ضابطہ (متولیاں وناظمان کے بورڈ کی معطلی) نیشنل پریس ٹرسٹ، ۱۹۷۲ء

۲۳۔ ضابطہ (بازادائی قرضہ جات) بنک ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

۲۴۔ ضابطہ (بازادائی قرضہ جات) (سندھ) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

[۱][۲۵۔ بنک دولت پاکستان ایکٹ، ۱۹۵۶ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۵۶)

۲۶۔ قومی احتساب بیورو آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۸ مجریہ ۱۹۹۹ء)

۲۷۔ بلوچستان مقامی حکومت آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۱۸ مجریہ ۲۰۰۱ء)

۲۸۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ مقامی حکومت آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۱۴ مجریہ ۲۰۰۱ء)

۲۹۔ پنجاب مقامی حکومت آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۲۰۰۱ء)

۳۰۔ سندھ مقامی حکومت آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ ۲۰۰۱ء)

۳۱۔ فرمان الیکشن کمیشن، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹیو کا فرمان نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۲ء)

۳۲۔ عام انتخابات کے انصرام کا فرمان، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹیو کا فرمان نمبر ۷ مجریہ ۲۰۰۲ء)

۳۳۔ سیاسی جماعتوں کا فرمان، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹیو کا فرمان نمبر ۱۸ مجریہ ۲۰۰۲ء)

۳۴۔ عوامی عہدوں پر فائز ہونے کے لئے اہلیت کا فرمان، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹیو کا فرمان نمبر ۱۹ مجریہ ۲۰۰۲ء)

۳۵۔ پولیس کا فرمان، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹیو کا فرمان نمبر ۲۲ مجریہ ۲۰۰۲ء)]

---

[۱] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹیو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نئے اندراجات ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵ کا اضافہ کیا گیا۔

[1][جدول ہفتم

[آرٹیکل ۲۷۰ الف (۶)]

قوانین جن کی ترمیم دستور کی ترمیم کے لئے وضع کردہ طریقے پر کی جائے گی۔

فرامین صدر

۱۔ ذوالفقار علی بھٹو ٹرسٹ اور پیپلز فاؤنڈیشن ٹرسٹ (دوبارہ نام رکھنے اور انتظام) کا فرمان، ۱۹۷۸ء (فرمان صدر نمبر ۴ مجریہ ۱۹۷۸ء)

۲۔ چھاؤنیوں (شہری غیر منقولہ جائیداد ٹیکس اور تفریح ٹیکس) کا فرمان، ۱۹۷۹ء (فرمان صدر نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۷۹ء)

۳۔ پاکستان ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ اتھارٹی کا فرمان، ۱۹۸۰ء (فرمان صدر نمبر ۷ مجریہ ۱۹۸۰ء)

۴۔ غیر ملکی کرنسی کے قرضہ جات (شرح مبادلہ) کا فرمان، ۱۹۸۲ء (فرمان صدر نمبر ۳ مجریہ ۱۹۸۲ء)

۵۔ وفاقی محتسب (اومبڈسمین) کے عہدے کے قیام کا فرمان، ۱۹۸۳ء (فرمان صدر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۳ء)

۶۔ آغا خان یونیورسٹی کا فرمان، ۱۹۸۳ء (فرمان صدر نمبر ۳ مجریہ ۱۹۸۳ء)

۷۔ قومی کالج برائے پارچہ بافی انجینئری (ہیئت حاکمہ اور حسوب) کا فرمان، ۱۹۸۳ء (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۳ء)

۸۔ لاہور یونیورسٹی برائے انتظامی علوم کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۵ مجریہ ۱۹۸۵ء)

آرڈیننس

۱۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی آرڈیننس، ۱۹۸۵ء (نمبر ۳۰ مجریہ ۱۹۸۵ء)]

---

[1] دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔